سونے والے اللہ اللہ کر کے سو | کیا خبر پھر نیند سے اُٹھے نہ اُٹھے صبح کو

روز محشر کہ جاں گداز بود | اولیں پرسش نماز بود

فلسفۂ نماز

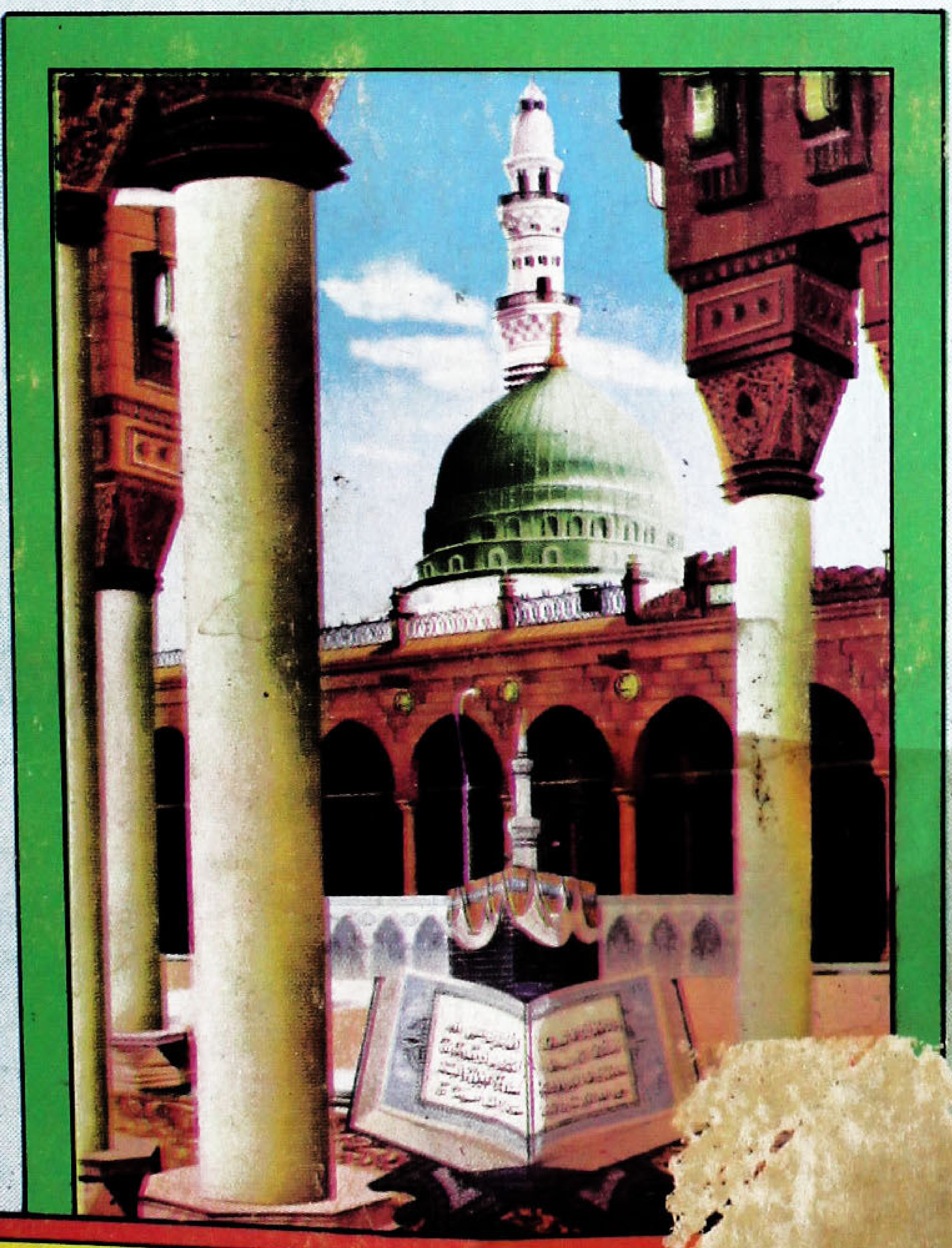

مؤلف
ڈاکٹر اے ایچ خان
ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر (ریٹائرڈ) ○ فیصل آباد

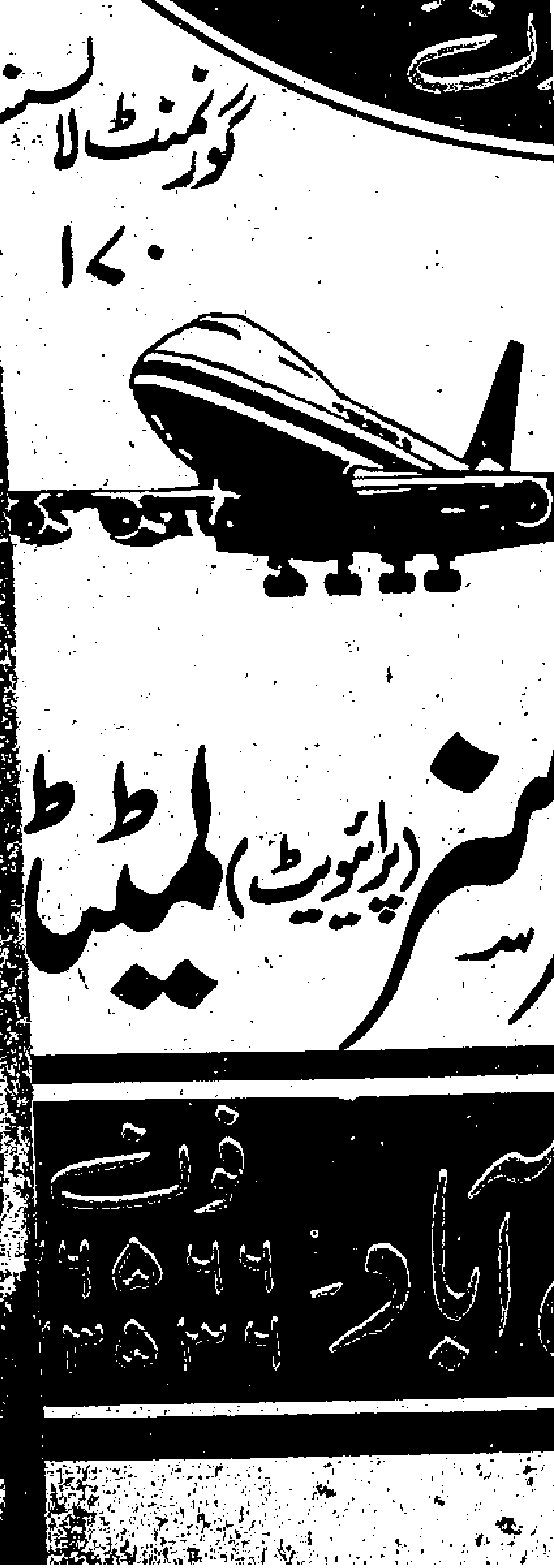

Marfat.com

۲۹۷۵۳
ف ۳۵ ح
۱۵۸۴۷۵

اے اللہ

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	زبان الہی	۱۳
۲	بھائیو اور بہنو!	۱۴
۳	استدعا	۱۶
۴	نمازی حضرات سے درخواست	۱۷
۵	نماز کے انتخاب کی بابت	۱۸
۶	حرف آغاز	۱۹
۷	انتساب	۲۰
۸	نام کتاب وغیرہ	۲۱
	پہلا باب (عبادت)	۲۲
۱	عبادت کے موضوع کی بابت	۲۲
۲	انسان کی پیدائش کی غرض کی بابت قرآن پاک کا ارشاد	۲۳
۳	عبادت کرنے کے لئے ضروری حکم	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴	عبادت کا مطلب	۲۴
۵	عبادت کا مقصد	۲۳-۲۴
۶	کائنات کی ساری چیزیں عبادت کرتی ہیں۔	۲۵
۷	ساری امتوں نے عبادت کی ہے۔	۲۶
۸	ہر امت کا طریقہ عبادت الگ تھا	۲۶
۹	عبادت کے بارے قرآن پاک کا ارشاد	۲۷
۱۰	عبادت میں نماز کا امتیازی مقام	۲۷
	دوسرا باب (مسواک)	۲۸
۱	مسواک کی بابت	۲۸
۲	مسواک کے فضائل	۲۸

DATA ENTERED

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴	مسواک کرنے کے مسائل	۲۹
	تیسرا باب	۳۰
	وضو	۳۰
۱	وضو کے آداب	۳۰
۲	وضو کے مسائل	۳۰
۳	وضو کرنے کا طریقہ	۳۱
۴	کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔	۳۲
۵	وضو کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد	۳۲
	چوتھا باب	۳۳
	اذان	
۱	اذان کا مطلب	۳۳
۲	اذان دینے کا طریقہ	۳۳
۳	اذان کے بارے میں قرآن پاک کا ارشاد	۳۴
	پانچواں باب	۳۵
	لفظ کیوں کی بابت	۳۵
۱	لفظ کیوں کی بابت	۳۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲	نماز کیوں پڑھتے ہیں؟	۶
۳	نماز پڑھنے کے لئے بدن کی طہارت کیوں کرتے ہیں؟	۷
۴	پاکیزگی کے بارے میں قرآن پاک کا ارشاد	۳۷
۵	نماز پڑھنے کے لئے صاف کپڑے کیوں پہنتے ہیں؟	۳۸
۶	نماز پڑھنے کے لئے وضو کیوں کرتے ہیں	۳۸
۷	وضو کرتے وقت مسواک کیوں کرتے ہیں۔	۳۹
۸	نماز کے لئے اذان کیوں دیتے ہیں۔	۳۹
۹	اذان کے بارے میں قرآن پاک کا ارشاد	۴۰
۱۰	نماز پڑھنے کے لئے	۴۱

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
قبلہ رُو کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟	
نماز پڑھنے کے لئے پہلے نیت کیوں کرتے ہیں؟	۴۲
نماز پڑھنے کے لئے مسجد کیوں جاتے ہیں؟	۴۲
نماز پڑھنے کے باوجود ہم دوبارہ دنیاوی دھندوں (دنیا کے بکھیڑوں) میں کیوں جا پھنستے ہیں؟	۴۳
اِس کی کیا وجہ ہے؟ یہ اس لئے کہ	۴۳
چھٹا باب	۴۴
اہمیت کی بابت	۴۴
وضو کی اہمیت	۴۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲	اذان کی اہمیت	۴۵
۳	نماز کی اہمیت	۴۷
۴	نماز فجر اور عصر کی اہمیت	۴۷
۵	فجر کے وقت کی اہمیت	۴۸
۶	ظہر کے وقت کی اہمیت	۴۸
۷	عصر کے وقت کی اہمیت	۴۸
۸	مغرب کے وقت کی اہمیت	
۹	عشاء کے وقت کی اہمیت	
۱۰	نوافل اور سنتوں کی اہمیت	
۱۱	جمعہ کے دن کی اہمیت	
	ساتواں باب	۴۹
	مصلحت کی بابت	۴۹
۱	زندگی عطا کرنے کی مصلحت	۴۹
۲	طہارت کی مصلحت	۵۰
۳	طہارت کی بابت قرآن پاک کا ارشاد	۵۰
۴	طہارت کی بابت حدیث پاک	۵۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵	یخیۃ الوضو پڑھنے کی مصلحت	۵۳
۶	وُضو کرنے کی مصلحت	۵۲
۷	وُضو کرتے وقت چہرہ دھونے کی مصلحت	۵۲
۸	اَذان کی مصلحت	۵۴
۹	نماز پڑھنے کی مصلحت	۵۵
۱۰	بار بار نماز پڑھنے کی مصلحت	۵۵
۱۱	نماز کی مصلحت	۵۶
۱۲	صف بندی کی مصلحت	۵۸
۱۳	امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی مصلحت۔	۵۹
۱۴	نماز پڑھنے کے لئے امام کے قریب تر کھڑا ہونے کی مصلحت۔	۵۹
۱۵	نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنیکی مصلحت۔	۵۹
۱۶	نیت کرنے کی مصلحت	۶۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۷	تکبیر کہنے کی مصلحت	۶۱
۱۸	تکبیر کہنے کا مقصد	۶۲
۱۹	کانوں کی لَو تک ہاتھ لے جانے کی مصلحت	۶۳
۲۰	قیام کی مصلحت	۶۴
۲۱	نماز کے دوران نظریں نیچی رکھنے کی مصلحت	۶۴
۲۲	ثناء بیان کرنیکی مصلحت	
۲۳	تعوذ بیان کرنیکی مصلحت	۶۵
۲۴	تسمیہ بیان کرنیکی مصلحت	۶۵
۲۵	سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مصلحت	۶۵
۲۶	سورۃ فاتحہ پڑھنے کا مقصد	۶۶
۲۷	سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد قرآن پاک کی کوئی سی سورۃ پڑھنے کی مصلحت	۶۶
۲۸	آمین کہنے کی مصلحت	۶۸
۲۹	رکوع کرنیکی مصلحت	۶۹
۳۰	قومہ کرنیکی مصلحت	۷۰
۳۱	سر پہ ٹھوڑی اٹھانیکی بابت	۷۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۱	سجدہ کی رُوح	۷۱
۳۲	سجدہ کرنیکی مصلحت	۷۲
۳۳	پہلا سجدہ کرنے کی مصلحت	۷۳
۳۴	جلسہ کرنے کی مصلحت	۷۳
۳۵	دُوسرا سجدہ کرنیکی مصلحت	۷۳
۳۶	قعدہ کرنیکی مصلحت	۷۵
	جلسۂ اِستراحت کی مصلحت	۷۵
۳۷	التحیات پڑھنے کے بعد	۷۶
	درُود شریف پڑھنے کی مصلحت	[illegible]
۳۸	قعدہ کے دوران رفع	۷۸
	سبابہ کرنے کی مصلحت	۷۸
۳۹	سلام پھیرنے کی مصلحت	۷۷
۴۰	نماز کے بعد دعا مانگنے کی مصلحت	۷۸
۴۱	نماز کے اوقات مقرر کرنے کی مصلحت	۸۰
۴۴	فرض اور نفلی نمازوں کے پڑھنے کی مصلحت	۸۰
۴۵	نماز کے سات ارکان کی مصلحت	۸۱
۴۶	دو (فرض نماز فجر کے) تین (فرض نماز مغرب کے) اور چار (فرض نماز ظہر، عصر اور عشاء) رکعتیں پڑھنے کی مصلحت۔	۸۱
۴۷	مسجد جانے سے پہلے گھر میں سنتیں پڑھنے کی مصلحت۔	۸۲
۴۸	مغرب کی تین رکعتوں کی مصلحت	۸۲
۴۹	نمازوں کی رکعتیں کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ چار مقرر کرنے کی مصلحت	۸۳
۵۰	ظہر کے وقت کی مصلحت	۸۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	آٹھواں باب (فلسفے کی بابت)	۸۴
۱	فلسفہ وضو	۸۴
۲	زکوٰۃ کا فلسفہ	۸۴
۳	نبیوں اور بندوں کی نماز کا فلسفہ	۸۵
۴	فلسفہ نماز	۸۵
	نواں باب	۸۶
۱	نماز کے متعلق	۸۷
۲	نماز کا مطلب	۸۷
۳	نماز کی رُوح	۸۷
۴	نماز کے معنے	
	نماز کا انتخاب	۸۸
۵	نماز کی عظمت	۹۱
	نماز کی تشبیہ نوح کے ساتھ	۸۸
۶	نماز کا بنیادی مقصد	۸۸
	نماز کی حقیقت	۸۹
۷	نماز کی تشبیہ گھڑی کے ساتھ	۹۰
	نماز ایک مجموعہ ہے	۹۲
		۹۴
۹	نماز وقت پر پڑھنے کی بابت۔	
۱۰	نماز وقت پر نہ پڑھنے کی بابت	
۱۱	قضا نماز پڑھنے کی بابت	۹۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۲	قضا نماز پڑھنے کی بابت حضور اکرمؐ کا ارشاد	۵
۱۳	نماز قائم کرنے کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد۔	
۱۴	نماز کی بابت احادیث	۷
۱۵	نبیوں کو بھی نماز قائم کرنے کو کہا گیا۔	۹
۱۶	پیغمبروں نے نماز قائم کرنے کے لئے خدا سے دعا مانگی۔	۰۳
۱۷	کون سے نبی نے کون سی نماز پڑھی	۱۰۳
۱۸	نماز کے آداب	۱۰[illegible]
	نماز وقت پر پڑھنا	۱۰۴
	بے دلی سے نماز پڑھنا	۱۰۵
۱۹	نماز کس آواز سے پڑھنی چاہئے	۱۰۵
۲۰		
۲۱	شرائط نماز	۱۰۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۳	نماز پڑھنے کا طریقہ	۱۰۹
	نماز کے ارکان	۱۰۹
۲۴	نماز با معنی	۱۱۰
۲۵	نمازوں کے بے اثر ہونے کے اسباب۔	۱۲۰
۲۶	نمازِ فجر پڑھنا لوگوں کو بھاری کیوں معلوم ہوتی ہے	۱۲۱
۲۷	مسلمان نماز کیوں نہیں پڑھتے۔	۱۲۱
۲۸	نماز میں چوری اور اس کا سدِ باب۔	۱۲۲
۲۹	نمازوں کے اوقات	۱۲۴
۳۰	نماز نہ پڑھنے کے [illegible]	۱۲۷
۳۱		
۳۲	فرشتے کی ندا نماز کے وقت۔	۱۲۷
۳		

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۴	نماز کے دوران	۱۲۷
۳۵	دوران قیام ضروری ہے	۱۲۷
۳۶	جب انسان نماز پڑھنے لگے تو سمجھے کہ	۱۲۸
۳۷	اے بندے اگر تو یہ دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون موجود ہے۔	۱۲۸
۳۸	مسجد میں داخل ہونے پر نمازی کے لئے ہدایات۔	۱۲۹
۳۹	ہمیں کیسے معلوم ہو کہ ہماری نماز قبول ہو گئی	۱۲۹
۴۰	نماز میں غفلت کی وجہ	۱۲۹
۴۱	نماز میں بھول ہو جانے کے اسباب۔	۱۳۰
۴۲	نماز کا حق	۱۳۰
۴۳	کتاب کا حق	۱۳۱
۴۴	انسان اور سوداگری	۱۳۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۵	نماز اور رسول	۱۳۲
۴۶	نماز اور شکر	۱۳۳
۴۷	نماز اور کاروبار	۱۳۳
	دسواں باب ایک سوال	۱۳۳
	نماز کی بابت اہم باتیں	۱۳۴
۱	خدا کا ذکر کرنے کی بابت	۱۳۴
۲	خشوع و خضوع کی بابت	۱۳۵
۳	خشوع و خضوع کی بابت قرآن پاک کا ارشاد	۱۳۵
۴	خشوع و خضوع کیسے حاصل ہو۔	۱۳۶
۵	خشوع و خضوع حاصل کرنے والوں کے لئے انعام	۱۳۶
۶	نگاہ کی بابت	۱۳۷
۷	خدا سے محبت کی پہچان	۱۳۷
۸	نمازوں کو ترک کرکے خواہشات کے پیچھے چلنے کا انجام	۱۳۸
۹	جن لوگوں نے نمازیں ترک کر دیں اُن کے انجام کی بابت	۱۳۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۰	نماز ترک کرنے والے کے لئے ۴ الفاظ	[illegible]
۱۱	بغیر حساب دیئے کون لوگ جنت میں داخل ہونگے۔	۱۳۹
۱۲	ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں بوقت ضرورت ملا کر پڑھنے کے بارے میں	۱۳۹
۱۳	چار سُنتوں اور چار فرضوں میں فرق	۱۳۹
۱۴	قبر میں منکر نکیر کے سوال اور ان کا جواب	۱۴۰
۱۵	سَر سے گناہوں کی گٹھڑی کیسے اُتر سکتی ہے۔	۱۴۰
۱۶	کعبہ شریف بنانے والے	۱۴۱
۱۷	گوشہ نشینی کے نقصانات	۱۴۱
	گیارھواں باب باجماعت نماز ادا کرنے کی بابت	۱۴۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	بارھواں باب	۱۴۵
	نماز کے مسائل	۱۴۵
۱	نماز کے مسائل	۱۴۵
	تیرھواں باب	۱۴۸
	نماز کے احکامات	۱۴۸
	ا۔ ضروری احکامات	۱۴۸
۱	نماز کے فرض کھڑے ہو کر پڑھنے چاہیئں	
۲	نشے کی حالت میں نماز نہیں پڑھ سکتے۔	۱۴۹
۳	بے دلی سے نماز نہ پڑھی جائے۔	۱۵۰
۴	نماز خشوع و خضوع سے پڑھی جائے۔	۱۵۰
۵	سفر کی حالت میں نماز کی قصر کی جا سکتی ہے۔	۱۵۰
	ب۔ نماز کی بابت دیگر احکامات	
	چودھواں باب	۱۵۴
	ثواب کی بابت	۱۵۴
۱	نماز کے ثواب کی بابت	۱۵۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲	نماز کے ارکان کے	۱۵۴
	ثواب کی بابت	۱۵۴
۳	اذان کے ثواب کی بابت	۱۵۴
۴	امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے ثواب کی بابت	۱۵۴
۵	التحیات پڑھنے کا ثواب	۱۵۵
۶	درود شریف پڑھنے کا ثواب۔	۱۵۵
۷	باجماعت نماز	۱۵۵
	پڑھنے کا ثواب	۱۵۵
۸	چاشت کی نماز کا ثواب	۱۵۵
۹	اوابین کی نماز کا ثواب	۱۵۵
۱۰	اشراق کی نماز کا ثواب	۱۵۵
۱۱	عشاء کے چار فرضوں کے بعد دو سنتوں کا ثواب۔	۱۵۶
	پندرھواں باب	۱۵۶
	نماز کے پابند سے	۱۵۶
		۱۶۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	تیرھواں باب	۱۶۱
	فضیلت کے متعلق	۱۶۱
۱	تکبیر کہنے کی فضیلت	۱۶۲
۲	نماز کی فضیلت کی بابت حکایت۔	
۳	نماز جمعہ کی فضیلت کی بابت حکایت	۱۶۱
۴	نماز میں لمبے قیام کی فضیلت۔	۱۶۳
۵	نماز فجر کی فضیلت	۱۶۱
۶	نمازوں کی فضیلت	۱۶۴
۷	قرآن پاک کی فضیلت کی بابت حکایت۔	۱۶۲
۸	نماز ظہر کے بعد چار سنتوں کی فضیلت	۱۶۳
	چودھواں باب	
	پانچ نمازوں کی بابت	
۱	پانچ نمازوں کے ادا کرنے کی مصلحت	۱۶۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پانچ وقت کی نماز کی بابت قرآن پاک کا ارشاد	۱۶۶
۲	پانچ نمازوں کی ادائیگی کی مصلحت	۱۶۵
۳	پانچ نمازوں کے مقرر کئے جانے کی مصلحت	
۴	پانچ نمازوں کی وجہ تسمیہ۔	۱۶۹
۵	پانچ نمازوں کی بدولت پانچ عذاب سے نجات	۱۶۸
۶	پانچ نمازوں کی فرضیت کا پس منظر	۱۶۸
۷	پانچ نمازوں کے ترک کرنے کا نتیجہ	۱۶۷
۸	پانچ نمازوں کی فضیلت	
۹	پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑھنے کی مصلحت	۱۶۶
۱۰	پانچ نمازوں کے ترک کرنے کا نتیجہ	۱۶۷
۱۱	پانچ نمازوں کی غرض وغایت	۱۷۱
۱۲	فرض نمازوں کی رکعتیں	۱۷۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	پندرھواں باب	۱۷۳
	نمازوں کی باب	۱۷۳
	ا۔ فرض نمازیں	۱۷۳
۱	نمازِ فجر	
۲	نمازِ ظہر	
۳	نمازِ عصر	
۴	نماز مغرب	
۵	نماز عشاء	
۶	نماز جمعہ	۱۷۵
	ب۔ نماز فرضِ کفایہ	
۱	نماز جنازہ	۱۷۷
	ج۔ واجب نمازیں	۱۷۸
۱	عیدالفطر	۱۷۸
۲	عیدالاضحیٰ	۱۷۸
	د نفلی نمازیں	
۱	نمازِ استخارہ	۱۷۹
۲	نمازِ حاجت	۱۸۰
۳	نمازِ تسبیح	۱۸۱
۴	نمازِ اشراق	۱۸۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵	نماز چاشت	۱۸۲
۶	نمازِ اوابین	۱۸۳
۷	نمازِ تہجد	۱۸۴
	سولہواں باب	۱۸۵
	بے نماز کا حشر	۱۸۵
۱	بے نماز کا حشر زندگی میں	۱۸۵
۲	بے نماز کا حشر مرتے وقت	۱۸۶
۳	بے نماز کا حشر قبرستان جاتے وقت	۱۸۶
۴	بے نماز کا حشر قبر میں	۱۸۶
۵	بے نماز کا حشر حشر کے دن	۱۸۷
۶	بے نماز کا حشر حشر کے بعد	
	سترھواں باب	۱۸۷
	نسبت کی بابت	۱۸۷
۱	پانچ نمازوں کی پانچ	۱۸۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲	حواس کے ساتھ نسبت ارکان نماز کی ... نسبت	۱۸۷
۳	نماز کی سترہ رکعتوں کی آسمان کی سترہ چیزوں کے ساتھ نسبت۔	۱۸۹
۴	نماز کے سات ارکان کی اعضائے جسمانی کے ساتھ نسبت۔	۱۸۹
۵	دوزخ کے سات دروازوں کی انسان کے سات اعضاء کے ساتھ نسبت۔	
۶	ارکان نماز کی نسبت	
	اٹھارہواں باب	۱۹۱
	سات کے ہندسے کی بابت	۱۹۱
	انیسواں باب	۱۹۲
	چاہنے کی بابت	۱۹۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	اے بندے تو کیا چاہتا ہے۔	۱۹۳
۲	اے بندے کیا تو حساب دیئے بغیر جنت میں جانا چاہتا ہے	۱۹۳
۳	اے بندے کیا تو چاہتا ہے	۱۹۴
۴	اے بندے کیا تو نہیں چاہتا۔	۱۹۵
۵	اے بندے کیا تو نہیں چاہتا	۱۹۵
۶	اے بندے کیا تو چاہتا ہے کہ تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرے	
۷	کیا کبھی تو نے سوچا ہے	۱۹۷
۸	کس چیز سے کیا ملتا ہے	۱۹۸
	بیسواں باب	۱۹۹
۱	نماز کے متعلق اقوال زریں	۱۹۹
۲	حرف آخر	۲۰۴
۱۲	میرے اپنے اشعار	

Marfat.com

انسان کی بنیادی خواہشات کے متعلق فرمانِ الٰہی

رضا کی بابت: خدا نے رضا کو مخالفتِ نفس میں رکھ دیا ہے اور لوگ اسے موافقتِ نفس میں تلاش کرتے ہیں یعنی خواہشاتِ نفس کی پیروی نہ کرنے سے خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے مگر لوگ خواہشاتِ نفسانی کے غلام ہیں۔

راحت و آرام کی بابت خدا نے انہیں جنت میں چھپا رکھا ہے اور لوگ انہیں دنیا میں تلاش کرتے ہیں۔

سکون کی بابت

خدا نے سکون کو قناعت میں رکھ دیا ہے اور لوگ اسے دولت میں تلاش کرتے ہیں۔

عزت کی بابت

خدا نے عزت کو اطاعتِ خداوندی میں رکھ دیا ہے اور لوگ اسے بڑے بڑے مرتبوں میں تلاش کرتے ہیں۔

۲۔ بھائیو اور بہنو!

کوئی کسی کو نہ جانے کس محبت کے ساتھ تکالیف کے کن کن مرحلوں سے گزر کر پڑھنے کے لئے کتاب بھیجتا ہے۔ حالانکہ واللہ بھیجنے والے کا ہرگز ہرگز یہ مدعا نہیں ہوتا کہ جسے کتاب بھیجی جائے وہ اسے پڑھنے کی بجائے الماریوں یا شیلفوں کی زینت بنا دے۔ حالانکہ بھیجنے والے کا اس پر احسان ہوتا ہے کہ اسے بغیر محنت کئے گھر بیٹھے بٹھائے آخرت کے سنورنے کا سامان مہیا

Marfat.com

ہوگیا۔ یہ دُنیا چند روزہ ہے جس کے لئے انسان کیا کچھ نہیں کرتا لیکن آخرت کی دُنیا جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے کے لئے کچھ نہیں کرتا۔ کرنا تو درکنار کبھی سوچا بھی نہیں۔

اگر اس نے کتاب نہیں پڑھی تو آخرت میں یہی کتاب اُس سے سوال کرے گی پھر بتاؤ اُس کے پاس اِس کا کوئی جواب ہوگا؟ — انسان اِس میں بالکل ہرگز ہرگز حق بجانب نہیں کہ اُسے اِس کے پڑھنے کے لئے وقت نہیں ملا۔ دُنیا کے دُوسرے بکھیڑوں مثلاً بیاہ شادی۔ غمی۔ پارٹیاں اٹینڈ کرنے۔ محفلوں میں شریک ہونے۔ سینما جانے۔ کرکٹ۔ ہاکی اور فٹ بال کے میچ دیکھنے۔ افطار پارٹیوں میں شریک ہونے کے لئے تو وقت مل جاتا ہے جن میں گھنٹوں وقت صرف ہو جاتا ہے۔ لیکن نماز کے لئے صرف چند منٹ اور پھر نماز کے بعد دُعا مانگنے کے لئے چند سیکنڈ چاہئیں اِس کے لئے اُسے یہ معمولی وقت میسّر نہیں آتا۔ شاید اِس لئے کہ نماز پڑھنے سے اسے فوری طور پر کچھ حاصل ہوتا دِکھائی نہیں دیتا۔ حضور رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بڑھ کر کون زیادہ مصروف ہو سکتا تھا لیکن وہ صرف پانچ نمازیں ہی نہیں۔ اِشراق۔ چاشت۔ اوابین، اور تہجد کی نمازیں بھی ادا کرتے تھے۔ اِس لئے یہ بہانہ جچتا نہیں کہ ہمیں نماز پڑھنے کے لئے فرصت نہیں ملتی۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ نماز پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔

کیا مسلمان نہیں جانتا کہ نماز دِین کا وہ رُکن ہے جس کا حساب سب سے پہلے ہوگا۔ اگر اِس کا حساب یعنی فرض نماز کا پُورا نہ نِکلا تو باری تعالیٰ فرشتوں سے کہیں گے۔ اگر اُس نے سُنتیں پڑھی ہیں تو وہ بھی فرض شمار کر لی جائیں۔ پھر بھی حساب کم نِکلا تو باری تعالیٰ فرشتوں سے کہیں گے۔ اگر اُس نے نوافل پڑھے ہیں تو وہ بھی فرض شمار کر لیئے جائیں۔ غرضیکہ خُدا تو اُس کی بخشش کے لئے

Marfat.com

کوئی بہانہ تلاش کریگا اِس لئے بندہ نماز کے فرضوں کے علاوہ سنّتیں اور نوافل بھی ضرور پڑھے۔ کون جانتا ہے کہ قیامت کے دِن یہی کام آ جائیں۔ اگر نمازوں کا حساب درست نہ نکلا تو باقی کے نیک اعمال (روزہ۔ زکوٰۃ حج) سب اکارت چلے جائیں گے۔

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغ

ڈاکٹر اے اے خان

Marfat.com

٣- اِستدعا

یہ ناچیز آپ سب بھائی بہنوں کو ہاتھ جوڑ کے خدا اور اس کے رسول کا واسطہ دے
کر استدعا کرتا ہے کہ اس کتاب کو لے کر صرف ورق گردانی کر کے الماریوں
یا شلفوں کی نظر نہ کر دیں بلکہ اسے شروع سے آخر تک ضرور پڑھیں
کون جانتا ہے اس کے پڑھنے سے آپ کی زندگی میں نمایاں تبدیلی
آ جانے کی توفیق ملے اور آپ اپنے ربِ جلیل کے پاس اِس دُنیا سے
سُرخرُو ہو کر لوٹیں

Marfat.com

۴۔ نمازی حضرات سے درخواست

نمازی حضرات سے درخواست ہے کہ وُہ اگر نماز سے پُوری طرح لطف اندوز ہو کر نماز کی قبولیت کا مُقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اُن کو چاہئیے کہ نماز پڑھنے سے پہلے نماز کے الفاظ کے معنوں اور مطلب کو سمجھیں۔ پھر نماز شروع کریں تاکہ جب وُہ نماز پڑھ رہے ہوں تو وُہ بخُوبی واقف ہوں کہ یہ جو کچھ پڑھ رہے ہیں اُس کا مطلب کیا ہے۔ اِسی چیز کو مدِّنظر رکھتے ہوئے نماز با ترجمہ لکھ دی گئی ہے۔

Marfat.com

۵ - نماز کے موضوع کا انتخاب

میں نے کیوں کیا؟

اِس لئے کہ:

۱- دین زندگی بسر کرنے کا وہ ڈھانچہ ہے جو نماز کے ستون پر کھڑا ہے اِس لئے مَیں نے اِس کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے نماز کے موضوع کا انتخاب کیا

۲- چونکہ روزِ محشر سب سے پہلے نماز کی بابت پوچھا جائے گا۔ اگر اِس کا حِساب پُورا نہ نِکلا تو باقی سب اچھے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

۳- اِس لئے کہ ایک نماز کے بعد بندے سے جو گناہ سرزد ہو جاتے ہیں دُوسری نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اور یہی ہر بندہ چاہتا ہے کہ اُس کے گناہ مُعاف ہوتے چلے جائیں۔

اِنہی چیزوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے مَیں نے نماز کے موضوع کا انتخاب کیا۔

Marfat.com

۶- حرفِ آغاز

ہم میں سے بیشتر مُسلمان نماز پڑھنے کا حق اَدا نہیں کرتے۔ جیسے ہر چیز کے آداب ہوتے ہیں اِسی طرح نماز کے بھی آداب ہیں۔ اگر اِن کا لحاظ نہ رکھا جائے تو ایسی نماز مُنہ پر مار دی جاتی ہے۔ جیسے کسی کو کسی کا کوئی کام پسند نہ آئے تو اُس کی بے عزتی کی جاتی ہے سزا دی جاتی ہے۔

کیا فائدہ ایسی نماز پڑھنے کا کہ جس میں اِنسان نے نماز پڑھنے کے لئے وقت بھی نکالا اور تکلیف بھی اُٹھائی لیکن نماز صحیح طور پر اَدا نہ کی اور اِس طرح وقت بھی ضائع ہُوا اور کوئی فائدہ بھی حاصل نہ ہُوا یعنی نماز قبول نہ ہوئی۔

اِسی چیز کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اِس ناچیز نے نماز پر لکھنے کا ارادہ کیا اور یہ مختصر سی کتاب آپ کے سامنے ہے۔ اُمید ہے کہ مُسلمان بھائی بہنیں اِس سے کماحقہٗ واقفیت حاصل کرکے اپنی نمازوں سے پُورا پُورا استفادہ اٹھاکر روزِ محشر اپنے خُدا کے سامنے سُرخرُو ہوں گے۔

یہ ناچیز اپنے رب اللہ تعالیٰ کا جِتنا بھی شُکریہ اَدا کرے کم ہے جِس نے مُجھے یہ کام پُورا کرنے کی توفیق دی۔

Marfat.com

۷- اِنتساب

اُس معصوم ہستی (اختر حمید) کے نام جس نے اِدھر بوجہ ایکسیڈنٹ کے شہید کی موت کو گلے سے لگا کر ابدی زندگی حاصل کر لی اور اُدھر خدائے ذوالجلال نے اس کی جان نکلتے ہی اُسے اپنی رحمت کے دامن میں لپیٹ کر اپنے پاس اُٹھا لیا۔

اِدھر اُس کے والدین کی حسرت ہی رہی کہ اُس کی دُنیاوی خوشیاں دیکھے اور اُدھر باری تعالیٰ نے انہیں آخرت کی خوشیاں دیکر مالا مال کر دیا۔

Marfat.com

نام کتاب ——— فلسفہ نماز

صفحات ——— ۲۰۸

مطبع ———

ناشر ——— ڈاکٹر اے۔اے خان

کتابت ——— حاجی محمد صدّیق۔ رفیق احمد

تعداد ——— ۲ ہزار

اشاعت ——— باراوّل

معاونت ——— ڈاکٹر محمد فضل الرباض کلینک گوجرہ

مفت تقسیم کی گئی ——!

مُفت حاصل کرنے کا پتہ:

ڈاکٹر اے۔ اے خان، فون ۵۳۶۸۷

۱۱- اے نیو سول لائن۔ فیصل آباد

دسمبر ۱۹۸۶ء

نوٹ:۔ انسان خطا کا پُتلا ہے اگر کہیں غلطی نظر آئے تو مطلع فرمائیں

Marfat.com

پہلا باب

(عبادت کی بابت)

۱ - عبادت کے موضوع کی بابت

عبادت ہر دین اور ہر مذہب کی رُوح ہوتی ہے جو کسی نہ کسی شکل میں ضروری جاتی ہے۔ صرف اس کی شریعت (یعنی عبادت کرنے کا طریقہ) مختلف ہوتی ہے۔ عبادت یعنی بندگی اپنے معبودِ حقیقی کے بندہ ہونے کے اِقرار اور عملی مُظاہرے کا نام ہے۔ عبادت کا مطلب صرف نماز روزہ وغیرہ کی ادائیگی ہی نہیں بلکہ دین کے سارے احکامات کی ہر وقت اِطاعت کرنا ہے۔ بندگی کا مطلب یہ ہرگز ہرگز نہیں کہ اِنسان ہر وقت عبادت ہی میں مشغول رہے یعنی تارِکُ الدُّنیا ہو جائے۔ اِس کی بابت قرآنِ پاک کا ارشاد ہے

وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ پارہ ۲۷ سورت الحدید آیت ۲۷)

ترجمہ۔ اور رہبانیّت تو انہوں نے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیرؤوں نے) اپنی طرف سے نکال لی تھی یعنی خود ہی اختیار کر لی تھی۔ اور ہم نے اُن پر مُقرر نہ کی تھی یعنی رہبانیت کا حُکم ہم نے اُنہیں نہیں دیا تھا)

دُوسرے اَلفاظ میں عبادت کا حق یہی ہے کہ نماز روزہ کے علاوہ جو بھی دُنیاوی کام ہوں اُن کے کرنے میں ہم مالکِ حقیقی کی رِضا پیشِ نظر رکھیں۔ یعنی ہم جو بھی کام کرنے لگیں سوچیں کہ یہ کام کرنے سے مالکِ حقیقی خُوش ہوگا یا ناراض۔

١٥٨٨٧٥

Marfat.com

۲- انسان کی پیدائش کی غرض کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:۔

مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن

پارہ نمبر ۲۷ سورۃ الذّٰرِیٰت آیت نمبر ۵۶

ترجمہ: نہیں پیدا کئے گئے جن اور انسان مگر عبادت کے لئے۔

۳- عبادت کا مقصد

انسان کی پیدائش کی غرض عبادت کرنا ہے اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمیں عبادت کے مفہوم سے آگاہ ہونا کتنا ضروری ہے عبادت کا لفظ عبد سے نکلا ہے جس کے معنے غلام کے ہیں یعنی عبادت کا مطلب ہوا غلامی یا بندگی اور غلام کا کام مالک کے ہر حکم کو بجالانا ہے۔ بندگی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان ہر وقت۔ نماز۔ روزہ وغیرہ میں ہی مشغول رہے اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ یعنی نماز، روزہ وغیرہ اور حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق ہمسایہ اور دوسرے لوگ بیوی بچے سب کے حق ادا کرنے ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے حقوق

تو معاف کر دے گا لیکن بندوں کے حقوق معاف نہ کرے گا جب تک بندے خود معاف نہ کریں گے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حقوق العباد کی کتنی اہمیت ہے۔

Marfat.com

۴- عبادت کے لئے ضروری حکم

۱- انسان عبادت تب ہی کر سکتا ہے جب تک وہ خواہشات کو نہ چھوڑ دے
۲- انسان خواہشات کو تب ہی چھوڑ سکتا ہے۔ جب تک وہ نہ سیکھے گا۔

۵- عبادت کا مطلب

عبادت کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ صرف نماز، روزہ، زکواۃ، حج کرنا بلکہ عبادت کا مطلب ہے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دُنیا کا ہر کام اُس کے حکم کے مطابق کرنا۔
اپنے مالکِ دوجہاں کے سامنے اپنی اطاعت اور بندگی کا اظہار کرنا ہے اور وہ عمل کرنا ہے جس سے خلقِ خدا کو آرام و سکھ اور چین میسر آئے۔
اس لئے عبادت کا مطلب یہ ہوا کہ اُس نے دُنیا کے سب کام اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسُول کے فرمان کے مطابق ادا کرنے ہیں۔
عبادت کا مطلب انتہا درجے کی نیاز مندی ہے۔
عبادت دراصل گناہوں کے اقرار اور ان کے لئے مغفرت کرنیکا نام ہے۔

۶- عبادت کا مقصد:

نماز روزہ وغیرہ کے بجا لانے سے انسان کو ایسی تربیت دینی مقصود تھی جس

Marfat.com

کے باعث وہ ایک کامیاب زندگی بسر کر سکے۔ انسان جو بھی کام کرتا ہے اُس کی کوئی نہ کوئی غرض ضرور ہوتی ہے اُس کی غرض تب تک پوری نہیں ہوسکتی جب تک وہ پوری لگن کے ساتھ اُس کام میں خاطر خواہ دلچسپی نہ لے۔ اسی طرح نماز کا مقصد بھی تب تک پورا نہ ہوگا جب تک ہم اُسے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا نہ کریں یہی عبادت کا حق ہے جب تک ہم اپنے خواہشات نفسانی کی قربانی نہ دیں یہ حق ادا نہیں ہوسکتا۔ جیسے ایک پیالے میں بیک وقت دو متضاد چیزیں جیسے آگ اور پانی نہیں سما سکتے اسی طرح انسان کے دل کے پیالے میں بھی بیک وقت خدا اور دنیا کی محبت اکٹھی نہیں سما سکتیں۔

۴۔ کائنات کی سب چیزیں عبادت کرتی ہیں۔ اس کے بارے قرآن پاک کا ارشاد :-

(۱) وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(پارہ ۱۳ ع ۱۱ سورۃ الرعد آیت ۱۵)

ترجمہ:- اور اللہ ہی کے لئے سجدہ کرتی ہیں (یعنی عبادت کرتی ہیں) جو کچھ بھی زمین میں ہے اور آسمان میں ہے (یعنی کائنات کی ساری چیزیں)

Marfat.com

(۲) چرند پرند سب تسبیح (یعنی عبادت) کرتے ہیں اس کے بارے قرآن پاک کا ارشاد:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ

پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۴۱

ترجمہ:۔ کیا تو نے نہ دیکھا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے لئے تسبیح کرتے ہیں جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے پرندپر پھیلائے ہوئے۔ سب نے جان رکھی ہے اپنی اپنی نماز اور تسبیح۔

۴ ہماری اُمتوں نے عبادت کی ہے:۔

(اس کے بارے میں قرآن پاک کا ارشاد)

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا

پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۴۸

ترجمہ۔ بنایا ہم نے اُن کے لئے (یعنی ہر اُمت کے لئے) عبادت کا طریقہ اور شریعت

۵ - ہر اُمت کا طریقہ عبادت الگ ہے

لیکن ہر اُمت کا طریقہ عبادت یعنی شریعت الگ الگ تھی اس کے بارے قرآن پاک کا ارشاد:

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ

پارہ ۱۷ سورت الحج آیت ۶۷

Marfat.com

ترجمہ۔ ہر اُمت کے لئے بنایا عبادت کا طریقہ یعنی شریعت جُدا جُدا تاکہ اُن پر چلیں۔

مندرجہ ذیل آیات میں بھی خدا کی عبادت کے لئے کہا گیا ہے

(۱) طٰہٰ آیت ۱۴
۲۔ الانبیاء آیت ۲۵۔ ۹۲
۳۔ العنکبوت آیت ۵۶
۴۔ الزمر آیت نمبر ۵۵
۵۔ حم السجدہ آیت ۱۴
۶۔ النور۔ آیت ۵۵
۷۔ الاعراف آیت ۵۹۔ ۶۵۔ ۷۳
۸۔ المائدہ آیت ۱۱۷
۹۔ النمل آیت ۴۵
۱۰۔ الانعام۔ آیت ۱۰۲
۱۱۔ یونس۔ آیت ۳

۶۔ عبادت کے بارے قرآن پاک کا ارشاد۔

(۱) فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ۔ (پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت ۵۶)
ترجمہ:۔ پس میری عبادت کرو۔

(۲) فَاعْبُدِ اللّٰہَ۔ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر آیت ۲)
ترجمہ:۔ پس اللہ کی عبادت کر۔

(۳) لَا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ (پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت ۲۶)
ترجمہ۔ مت عبادت کر مگر اللہ کی۔

۷۔ عبادت میں نماز کا امتیازی مقام

اس لئے ہے کہ روزے صرف تندرست بالغ مرد اور عورت پر فرض

Marfat.com

ہیں۔ بیمار مسافر اس سے مُبرّا ہیں۔

زکوٰۃ صرف صاحب حیثیت لوگوں پر فرض ہے

حج صرف متمول لوگ جو مکہ مدینہ کے لئے سفر خرچ رکھتے ہیں ان پر فرض ہے۔

لیکن نماز ہر شخص پر فرض ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب، آقا ہو یا غلام، تندرست ہو یا بیمار۔ امن میں ہو یا لڑائی میں مقیم ہو یا مسافر، عربی ہو یا عجمی، مرد ہو یا عورت ـ صرف بچے جو نابالغ ہوں۔ نماز سے مُبرّا ہیں نماز ہر عاقل بالغ پر فرض ہیں۔

دُنیا کے سب کام (سونا جاگنا اُٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا، لین دین کرنا۔ بولنا چالنا۔) ماں باپ، ہمسایہ، رشتہ داروں اور دوسرے لوگوں سے تعلق یہ سب اگر رضائے الٰہی کے تحت بجالائے جائیں تو یہ سب عبادت کے زمرے میں آتا ہے۔ حتیٰ کہ راستے سے پتھر ہٹانا۔ کانٹا دور کرنا۔ یہ بھی عبادت ہے غرضیکہ جو کام بھی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے عبادت میں شمار ہوتا ہے۔

دوسرا باب

مسواک کی بابت

وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور کرنی چاہئیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔

۱۔ مسواک کے فضائل۔

۱۔ منہ کی پاکی کا سبب ہے کیونکہ مسواک کرنے سے منہ کی غلاظت دور ہو جاتی ہے

Marfat.com

۲۔ مسوڑھوں کی صحت کا سبب ہے۔ ۳۔ منہ سے خوشبو آنے کا سبب ہے
۴۔ نگاہ کے تیز ہونے کا سبب ہے۔ ۵۔ صحت کا سبب ہے اس لئے کہ اس سے
بلغم دُور ہوتی ہے۔ ۶۔ شیطان کو شرم دلانے کا سبب ہے اس لئے کہ وُہ
جانتا ہے کہ مسواک کرکے یہ بندہ نماز پڑھے گا اور سجدہ ریز ہو گا جس کی
بدولت وُہ باری تعالیٰ کا محبوب بنے گا اور میں آدم علیہ السّلام کو سجدہ تعظیم نہ
کرنے سے ملعون ٹھہرا۔ ۷۔ خدا کا قرب حاصل کرنے کا سبب ہے۔
۸۔ خدا کی رضا حاصل کرنے کا سبب ہے۔
۹۔ مرتے وقت کلمہ نصیب ہو گا
۱۰۔ نماز کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔

۲۔ مسواک کی بابت مسائل:-

(۱) مسواک ایک بالشت لمبی ہونی چاہیئے (۲) مسواک کی موٹائی چھنگلیا انگلی کے برابر ہو (۳) مسواک کرنے سے پہلے اِسے اچھی طرح دھو لینا چاہیئے (۴) مسواک دانتوں پر دائیں پھر بائیں پہلے اوپر پھر نیچے کے دانتوں پر تین تین بار کرنی چاہیئے۔ (۵) مسواک استعمال کرنے کے بعد کھڑی رکھنا چاہیئے لٹائے نہ (۶) مسواک کسی کڑوے درخت کی ہو (۷) مسواک کا وہ حصہ جس سے دانت صاف کئے جائیں نہ زیادہ سخت ہو نہ زیادہ نرم

Marfat.com

تیسرا باب

(وضو کے متعلق)

۱۔ وضو کے آداب

۱۔ وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا
۲۔ وضو کے لئے پاک پانی لینا۔ ۳۔ ہر عضو پانی سے تین تین بار دھونا تاکہ کسی عضو میں بال برابر بھی خشکی باقی نہ رہے یعنی ہر اعضا کے ہر حصے تک پانی پہنچ جائے
۴۔ وضو کر چکنے کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، پڑھنا۔
۵۔ وضو کے بعد ہاتھ اور چہرہ کپڑے سے خشک نہ کرنا۔
۶۔ تحیۃ الوضو کے دو رکعت نفل پڑھنا ہاتھ اور چہرہ سے پانی خشک ہونے سے پہلے پہلے۔

۲۔ وضو کے متعلق مسائل:

(۱) ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ بشرطیکہ وضو قائم رہے یعنی وضو نہ ٹوٹے۔ لیکن ہر نماز کے لئے وضو کرنا زیادہ بہتر ہے۔

(۲) مذی (یعنی آلۂ تناسل سے منی کا آرام سے نکلنا) سے وضو ٹوٹ جاتا ہے نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرے لیکن غسل کرنا واجب نہیں لیکن

(۸)

Marfat.com

اگر منی اچھل کر نکلے تو غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔

۳۔ جہاں پاخانہ کیا جائے وہاں وضو کرنا جائز نہیں۔

۴۔ دھوپ میں گرم شدہ پانی سے وضو نہیں کرنا چاہیئے۔

۴۔ وضو کرنے کا طریقہ :۔

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کو اُن کی کلائیوں سمیت پانی سے دھونا۔

۳۔ مُنہ میں تین بار پانی ڈال کر کُلی کرنا۔ اور مسواک کرنا۔ اور شہید پڑھتے جانا (ایسا کرنے سے ساری عمر دانتوں کی تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

۴۔ ہتھیلی میں پانی لے کر ناک میں چڑھانا۔

۵۔ ایک کان کی لَو سے دُوسرے کان کی لَو تک سارے چہرے کو دھونا۔ اگر داڑھی ہو تو اُس میں خلال کرنا۔ (یعنی اُنگلیوں سے داڑھی کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا)

۶۔ دائیں پھر بائیں بیش بازو کو کہنیوں سمیت پانی سے دھونا۔

۷۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پانی سے تر کر کے آگے سر کے بالوں پر دونوں ہاتھوں کو پھیرتے ہوئے گردن تک لے جانا، جہاں ہاتھ کی پُشت پھیرنا۔ اس

عمل کو مسح کرنا کہا جاتا ہے۔ دونوں ہاتھوں کی شہادت والی اُنگلی یعنی انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی پانی سے تر کر کے دونوں کانوں کے اندر لے جانا۔ اِس کو کان کا مسح کہا جاتا ہے۔

(۸) پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت پانی سے دھونا۔

Marfat.com

(۹) وضو کر چکنے کے بعد پڑھنا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ط

۴۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) پاخانہ کرنے سے (۲) پیشاب کرنے سے
(۳) پیشاب کرنے والے عضو کے منہ سے منی کا قطرہ یا پیپ یا خون کے نکلنے سے
(۴) منہ بھر کے قے (الٹی) کرنے سے
(۵) دانتوں میں چنے بھر کی مقدار برابر روٹی یا کسی اور چیز کے نکلنے سے۔
(۶) سو جانے سے۔

۵۔ وضو کی بابت قرآن پاک کا ارشاد:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (پارہ ۶، سورت المائدہ آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم کھڑے ہو نماز کو تو دھو ڈالو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سر کا اور پاؤں کو دھو لیا کرو ٹخنوں تک۔

Marfat.com

چوتھا باب

(اذان کی بابت)

۱- اذان کا مطلب

اذان کا مطلب ہے لوگوں کو اطلاع دینا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اپنا اپنا کاروبار کرنا بند کر دیں۔ اور نماز کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ نماز کھڑی ہونے سے پہلے پہلے مسجد پہنچ جائیں تاکہ باجماعت نماز پڑھ سکیں۔ اذان سننے پر اذان کے الفاظ دہرائے جائیں۔ جب مؤذن کہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو سننے والا کہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اور جب مؤذن کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، تو سننے والا کہے" لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ جس کا مطلب ہے کہ ہم گناہ سے ہرگز نہیں بچ سکتے جب تک باری تعالیٰ گناہ سے بچنے کی توفیق نہ دیں۔ اذان کے اِن الفاظ کا مطلب ہے کہ اگرچہ میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد نہیں جا سکتا اِس لیے کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں یا بیمار ہوں یا کوئی ایسی وجہ ہے کہ میں مسجد جانے کے قابل نہیں لیکن خدا کی ذات مجھے توفیق دے تو میں ایسا کر سکتا ہوں یعنی مسجد جا سکتا ہوں

جب مؤذن فجر کی نماز میں کہے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" تو سننے والا کہے" صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ۔ یعنی تو نے سچ کہا اور اچھے الفاظ کہے۔

۲- اذان دینے کا طریقہ:-

(۱) صاف پاک لباس پہننا (۲) وضو کرنا۔
(۳) قبلہ رُخ ہو کر بلند جگہ پر کھڑے ہونا (۴) اذان کی نیت کرنا۔

Marfat.com

(۵) دونوں ہاتھوں کو کانوں تک لے جانا۔

(۶) دونوں انگوٹھوں کو کان کی لو تک لے جانا۔ ہاتھوں کی ہتھیلی سامنے قبلہ طرف کرنا (۷) اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار کہنا

(۸) اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوبار کہنا

(۹) اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ دوبار کہنا

(۱۰) چہرے کو دائیں طرف موڑ کے کہنا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ (دوبار)

(۱۱) چہرے کو بائیں طرف موڑ کے کہنا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دوبار کہنا

(۱۲) اَللّٰہُ اَکْبَرُ دوبار (۱۳) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار

نوٹ:۔ فجر کی نماز میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دوبار کہنے کے بعد کہنا اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (دوبار)

۳- اذان کے بارے قرآن پاک کا ارشاد

(۱) فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَیْنَہُمْ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف آیت ۴۴)

ترجمہ:۔ پس جب اذان دے (یعنی بلائے) مؤذن (اذان دینے والا) آپس

(۲) وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ (پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۲۷)

ترجمہ ۔ اور جب اذان دے یعنی بلائے لوگوں کو۔

(۳) اُذِنَ لِلَّذِیْنَ (پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۳۹)

ترجمہ ۔ بلاؤ لوگوں کو

(۴) اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ پارہ ۲۸ سورۃ جمعہ آیت ۹

ترجمہ ۔ اور جب تم بلاؤ (یعنی اذان دو) نماز کے لئے

وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ (پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۵۸

ترجمہ:۔ اور جب تم اذان دو نماز کے لئے

Marfat.com

پانچواں باب

(لفظ "کیوں" کے متعلق)

۱- لفظِ "کیوں" کے متعلق

انسان کو چاہیئے کہ نماز پڑھنے سے پہلے اسے ارکانِ نماز کی مصلحت کی بابت علم ہو کہ وہ یہ ارکان کیوں ادا کر رہا ہے؟

بنی نوعِ انسان کی سرِشت یعنی فطرت میں یہ چیز کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے کہ جب بھی کوئی عمل کرتا ہے تو اِس کے پیچھے کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر ہم کپڑے کیوں پہنتے ہیں اِس لئے کہ ہمارا جسم ڈھکا رہے اور اِس کے عیوب لوگوں پر آشکارا نہ ہوں یہ چیز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے سکھائی۔ اِس لئے کہ جب وہ جنّت میں تھے تو اُن کا لباس جنّتی تھا لیکن شیطان کا کہا مان کر وہ برہنہ ہوگئے اور جنّت کے پتّوں سے اپنا تن بدن ڈھانپنے لگے۔

ایک اور مثال روٹی کی لیجئے۔ کہ ہم روٹی کیوں کھاتے ہیں؟ اِس لئے کہ ہماری بھوک مِٹے۔ غرضیکہ انسان جو بھی عمل کرتا ہے اُس کی کچھ نہ کچھ غرض و غایت ضرور ہوتی ہے اِسی طرح جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو اِس کی بھی ضرور کوئی مصلحت ہوگی۔ نماز کے ارکان کی مصلحت کے متعلق تفصیلاً بیان کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

۱- نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

قاعدہ ہے کہ انسان کو جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو اسے حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ جدوجہد ضرور کرتا ہے اگر وہ چیز کسی اور انسان کے پاس ہوتی ہے تو اُس سے سوال کرتا ہے نہ ملنے پر اُس چیز کے حاصل کرنے کے لئے دُوسرے ذرائع استعمال کرتا ہے۔

لیکن مؤمن کا ایمان ہے کہ اُسے ہر چیز خدا سے مانگنی چاہیئے اس لئے ہمارے قرآن کی یہی تعلیم ہے جیسا کہ باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :۔

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پارہ نمبر۱ سورۃ فاتحہ آیت نمبر۴

ترجمہ: ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

باری تعالیٰ نے مانگنے کی ترکیب بھی بتادی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے :۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃ

پارہ نمبر۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۵۳

ترجمہ:۔ اور مدد چاہو صبر کے ساتھ اور نماز کے ذریعے۔

یہاں ایک صحابی کا قصّہ بیان کرنا بے جا نہ ہوگا۔ ایک صحابی جب باہر سے اپنے گھر آئے تو بیوی سے پُوچھا۔"کھانے کو کچھ ہے"؟ بیوی نے جواب دیا"نہیں"اِس پر وُہ باہر چلے گئے۔ بیوی سمجھی کچھ پکانے کے لئے لائیں گے لیکن وُہ سیدھے مسجد گئے وُضو کیا اور ۲ رکعت نماز نفل ادا کی۔ اور گھر آکر پھر وُہی سوال کیا۔"کھانے کا کچھ بندوبست ہوگیا ہے"؟ بیوی نے پھر وُہی جواب دیا"نہیں"۔اِس پر وُہ دوبارہ مسجد گئے۔ اور دو رکعت نماز نفل

Marfat.com

اُدا کی اور گھر آکر دوبارہ وُہی سوال کیا۔ بیوی نے پھر وُہی جواب دیا "نہیں" اِس پر اُس نے دل میں سوچا کہ ضرور نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہے جو قبول نہیں ہوئی۔ اِس لئے اُنہوں نے نہایت خضوع و خشوع سے دو نفل ادا کئے اور گھر آکر کیا دیکھتے ہیں کہ چکی خود بخود چل رہی ہے اور آٹے کا ڈھیر لگ گیا ہے اور کھانے کا انتظام ہو گیا۔ چنانچہ یہ دیکھ کر وُہ دوبارہ مسجد گئے اور شکرانے کے دو نفل ادا کئے۔

۴۔ ہم نماز پڑھنے کے لئے بدن کی طہارت کیوں کرتے ہیں؟

اِس لئے کہ دربارِ خداوندی جو پاک دربار ہے وہاں نجاستی اِنسان حاضر نہیں ہو سکتا ہے اِس لئے وُہ نجاستوں سے پاک ہونے کے لئے غسل کرتا ہے کیونکہ دربارِ خداوندی میں طہارت شرطِ اوّل ہے۔ صفائی نصف ایمان ہے۔

۵۔ پاکیزگی کے متعلّق قرآن پاک کا ارشاد

(۱) وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ۔ پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۱۰۸)

ترجمہ۔ اور تحقیق خدا پسند کرتا ہے پاکیزہ لوگوں کو

(۲) اِنَّھُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ

پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۹۵)

ترجمہ۔ تحقیق وُہ پلید ہیں اور ٹھکانہ اُن کا جہنّم ہے اور یہ بدلہ ہے اُن کے اعمال کا۔

Marfat.com

۱ - نماز پڑھنے کے لئے ہم صاف کپڑے کیوں پہنتے ہیں

(۱) چونکہ دربارِ خداوندی (یعنی مسجد) پاکیزہ اور صاف ستھری جگہ ہوتی ہے اس لئے وہاں گندے، غلیظ اور ناپاک کپڑے پہن کر جانا توہین ہے ہمارا مشاہدہ بھی ہے کہ جب بھی ہم نے اپنے سے کسی مرتبے والے کے پاس جانا ہوتا ہے تو ہم اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھے صاف ستھرے کپڑے نکال کر پہنتے ہیں۔ چونکہ نماز کے لئے خدائے بزرگ و برتر کے دربار میں حاضر ہونا ہے اس لئے ہم پاک صاف کپڑے پہنتے ہیں۔ اس بارے میں قرآنِ پاک کا ارشاد ہے :-

(۱) وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (پارہ ۲۹۔ سورۃ مدثر۔ آیت ۴)

ترجمہ :- اور آپ کے کپڑے پاک ہوں

(۲) وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (پارہ ۲۹۔ سورۃ مدثر آیت ۵)

ترجمہ۔ اور ناپاکی سے دور رہ

۲۔ ہم نماز پڑھنے کے لئے وضو کیوں کرتے ہیں؟

جیسے جنت کی چابی نماز ہے یعنی جنت میں جانے کے لئے جنت کے دروازے کا تالا نماز کی چابی سے ہی کھلتا ہے اسی طرح نماز کا تالا کھولنے کے لئے (یعنی نماز پڑھنے کے لئے) وضو کی چابی ضروری ہے۔ وضو کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی۔ دوسرے الفاظ میں دربارِ خداوندی میں داخلے کے لئے وضو پرمٹ یعنی اجازت نامے کی حیثیت رکھتا ہے۔ چونکہ بندے کا دربارِ خداوندی میں حاضر ہونے کے لئے بدن کی پاکی شرط ہے اس لئے بندہ وضو کرتا ہے۔ کیونکہ

Marfat.com

وضو کرنے سے چہرے کے گناہ اور ہاتھ پاؤں کے گناہ دُھل جاتے ہیں اور بندہ گناہوں سے پاک ہو کر دربارِ خداوندی میں جانے کے یعنی نماز پڑھنے کے قابل ہو جاتا ہے

۸۔ وضو کرتے وقت ہم مسواک کیوں کرتے ہیں؟

مسواک کرنا سنّتِ رسُول ہے۔ مسواک کرنے سے نماز کی فضیلت ستّر درجے بڑھ جاتی ہے۔ یعنی وضو کے وقت مسواک کرنے سے نماز پڑھنے کا ثواب ستّر درجے بڑھ جاتا ہے۔ رسُولِ اکرم کا ارشاد ہے کہ اگر مجھے اپنی اُمت پر وضو کے وقت مسواک کرنا دشوار نہ دِکھائی دیتا تو اِسے فرض قرار دے دیتا۔ اِس جملے سے ہی مسواک کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اِس لئے مسواک کا احترام کرنا چاہیئے ادب کرنا چاہیئے اور تعظیم کرنی چاہیئے۔

۹۔ نماز پڑھنے کے لئے اذان کیوں دیتے ہیں

ہمارا مشاہدہ ہے کہ جب کسی کو بلانا مقصود ہوتا ہے تو اُسے ایک آدمی بھیجا جاتا ہے یا خط لکھا جاتا ہے یا فون کی جاتی ہے یا ڈھول بجا کر اُسے اطلاع دی جاتی ہے۔ اِسی طرح لوگوں کو نماز کی طرف بُلانے کے لئے حضورؐ کی زندگی میں ہی اذان دینے کا قاعدہ جاری ہُوا۔ اذان کے کلمات حضرت عمر علیہ السّلام کو خواب میں اِلقا ہوئے۔ صبح کو حضورؐ کی خدمت میں بیان کیئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اِن کو بہت پسند فرمایا۔ اِس وقت سے لے کر اِنہی کلمات کے ذریعے اذان دی جاتی ہے۔ موجودہ سائینسی دور نے اِس میں اور آسانی پیدا کر دی ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے اذان

Marfat.com

کی آواز دُور دُور تک پہنچائی جا سکتی ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اپنا کاروبار چھوڑ کر نماز پڑھنے کے لئے مسجد آنے کی تیاری کرو۔ اذان کا لفظ اذن سے ماخوذ ہے۔ اور اذن کے معنے ہیں اطلاع دینا۔

نمازیوں کو مسجد میں اکٹھا کرنے کے لئے موذن اذان کے ذریعے صدا دیتا ہے کہ نماز پڑھنے کا وقت ہو گیا ہے اپنا اپنا کاروبار بند کر دو اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد پہنچ جاؤ۔

۱۵- اذان کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد

(۱) وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ (پارہ ۵ سورۃ مائدہ آیت ۵۸)

ترجمہ۔ اور جب تم نماز کے لئے اذان دو۔

اس سے ثابت ہوا کہ نماز کے لئے اذان دینا ضروری ہے اور یہ حکم خداوندی ہے۔ یعنی قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

اچھے کام (یعنی نماز) کی بابت بلانے کے لئے قرآن پاک میں ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآءَ اِلَی اللّٰہِ (پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدہ آیت ۳۳) (ترجمہ) اور اس سے بڑھ کر کس کی اچھی بات ہے کہ جو شخص اللہ کی طرف بلائے۔

حدیث پاک میں ہے کہ قیامت والے دن موذن اپنی لمبی لمبی گردنوں کے ذریعے پہچانے جائیں گے۔ موذن کی آواز جو جو سنتا ہے وہ اس کے لئے بخشش کی دعا مانگتا ہے۔

Marfat.com

کتنے خوش قسمت ہیں مؤذن لوگ جن کے لئے کائنات کی بے جان چیزیں مثلاً پتھر وغیرہ بھی باری تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔

۱- نماز پڑھنے کیلئے قبلہ رُو کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟

قبلہ رُو ہونے سے مراد ہے کہ اس نے خدا کے گھر کی طرف مُنہ کر لیا ہے اور اپنے ربّ سے ہمکلام ہونے لگا ہے۔

یہ حکم خداوندی ہے کہ ہم اپنا منہ قبلہ کی طرف کریں۔ جہاں بیت اللہ ہے اس لئے کہ جب بندہ نماز پڑھنے لگے تو اس کا دھیان ہو کہ میں خدا کے گھر کے سامنے کھڑا ہوں۔ احترام اور تعظیم کرنا مقصود ہوتا ہے اور اس کی کبریائی اور بڑائی کرنا مقصود ہوتی ہے۔

اس لئے اس موقعہ پر ہم یہ دعا مانگتے ہیں:۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۔

پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۷۹

ترجمہ:۔ میں نے یکسوئی اختیار کرتے ہوئے اپنا رُخ اس ذات پاک کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں کو پیدا کیا اور زمین کو اور میں اُن لوگوں میں سے نہیں جو خدائی میں کسی اور کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

Marfat.com

۱۳- نماز پڑھنے کے لئے نیت کیوں کرتے ہیں؟

نیت کے معنے ارادہ کے ہیں نیت دل سے کی جاتی ہے زبان سے ضروری نہیں صرف واجب ہے یعنی اگر نماز کے لئے زبان سے نیت نہ کی جائے تو نماز میں خلل نہیں پڑتا۔ زبان سے نیت کرنا رسول اللہ سے واضح نہیں۔

۱۴- ۶- نماز پڑھنے کے لئے ہم مسجد کیوں جاتے ہیں؟

ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ مسجد میں جاکر نماز پڑھو گے تو ثواب ستائیس گنا ملے گا تو کون شخص ہے جسے کہا جائے کہ اگر یہ بیوپار تم فیصل آباد (یعنی اپنے گھر) کرو گے تو اس کا منافع ایک گنا ملے گا اور یہی کاروبار اگر تم کراچی جاکر کرو تو منافع ۲۷ گنا ملے گا۔ (جبکہ سفر کی کچھ نہ کچھ تکلیف ضرور اٹھانی پڑے گی) تو کون بے وقوف ہے جو اپنا سودا نہ کرے۔ یہی حال گھر سے نکل کر مسجد میں جانے کا ہے جس کے لئے راستے میں بارش کی وجہ سے کیچڑ اور رات کی تاریکی میں جگہ جگہ ٹھوکر لگنے کا امکان ہوتا ہے لیکن خدا کی خوشنودی حاصل کرنے پر ستائیس گنا ثواب حاصل کرنے کے لئے مسجد میں جانا ہے۔

Marfat.com

۱۴۔ نماز پڑھنے کے باوجود ہم دنیا کے بکھیڑوں میں کیوں دوبارہ پڑ جاتے ہیں؟

۱۔ اس لئے کہ ہمیں خوفِ خدا نہیں۔
۲۔ اس لئے کہ ہمیں سزا و جزا پر کوئی ایمان نہیں۔
۳۔ اس لئے کہ ہم پر دُنیا کی محبت دین کی محبت پر غالب ہے۔

۱۵۔ اِس کی کیا وجہ ہے کہ :۔

۱۔ ہماری نمازیں ہمیں بُرائیوں سے باز نہیں رکھتیں۔
۲۔ ہمارے روزے ہم کو تقوٰی کی دولت سے محرُوم رکھتے ہیں۔
۳۔ ہماری زکوٰۃ ہمارے دِلوں کو پاک نہیں کرتی۔
۴۔ ہمارا حج ہمارے گناہوں کی مغفرت نہیں کر پاتا

۱۶۔ یہ اِس لئے کہ :۔

۱۔ ہم زِندگی کے ہر کام میں خدا کی خُوشنُودی کو مُقدّم نہیں رکھتے۔
۲۔ زِندگی کا کوئی کام شریعت کے مطابق نہیں کرتے۔

Marfat.com

۳۔ عبادت (یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج) تو کرتے ہیں۔ لیکن ان کے آداب بجا نہیں لاتے۔ مثال کے طور پر مریض کو جب ڈاکٹر دوائی کھانے کو کہتا ہے اور ساتھ پرہیز بھی بتاتا ہے لیکن مریض دوائی تو کھا لیتا ہے مگر ڈاکٹر کی بتائی ہوئی پرہیز پر عمل نہیں کرتا اس لئے مریض کو شفا حاصل نہیں ہوتی یہی حال نماز کا ہے ہم نماز تو پڑھ لیتے ہیں لیکن رسولِ خدا کے بتائے ہوئے آداب (یعنی نماز خشوع و خضوع سے پڑھو۔ نماز میں یکسوئی حاصل ہو۔ انسان بے دلی سے نماز نہ پڑھے۔ (نماز میں چوری نہ کرے) جو کہ پرہیز کے مشابہ ہیں کو بجا نہیں لاتے۔ پھر ہمیں ہماری نماز کیسے فائدہ پہنچاسکتی۔ اس لئے ایسی نماز کے پڑھنے سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

چھٹا باب

طہارت کی بابت

۱۔ وضو کی اہمیت

۱۔ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ (۲) وضو کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ وضو کرنے سے انسان کا بدن گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے میلے کچیلے کپڑے سے میل صابن کی وجہ سے دور ہو جاتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت باوضو رہے تاکہ اُس کے نامۂ اعمال سے گناہ دُھلتے رہیں اور اُس کا نامۂ اعمال ہر وقت گناہوں سے صاف رہے۔

Marfat.com

۱۔ اذان کی اہمیت :

اذان اس بگل کی مانند ہے جو فوجیوں کو گراؤنڈ میں جمع ہونے کے لئے بجایا جاتا ہے۔ اذان بھی نمازیوں کو مسجد میں جمع ہونے کے لئے دی جاتی ہے تاکہ وہ سب اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا کریں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ فوجی جوان توآناً فاناً تیار ہو کر گراؤنڈ میں جمع ہو جاتے ہیں اس لئے کہ انہیں معلوم ہے کہ اگر وہ گراؤنڈ نہ پہنچے تو ان کی جواب طلبی ہو گی اور سزا ملے گی۔ لیکن ایک مسلمان اذان کی آواز سننے کے باوجود مسجد میں حاضری نہیں دیتا۔ شاید اس لئے کہ اسے خدا کا خوف نہیں اور نہ ہی سزا ملنے کا یقین ہے یہ اس کے ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔

۲۔ نماز کی اہمیت :-

اس کے متعلق فارسی کا ایک شعر ہے ؎

روزِ محشر کہ جاں گداز بُود　　　اوّلین پرسش نماز بُود

یعنی روزِ محشر بندے سے سب سے پہلے نماز کی پرسش ہو گی

۲۔ ایک نماز دوسری نماز تک کے لئے گناہوں کا کفّارہ بن جاتی ہے۔ یعنی نماز پڑھنے کے بعد انسان سے جو صغیرہ گناہ سرزد ہو جاتے ہیں دوسری نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتے ہیں لیکن کبیرہ گناہ صرف توبہ کرنے سے ہی معاف ہو سکتے ہیں

۳۔ جس طرح پانی کا ایک قطرہ پتھر پر مسلسل پڑتا رہے تو پتھر میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سنگدل سے سنگدل انسان کا دل بھی بار بار نماز پڑھنے سے موم ہو جاتا ہے۔ یعنی گناہ نہ کرنے کی وجہ سے خدا کی طرف جھک جاتا ہے

Marfat.com

(۴) نماز کا ذکر قرآن پاک میں کم و بیش سات سو مرتبہ آیا ہے جبکہ دوسری عبادات روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج کا ذکر اتنی مرتبہ نہیں آیا جس سے اسکی اہمیت کا پتہ لگتا ہے۔

۵۔ نماز دن میں پانچ بار ادا کی جاتی ہے جبکہ دوسری عبادات (زکوٰۃ۔ روزہ) سال میں ایک بار اور حج زندگی میں صرف ایک بار ادا کیا جاتا ہے۔

۶۔ انسان اگر دن میں کئی اچھے کام کرتا ہے مگر نماز نہیں پڑھتا تو اس کے سارے اچھے اعمال ضائع ہو گئے۔ یعنی نماز کے بغیر نیک اعمال کی کوئی وقعت نہیں۔

۷۔ روز محشر اگر نمازوں کا حساب پورا نہ نکلا تو بندے کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ یعنی ان کی بابت پوچھ گچھ نہ ہوگی

۸۔ نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں چاہے وہ لڑائی کے میدان میں ہو یا سفر میں ہو یا بیماری میں۔ اگر انسان کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے۔ اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ تو لیٹ کر پڑھے اگر وہ بہت ہی کمزور ہے تو اشارے سے ہی پڑھ لے یعنی نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔

یہاں ابن سیرین کا ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا وہ کہتے ہیں کہ اگر خدا مجھے اختیار دے کہ ان دو میں سے ایک کا انتخاب کروں یعنی جنت میں جانا۔ یا نماز پڑھنا۔ تو میں نماز پڑھنا پسند کرونگا۔ اس لئے کہ جنت میں جانے میں میری ذاتی خوشی کا تعلق ہے اور نماز پڑھنے سے مالک حقیقی کی خوشی کا تعلق ہے اور میں اپنی ذات پر خدا کی ذات کو ترجیح دیتا ہوں۔

۹۔ نماز کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ نماز کے علاوہ سارے احکامات جبرائیل علیہ السلام زمین پر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہنچاتے رہے مگر نماز کا حکم اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو عرش پر بلا کے خود دیا۔

Marfat.com

(۱۰) نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کسی رسول کی شریعت نماز سے خالی نہ تھی یعنی ہر اُمت نے نماز پڑھی ہے چاہے وہ کسی ہی رنگ میں تھی۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب چیز عاجزی ہے اس لئے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات خدا کے پاس عاجزی کا تحفہ لے کر گئے تھے اور خدا نے اس کے بدلے پانچ وقت نماز پڑھنے کا تحفہ دیا تھا۔ آسمان پر بُلا کر۔ باقی سارے احکام حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے زمین پر دیئے گئے۔ اس لئے اس کی (یعنی نماز کی) اہمیت زیادہ ہے۔

۴ - **نماز کی اہمیت** اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ آقائے دو جہاں محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت یعنی اس جہاں سے رخصت ہوتے وقت یہی وصیت کی تھی کہ نماز کا اہتمام کرنا۔ نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ واحد عبادت صرف نماز ہی ہے جو قبر میں بھی جاری رہے گی جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے۔

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ

۵ - نمازِ فجر اور عصر کی اہمیت

اِس وقت صبح اور شام کے فرشتے بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو حق تعالیٰ اُن سے پوچھتے ہیں میرے بندے کس حالت میں تھے جب وہ اُن کے پاس گئے اور جب اُن کو چھوڑ کے آئے۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اُس وقت نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

۶ - فجر کے وقت کی اہمیت

حضرت آدم علیہ السّلام کو اندھیرے سے نجات ملی تھی۔

۷ - ظہر کے وقت کی اہمیت

اِس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ تاکہ دُعا گزر سکے ۔

۸ - عصر کے وقت کی اہمیّت

(۱) یہ عصر کا وقت ہوتا ہے جب قبر میں مُردے میں دوبارہ جان ڈالی جاتی ہے تاکہ مُنکر نکیر کے سوالوں کا جواب دے ۔

اگر میّت اپنی زندگی میں نمازِ عصر کی عادی ہوگی تو وہ بدن میں جان پڑتے ہی نماز میں مشغول ہو جائے گا ۔ اور اُسے مُنکر نکیر کے سوالوں کی کوئی پرواہ تک نہ ہوگی ۔ اور اِس کی طرف سے مُنکر نکیر کے سوالوں کا جواب سورتِ مُلک دے گی جو وہ زندگی میں پڑھا کرتا تھا

(۲) یہ عصر کا وقت تھا جب مچھلی نے حضرت یُونس علیہ السّلام کو باہر خشکی پر پھینک دیا تھا اور اُنہیں چار اندھیروں سے نجات ملی تھی (۱) دریا کا اندھیرا ۔ (۲) مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا ۔ (۳) بڑی مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا (اِس لئے کہ جس مچھلی نے حضرت یُونس علیہ السّلام کو نگلا تھا اُسے ایک اور بڑی مچھلی نے نِگل لیا تھا (۴) رات کا اندھیرا ۔

(۳) یہ عصر کا وقت تھا جب آدم علیہ السّلام اپنی بیوی حوّا رضی اللہ عنہا سے ہمکلام ہوئے جس کی وجہ سے وہ بیوی کا کہا مان کر شیطان کے جھانسے میں آگئے ۔ اِس لئے خُداوند تعالیٰ نے عصر کا وقت رکھا تاکہ اِنسان نماز پڑھنے کی

Marfat.com

بدولت کسی سے ہمکلام نہ ہو سکے اور شیطان کا وار نہ چل سکے ۔

(۴) یہ عصر کا وقت تھا جب آدم علیہ السلام نے خدا کے منع کردہ درخت سے وُہ پھل کھا لیا تھا جس کے کھانے سے وہ دونوں برہنہ ہو گئے اور جس کی وجہ سے خدا ناراض ہو گیا۔ اِس لئے باری تعالیٰ نے اس وقت کھانے پینے سے منع فرمادیا ۔ اور اِس وقت نماز عصر پڑھنے کو کہا گیا تا کہ اِنسان کچھ کھا پی نہ سکے ۔

عشاء کی نماز کی اہمیت ۹

ساتواں باب

(مصلحت کی بابت)

۱۔ زندگی عطا کرنے کی مصلحت

سوچنے کا مقام ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ نے بندے کو زندگی کیوں عطا کی ۔ اِس کے متعلق ایک شاعر کا قول ہے ۔ ؎

زِندگی آمد برائے بندگی زِندگی بے بندگی شرمندگی ۔

یعنی ایسا نہ ہو کہ دُنیا میں نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے روزِ محشر ہمیں شرمندگی اُٹھانی پڑے ۔ ہم تو اِس دُنیا میں یہ کہیں کہ ہمیں نماز پڑھنے کے لئے فرصت نہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ روزِ محشر جب ہم رسُول اللہ کو اپنی شفاعت کے لئے کہیں تو وُہ یہ کہہ دیں کہ آج مجھے بھی تمہاری بات سُننے کے لئے فرصت نہیں ۔ اَے بندے دُنیا کے ہر کام کاج کے لئے تجھے وقت مل جاتا ہے ۔ لیکن جب نماز پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے تو اُس کے لئے تجھے وقت نہیں مِلتا ۔

۲ - زِندگی عطا کرنے کی مصلحت کی بابت

ایک شاعر نے یوں قلمبند کیا ہے ؎

اپنے لئے تو سب ہی جیتے ہیں اِس جہاں میں
ہے زِندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

Marfat.com

۳- طہارت کی مصلحت

طہارت دو قسم کی ہوتی ہے:- (۱) ظاہری (۲) باطنی

ظاہری طہارت سے مراد جسمانی پاکی مراد ہے اور باطنی طہارت سے مراد دل کی پاکی مراد ہے یعنی رُوحانی بیماریوں (حسد، بغض، تکبّر، ریا رعونیت) اور دُنیاوی خواہشات سے نجات۔ جس طرح ظاہری پاکی یعنی جسم کی پاکی کے بعد اِسے پاک کپڑوں سے زینت دی جاتی ہے اسی طرح رُوح کی باطنی پاکی کرنے کے بعد تواضع، قناعت، توبہ، شُکر، خوف، رجا محبّت، اُمید اور توکّل وغیرہ سے آراستہ کیا جاتا ہے۔

۱- ظاہری طہارت اِس لئے کی جاتی ہے کہ جو اعضاء نظر آتے ہیں مثلاً ہاتھ پاؤں اور چہرہ تاکہ اِن پر جو گرد وغبار یا کسی اور قسم کی غلاظت اور پلیدی لگی ہو، صاف ہو جائیں۔

۲- باطنی طہارت یعنی دِل کی پاکیزگی اِس لئے کی جاتی ہے تاکہ اس میں خدا کی محبّت سما سکے

۴- طہارت کی بابت قرآن پاک کا ارشاد

طہارت کی بابت (دیکھئے پرمعہ ۱۲)

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْن

ترجمہ:- تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاک لوگوں کو۔

دل کی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے

۱- بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنا ۲- محاسبۂ نفس کرنا کہ آج کتنے اچھے کام کئے کتنے بُرے
۳- اِلتفاظِ بالغیر- یعنی دوسروں سے اپنی بابت رائے لینا۔ اور اپنی اصلاح کرنا۔ ۴- مُوافات یعنی اپنے دوست سے کہنا کہ جو مجھ میں خرابیاں ہیں بتائے اور خود اس کی خرابیوں کی بابت اُسے آگاہ کرے تاکہ وہ اپنی اصلاح کر سکے۔

Marfat.com

۵۔ طہارت کی بابت حدیثِ پاک

۱۔ اَلطُّہُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ

ترجمہ:۔ پاکی نصف ایمان ہے ۔

۲۔ مُبْنَیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَۃِ

ترجمہ:۔ دین کی بنیاد پاکی پر ہے۔

۱ - وضو کرنے کی مصلحت :

I تاکہ دربارِ خداوندی میں حاضر ہونے کے لئے اِجازت نامہ مل جائے ۔

II تاکہ اِنسان گناہوں سے پاک ہو جائے اور دُنیا کی محبت اُس کے جسم کے ہر اعضاء سے نِکل جائے ۔اِس لیئے کہ :

۱. ہاتھ دھونے سے ہاتھوں سے کئے ہوئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۔

۲. مُنہ میں پانی ڈال کر کُلی کرنے سے مُنہ کے یعنی زبان سے سرزد گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳. چہرہ دھونے سے چہرے کے یعنی آنکھوں سے سرزد گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۴. کانوں میں پانی سے تر کر کے اُنگلی ڈالنے سے کانوں کے گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔

۵. پاؤں دھونے سے پاؤں سے سرزد گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں ۔

۶ - وُضُو کی بدولت مسلمان (مومن لوگ) روزِ محشر پہچانے جائیں گے۔کیونکہ

Marfat.com

جہاں جہاں وضو کا پانی انسان کے جسم کو لگتا ہے وُہ حصّے نور کی وجہ سے چمک
ہوں گے۔

۷۔ ہمارا سے کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے انسان کا وضو کرنا خدا کو بہت پسند

۷۔ وضو کرنے کی مصلحت

۱۔ وضو کرنے سے نامۂ اعمال پر لکھے ہو
گناہ ایسے مٹ جاتے ہیں جیسے صابن کے ذریعے گندے کپڑوں سے میل د
ہو جاتا ہے۔ وضو دربارِ خداوندی میں حاضر ہونے کے لئے اِجازت نا
یعنی PERMIT کی حیثیت رکھتا ہے۔

۸۔ وضو کرتے وقت چہرہ دھونے کی مصلحت

ہمارا مشاہدہ ہے کہ اگر کوئی بے ہوش ہو جائے تو اُسے ہوش میں لانے کے
لئے اُسکے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے جاتے ہیں انسان چونکہ خوابِ غفلت
میں تھا یعنی خدا کی یاد سے غافل تھا اِس لئے اُسے بھی ہوش میں لانے
کے لئے اُس کے منہ پر رحمت کا پانی ڈالا جاتا ہے۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ ایک بچے کا چہرہ خاک آلود ہے تو ماں اُسے پیار
نہیں کرتی اُسے کہتی ہے چہرہ دھو کر آ۔ جس کے بعد اُسے پیار کرتی ہے
بلائیں لیتی ہے اِسی طرح اگر ہم دِن میں پانچ وقت اپنا چہرہ دھوئیں گے
(وضو کر کے)، تو کیا باری تعالیٰ ہمیں پیار نہ کریں گے۔

Marfat.com

تحیۃ الوضو پڑھنے کی مصلحت:

چونکہ وضو نماز کا پرمٹ (اجازت نامہ) ہے جو دربارِ خداوندی میں حاضر ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اِس لئے یہ پرمٹ مِل جانے کی خوشی میں وُہ دربارِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے کہ اللہ تیرا شکر ہے کہ تُونے مجھے اپنے پاک دربار میں حاضری کا پروانہ بخشا۔ ایسا کرنے سے خُدا کا شکر بجا لانا مقصود ہوتا ہے۔ ہمارا دُنیاوی مُشاہدہ بھی ہے کہ جب بھی اُسے کسی چیز کا پرمٹ ملتا ہے۔ تو اُس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں ہوتا۔

اذان کی مصلحت

جس طرح فوجیوں کو پریڈ گراؤنڈ میں جمع ہونے کے لئے یعنی اِکٹھا کرنے کے لئے بگل بجایا جاتا ہے اسی طرح نمازیوں کو یعنی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے اکٹھا کرنے کے لئے اذان دی جاتی ہے۔

اللہ اکبر چار دفعہ کہنے سے مُراد ہے کہ اے اِنسان تُو تکبّر نہ کر اور اپنی بڑائی بیان کرنے سے باز آ جا اس لئے کہ سب سے بڑا تو مَیں ہوں۔ بار بار یعنی ۴ دفعہ کہنے کی مصلحت یہی ہوتی ہے کہ اِنسان کے دل و دماغ میں یہ رچ جائے کہ اللہ کی ذات ہی سب سے بڑی ہے کتنی زبردست ہے یہ پکار جس سے انسان کا تکبّر ٹوٹ جاتا ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یہ کہنے سے بندہ گواہی دیتا ہے کہ اُسی کی ذات ہی عبادت کے لائق

Marfat.com

ہے اسی کی بندگی کرنی ہے اُس کے آگے دنیا کی ہر چیز ہیچ ہے۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

یہ کہنے سے بندہ گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے یعنی باری تعالیٰ کے بندے ہیں اور خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں اس لئے ہم نے انہی کی پیروی کرنی ہے۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ: نماز کی طرف آؤ۔

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح: (نماز پڑھنے میں ہی) تمہاری بہتری ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَر: ایک بار پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ اللہ ہی سب سے بڑا ہے تکبر کرنا چھوڑ دو۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه آخر میں ایک بار پھر ذہن نشین کرایا جاتا ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں صرف اُسی اور اُسی کی ہی عبادت کرنی ہے اسی کے آگے ہی سر جھکانا ہے یعنی جو کچھ بھی مانگنا ہے اُسی کی ذات سے مانگنا ہے۔

۱۱ــ نماز کی مصلحت

نماز کے ذریعے اِنسان اپنے مالکِ حقیقی کی اُس منشاء کو پورا کرتا ہے جس کے تحت اُسے تمام مخلوق پر برتری اور فوقیت دی گئی۔

Marfat.com

۱۲- نماز پڑھنے کی مصلحت

عدالتِ عالیہ یعنی دربارِ خداوندی میں حاضری دینے کا نام نماز ہے یعنی نماز کے ذریعے اِنسان کا دربارِ خُداوندی میں حاضر ہوکر اپنی حاجات کا بیان کرنا اورگناہوں کی بخشش طلب کرنا ہے۔

۱۳- بار بار نماز پڑھنے کی مصلحت

(۱) سب سے بڑی اور اہم مصلحت یہ ہے کہ اِنسان کے ساتھ ہر وقت شیطان لگا ہوتا ہے جس کی ہر آن ہر لمحہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ اِنسان کے ایمان کو متزلزل کرے۔ اگر ایک نماز کے بعد اُس کے دِل میں شیطان کی وجہ سے ایمان

کے متزلزل ہونے میں کچھ خدشات پیدا ہو بھی جائیں تو دُوسری نماز پڑھ لینے کی وجہ سے یہ خدشات دُور ہو جائیں اور اُس کا ایمان قائم اور برقرار رہے

۲۔ اِنسان نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے دوران جو عہد و پیمان خدا کے ساتھ کرتا ہے بار بار نماز پڑھنے سے اِنسان کا یہ اظہار کرنا مقصود ہوتا ہے کہ وُہ اُن کو بھولا نہیں اِن عہد و پیمان کے بار بار دُہرانے کا یہ بھی مقصد ہوتا ہے کہ وُہ عہدو پیمان اُس کے دِل پر ایسے نقش ہو جائیں جن کی وجہ سے اُن کا ایمان پختہ ہو جائے تاکہ شیطان اُسے ڈگمگا نہ سکے۔ شیطان تو ڈگمگانا چاہتا ہے مگر خُدا کی توفیق کی وجہ سے شیطان اُس پر غالب نہیں آسکتا۔

یہاں میرے اپنے کہے گئے اشعار :-

Marfat.com

اِدھر شیطان کہتا ہے

ابھی تو رات باقی ہے ذرا سو جا ذرا سو جا

اُدھر اللہ کہتا ہے

سحر اب ہونے والی ہے تہجّد کے لئے اُٹھ جا

یہی وہ کشمکش ہے جو ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔

مگر اللہ کی اِس میں ہمیشہ جیت ہوتی ہے

یعنی اِنسان کو شیطان ڈگمگا نہیں سکتا۔

۳۔ خُدا کے حضور بار بار حاضری دینے سے اعمال کی درُستگی ہوتی رہتی ہے جو تزکیۂ نفس کا سبب بنتی ہے۔

۴۔ نماز پڑھنے کے بعد اِنسان سے جو بھی گُناہ سرزد ہو جاتے ہیں دُوسری نماز پڑھنے سے باری تعالیٰ اِنہیں مُعاف فرما دیتے ہیں باری تعالیٰ کب گوارا کر سکتے ہیں کہ وُہ بندہ جسے اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے گُناہوں میں ڈُوبا رہے۔ اِسلئے اُسے بار بار یعنی پانچ بار نماز پڑھنے کو کہا تاکہ وہ گُناہوں سے پاک رہے۔

۵۔ بار بار نماز پڑھنے سے بندے کی اِصلاح کرنا مقصُود ہوتی ہے۔ چونکہ بندہ خطا کا پُتلا جو ٹھہرا۔ اُس سے گُناہ سرزد ہو ہی جاتا ہے لیکن نماز پڑھنے کی بدولت وُہ گُناہ بخش دیا جاتا ہے اِنسان اِس طرح بار بار شیطان کے نرغے میں آتا ہی رہتا ہے اور گُناہ کر بیٹھتا ہے یعنی اِدھر اِنسان گُناہ کرتے کرتے شرمسار نہیں ہوتا اور اُدھر خُدا کی ذات بھی اِنسان کے گُناہ مُعاف کرتے کرتے نہیں تھکتی اِس کی ترجمانی ایک شاعر نے یوں کی ہے ؎

Marfat.com

عفو و خطا میں ضد ہو گئی
نہ بندہ ہی ہارا نہ اللہ ہی ہارا

حالانکہ انسان نماز میں سورۃ فاتحہ کے ذریعے بار بار اِس چیز کا عہد و پیمان کرتا ہی رہتا ہے کہ آئندہ گناہ نہ کروں گا اور اِس کے لئے دعا بھی مانگتا رہتا ہے اور نماز کے بعد توبہ استغفار بھی کرتا ہے۔

بار بار نماز پڑھنے سے اپنے عہد و پیمان کی یاد دہانی کرانا مقصود ہوتی ہے تاکہ گناہ و معصیت کی وجہ سے احساس بندگی کا جو نقش اُس کے شیشۂ دل پر دھندلا گیا ہے نماز کی بدولت (گناہوں کے معاف ہو جانے سے) صاف ہو جائے۔

اس مضمون کو سعدی شیرازیؒ یوں بیان فرماتے ہیں :۔ ؎

تازہ خواہی داشتن گر زخمہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

۶۔ بار بار نماز پڑھنے کی بدولت انسان فرض شناس یعنی (DUTIFUL) ہو جاتا ہے اس لئے کہ جب بھی نماز کا وقت ہوتا ہے وہ سب کام چھوڑ چھاڑ کر نماز کی فرض کی ادائیگی کے لئے مسجد جانے کی تیاری شروع کر دیتا ہے اور کبھی بھی کوتاہی نہیں کرتا۔ اِس طرح ایک کامیاب زندگی گزارنے کے لئے فرض شناس بن جاتا ہے۔

بار بار نمازوں کے پڑھنے کی مصلحت یہ ہے کہ انسان تھوڑی دیر بعد خدا کے دربار میں حاضری دیتا رہے تاکہ اُس کا تعلق خدا سے منسلک رہے۔ وہ اسے یاد دہانی کراتا ہے کہ اُس کا دِل دُنیا کے کاموں میں پھنسا ہوا نہیں ہے اور شیطان

Marfat.com

کی چالوں سے محفوظ ہے کیونکہ شیطان اُس کی زندگی کے سکون کو ملیامیٹ کرسکتا ہے کسی وقت بھی۔

۱۴۔ صف بندی کی مصلحت

نماز شروع ہونے سے پہلے صف بندی کی جاتی ہے پہلے یعنی سب سے اوّل صَف جو امام کے پیچھے ہوتی ہے پوری کی جاتی ہے پھر اس کے پیچھے والی صَف علیٰ ھٰذالقیاس تاکہ بعد میں اگر کوئی غریب آتا ہے یا امیر پچھلی صفوں میں کھڑا ہو جائے۔ یہ نہیں ہوگا کہ اگلی صف میں کوئی غریب کھڑا ہو تو اس کی جگہ کوئی آنے والا امیر آکر کھڑا ہو جائے۔ ایسا کرنے سے غریبوں کی پستی کا احساس دور کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں ڈاکٹر اقبال کا ایک شعر ہے

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

یہ بتلانے کے لئے کہ خدا کی نگاہ میں غریب امیر سب برابر ہیں۔ اس سے طبقاتی امتیاز مٹ جاتا ہے۔

Marfat.com

۱۵- امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی مصلحت

جس طرح کچہری یعنی عدالت میں درخواست وکیل کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ مدعا بیان کرنے کی زیادہ اہلیت رکھتا ہے۔ اسی طرح خدا کے حضور اپنا مدعا بیان کرنے کے لئے بہتر ہے نماز امام کے پیچھے پڑھی جائے کیونکہ وہ عالم ہے اور دین کی بابت زیادہ علم رکھتا ہے

۱۶- نماز پڑھنے کے لئے امام کے قریب کھڑا ہونیکی مصلحت

ہمارا مشاہدہ ہے کہ جب ہم کسی مجلس میں جاتے ہیں تو ہم صدر کے قریب ترین جگہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم اس کی بات کو پورے طور پر سن سکیں۔ سمجھ سکیں اور اپنا مدعا پورے طور پر اسے سمجھا سکیں ہر نماز میں امام کے نزدیک جگہ حاصل کرنے کی مشق اس لئے کرتے ہیں تاکہ روزِ محشر ہمیں رسول اللہ ؐ کے نزدیک ہونے کا شرف حاصل ہو جائے۔

۱۷- نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنیکی مصلحت

جس طرح آسمان پر فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیم بجالانے وقت آزمایا تھا کہ کون اصلی تابعدار ہے اسی طرح زمین پر بندوں کا بھی امتحان ہے کہ

Marfat.com

کون اُس کی تابعداری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری عبادت کا بالکل محتاج نہیں وُہ صرف جاننا چاہتا ہے کہ کون اُس کے حکموں کی تابعداری کرتا ہے کعبہ کیطرف مُنہ کر کے نماز پڑھنا خُدا کے حکم کی اطاعت کا امتحان مقصود ہے۔

۱۸- **نیت کرنا**:- نیت سے مراد ربّ العزت کے دربار میں نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ قبلہ رُو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا مقصد یا ارادہ کرنے کے ہیں۔ نیت کا محل وقوع دل ہوتا ہے زبان سے صرف اقرار کیا جاتا ہے یعنی اتنے فرضوں کی نیت کا مطلب ہے دل سے تصدیق شدہ بات کا زبان سے اقرار کرنا۔

نیت کرتے وقت بندے کے دل میں یہ خیال ضرور ہونا چاہیئے کہ وہ باری تعالیٰ کے دربار میں ایک عاجز اور بے بس کی حیثیت سے اپنی درخواست پیش کرنے کے لئے کھڑا ہے اُللہ تعالیٰ کی ذات اُس کی نیت سے پوری طرح واقف ہے اس لئے کہ وہ دلوں کے بھیدوں سے بخوبی واقف ہے۔ اس لئے وُہ اس کی ذات کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ یعنی اس کے دل میں کچھ ہو اور زبان پر کچھ اور ہو۔ ایسا نہیں کر سکتا۔

چونکہ دل نیت کا مقام ہوتا ہے اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے پہلے نیت درست کرلو۔ عمل خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ اعمال چونکہ اعضاء سے سرزد ہوتے ہیں۔ اور تن (یعنی بدن کے اعضاء) دل کا تابع ہوتا ہے اس لئے پوری توجہ دل کی طرف دینی چاہیئے۔ اس کے متعلق ایک حدیث بھی ہے۔ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی جیسی نیت ہو گی ویسے ہی اعمال

Marfat.com

ہوں گے۔

خُدا سے کہے کہ میں اپنے گناہوں پر شرمسار ہوں مجھے توفیق دے کہ میں تیری بندگی کا حق ادا کر سکوں اور میرے قول و فعل میں یگانگت پیدا ہو جائے۔

ہمارا مشاہدہ بھی ہے کہ جب بھی کوئی کام کرنا ہوتا ہے پہلے اُس کا اِرادہ کرتے ہیں۔ لسانی (یعنی زبان سے) مظاہرہ۔ اِنسان اِن اُلفاظ سے کرتا ہے یعنی یہ دُعا مانگتا ہے۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ حَنِیْفًا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

اِس دعا کے ذریعے اِنسان کا خُدا سے یہ عہد کرنا ہے کہ اُس نے اپنا رُخ یعنی اپنی پُوری توجہ دُنیا سے ہٹا کر خُدا کی طرف کر دی ہے اور ایسا کرنے سے اُسے یکسوئی حاصل ہو گئی ہے۔

۱۹- تکبیر کی مصلحت

تکبیر کا مطلب ہے کہ اُسی کی ذات سب سے بڑی ہے ہم نے جو بھی مانگنا ہے اُسی کی ذات سے مانگنا ہے۔ وُہی حاجت رَوا ہے اور صرف اُسی کی ذات گناہوں کی مُعافی دے سکتی ہے اور اُس کی ذات سب سے اُونچی ہے۔

Marfat.com

۲۰۔ تکبیر کی مصلحت

بندے کو اپنی نماز تکبیر سے شروع کرنے سے خدا کی بڑائی بیان کرنا اور دوسری طرف اپنی عاجزی اور بے چارگی بتانا مقصود ہوتا ہے۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ جب بھی اپنی عرض پیش کرنے کے لئے ایک انسان کسی بڑے آدمی کے پاس جاتا ہے تو اسے مخاطب اونچے القاب کے ساتھ پکارتا ہے تاکہ اپنے تعریفی الفاظ سن کر اس کے دل میں رحم آ جائے اور وہ اس کی درخواست منظور کرے۔

۲۱۔ تکبیر کہنے کا مقصد

اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک لے جانے کا مقصد یہ اعلان کرنا ہے کہ :۔

(۱) میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا ہے اس لئے کہ تو میرا آقا ہے۔ اور میں تیرا ادنیٰ غلام۔ اہل عرب کا ان دنوں دستور تھا کہ جب ان کو کسی چیز سے بیزاری دکھانا مقصود ہوتی تھی تو وہ کانوں کی طرف ہاتھ لے جاتے۔

(۲) دوسرے یہ کہ دنیا کی جن چیزوں سے میرا تعلق تھا ان سے میں دستبردار ہو چکا ہوں یعنی دنیا کے بکھیڑوں سے ہاتھ اٹھا لئے ہیں اس لئے اب میری تمام تر توجہ ربِّ لم یزل کی طرف ہے دوسرے الفاظ میں اسے اب دنیا کی کسی چیز سے محبت نہیں رہی وہ تو اب خوفِ خدا کی محبت کا طلب گار ہے۔

(۳) ہاتھوں کی پشت پیچھے کی جانب کرنے سے یہ مراد ہے کہ اب اس نے

Marfat.com

دُنیا کی ہر چیز کو پسِ پُشت ڈال دیا ہے اور اب اُن سے اِس کا کوئی سروکار نہیں۔
(۴) اب بندے اور خدا کے درمیان جو پردہ تھا اُٹھ گیا ہے اور وہ رب جلیل کے آمنے سامنے ہے اور اُس سے ہمکلام ہونے لگا ہے۔
(۵) اللہ اکبر کہنے سے مُراد اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی اور اُس کی اونچی شان کا بیان کرنا مقصود ہوتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے :۔
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل ۱۱۱
ترجمہ :۔ اور اُس کی بڑائی بیان کرتے ہوئے تکبیر کہو۔

۲۴۔ کانوں کی لو تک ہاتھ لے جانے کی مصلحت

اہلِ عرب میں دستور تھا کہ جب بھی کسی چیز سے بیزاری ہوتی مقصود تو وہ کان کی لو تک ہاتھ لے جاتے۔ دُوسرے جب بھی وہ کسی اور کو خدا کا شریک نہ کرنا چاہتے یعنی خدا کے ساتھ شریک کرنے کی بیزاری مقصود ہوتی تو وہ اپنے ہاتھ کانوں تک لے جاتے۔

ہمارا مشاہدہ بھی ہے کہ جب انسان دریا میں ڈوبنے لگتا ہے تو اپنے ہاتھ اُوپر اُٹھاتا ہے اس سے مقصود ہوتا ہے کہ مجھے بچا لو یہی چیز نماز کے شروع کرنے سے یعنی ہاتھ کانوں تک لے جانے کی ہے کہ اے خدا میں گنہگار ہوں میرے گناہ معاف کر دے یہ دُنیا گناہوں کا سمندر ہے میرا ہاتھ پکڑ لے اور مجھے اِس میں ڈوبنے سے بچا لے۔

Marfat.com

۲۳- قیام کی مصلحت

نماز کے قیام کے دوران نمازی کی حیثیت ایک مجرم کی سی ہوتی ہے قیام سے مراد باری تعالیٰ کی تعظیم بجالانا ہے دُنیا کا بھی دستور ہے۔ کہ جب کوئی بڑی شخصیت تشریف لاتی ہے تو بندے با ادب اُس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی مصلحت

اللہ اکبر کہنے کے بعد دَست بستہ (یعنی دونوں ہاتھوں کو ناف سے نیچے باندھنا) ہو کر اپنی درماندگی کا اظہار کرنا مطلوب ہوتا ہے ایک ہاتھ کے دوسرے ہاتھ پر باندھنے کا مطلب ہے کہ گناہوں کے سبب وہ ایک مجرم کی حیثیت سے خدائے لم یزل کے سامنے شرمسار کھڑا ہے اور جانتا ہے کہ اُسے گناہوں کی سزا ضرور مل کر رہے گی قیام نہایت ہی غلامانہ نیاز مندی کا اظہار کرتا ہے۔

اِس لئے کہ جب بھی کسی کو سزا دینی مقصود ہوتی ہے اُسے کھڑا رہنے کو ہی کہا جاتا جیسے سکول کے بچوں کو ماسٹر سزا دیتا ہے۔

۲۴- نماز میں نظریں نیچی رکھنے کی مصلحت:

یہ کہ شاید میری یہ عاجزانہ صورت دیکھ کر اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن کو رحم آ جائے اور میرے گناہ بخش دے۔

جب کوئی کسی بڑے شخص کے پاس کوئی اِلتجا لے کر جاتا ہے تو سب سے پہلے اُس کی تعریف میں کچھ تعریفی کلمات کہتا ہے تاکہ سُننے والا اپنی تعریف سُن کر اُس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو کر اُس کی اِلتجا کو سُنے۔

Marfat.com

۲۵۔ تعوذ کی مصلحت

ثناء کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا جاتا ہے یہ کہنے سے نمازی خدا کے محفوظ قلعے میں آجاتا ہے یہ اِس لئے پڑھا جاتا ہے کیونکہ بندہ جانتا ہے کہ جب بھی وہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اُسے ورغلانے کی کوشش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ بندہ نیک کام نہ کرسکے اِس لئے بندہ نیک کام (نماز پڑھنا) کرنے سے پہلے تعوذ پڑھتا ہے تاکہ شیطان کے نرغے میں نہ آسکے۔ اور شیطان کی چالوں سے بچ جائے۔ خدا کی امان میں وہی شخص آسکتا ہے۔ جو خدا کے سوا کسی اور کو معبود نہ بنائے۔

۲۶ - تسمیہ کی مصلحت

یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہنا
ہر نیک کام کی اِبتداء تسمیہ سے کی جاتی ہے ایسا کرنا باعثِ برکت ہوتا ہے۔

۲۷۔ سورۃ فاتحہ

اِس کی سات آیات مع تعوذ کے بہشت کے آٹھ دروازوں کے آٹھ کنجیوں کی طرح ہیں جس کا مطلب ہے کہ اِس کی تلاوت سے (یعنی ۸ کنجیوں کی مدد سے) جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور نمازی جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہوسکے گا۔

سورۃ فاتحہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ پہلے حصے میں سب سے پہلے اُس ذاتِ پاک کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

جس نے اُس کے تعریفی اَلفاظ غور سے سُنے۔ اس کے ساتھ اُس کا دونوں جہانوں کے مالک اور سزا جزاء کے دن کے مالک ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

۲۔ دُوسرے حصے میں نمازی اُس کے ساتھ اپنی وفاداری کا اِقرار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وُہ اُس کے سوا کِسی اور کو پروردگار نہیں سمجھتا۔

۳۔ تیسرے حصّے میں نمازی اپنے لئے دُعا مانگتا ہے کہ اُسے اُن نیک لوگوں کے راستے پر چلنے کی توفیق ملے جو اُسکی نعمتوں سے مالا مال ہوئے اور اُن لوگوں کے راستے پر چلنے سے بچائے جن پر اُس کا غضب نازل ہوا۔

جب ثناء کے بعد نمازی کو یقین ہوگیا کہ خُدا اپنی تعریف سُن کر خُوش ہو گیا ہے اِس لئے اُس نے اب خُدا سے مانگنا شروع کر دیا۔

۲۸ سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مصلحت

سُورۃ فاتحہ کے سارے اَلفاظ دُعائیہ ہیں اور یہ ایک جامع دُعا ہے دُعا کا مطلب ہوتا ہے مانگنا۔

۲۹ سُورۃِ فاتحہ پڑھنے کا مقصد

جب بندہ کِسی کے دربار میں حاضری دیتا ہے تو سب سے پہلے اُس کی حمد کی جاتی ہے تاکہ وُہ اپنی تعریف سُن کر خوش ہو جائے اور اپنی تمام تر توجہ اُس کی طرف کر دے کہ بندہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

۳۰۔ سورہ فاتحہ پڑھنے کی مصلحت

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Marfat.com

کہنے سے گویا اُس نے خدا کی ذات کو پہچان لیا

۲۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

کہنے سے اُسے آخرت کی بابت پتہ چلا جس دِن ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا۔

اِس سے بندے کے دل میں آخرت کا خوف دِلانا مقصود تھا یعنی جو بدعمل کرے گا اُسے سزا ملے گی۔ دُوسرے الفاظ میں بندے کو یہ سمجھانا مقصود تھا کہ مرنے کے بعد ایک دِن (روزِ محشر) ایسا بھی آنے والا ہے جب تو خدا کے سامنے پیش ہوگا اور تجھے دنیا میں کیے ہوئے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ سورۃ فاتحہ میں دونوں قسم کے لوگوں کا ذکر کردیا گیا ہے

۳۔ وَاِيَّاكَ نَعْبُدُ

کہنے سے اُسے شریعت کے رستے کی بابت پتہ چلا۔

۴۔ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

کہنے سے اُسے طریقت کا رستہ معلوم ہُوا۔

۵۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

کہنے سے اُس کی عقل نے حقیقت کی سیر کی یعنی اِنسان نے اپنی حقیقت سمجھی کہ اُس کی حیثیت کیا ہے۔

Marfat.com

بندہ اپنی مکمل تابعداری اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے اور اپنے لئے ہدایت مانگتا ہے یعنی اے اللہ مجھے توفیق دے تاکہ میں تیرے سیدھے رستے پر چلنے سے ڈگمگا نہ جاؤں اور جو میری منزلِ مقصود ہے اس پر سلامتی سے پہنچ جاؤں

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ

ان لوگوں کے راستے پر چلانا جن پر تیری نعمتیں نازل ہوئیں اور ان لوگوں کے نقشِ قدم پر چلنے سے بچا جن پر تیرا غضب نازل ہوا

جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں جائیں گے۔

۴ - آمین کہنے کی مصلحت

آمین کہنے سے یہ مراد ہے کہ دورانِ قیام میں نے جو بھی پڑھا اسے قبول اور منظور فرما۔

قرآن پاک کی کوئی سی آیت تلاوت کرنے کی مصلحت

۵ - قرءت (قرآن پاک کی تلاوت کرنا) کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ نمازی جس آیت کی تلاوت کر رہا ہے اس کی تعلیمات پر پورا پورا عمل کرے گا اس لئے

Marfat.com

قرآن پاک نے قرائت کرنے کے ردِ عمل سے بھی بندے کو آگاہ کر دیا۔

وَ یَزِیْدُ ھُمْ خُشُوْعًا

پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۰۹۔

ترجمہ:۔ (اور یہ تلاوت کرنا اُن کے دل کا جھکاؤ بڑھاتا ہے) اللہ کی جانب یعنی تلاوت کرنے سے انسان علم حاصل کر کے اِس پر عمل پیرا ہوگا اور ایسا کرنے سے نیکی کے راستے پر گامزن ہو جائے گا۔

۳۲۔ رکوع کرنے کی مصلحت

(۱) جب قیام کی حالت میں بندہ نے یعنی نمازی نے جو بھی پڑھا تو خدا نے کہا کہ میں نے قبول کیا اِس لئے نمازی یہ سُن کر فرطِ مُسرت میں خدائے عزّوجل کا شکر بجالانے کے لئے تکبیر کہتے ہوئے یعنی باری تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی بیان کرتے ہوئے دو زانو جھک جاتا ہے (اِسے رکوع کہتے ہیں) یہ بتانے کے لئے کہ اے خدا مجھے ہمت دے اور توفیق عطا فرما تاکہ قیام کے دوران میں نے جو بھی تیرے حضور بیان کیا اُس پر عمل کر سکوں

چونکہ نمازی کو قیام میں مزید کھڑے ہونے کی سکت باقی نہ رہی اِس لئے وہ دو زانو جھک گیا ہے۔

(۲)۔ رکوع کر کے نمازی اپنی عبودیت اور اُس کا غلام ہونے کا عملی طور پر ثبوت دے رہا ہے اِس لئے دو زانو جھکا ہوا ہے۔ اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

Marfat.com

ایک دفعہ نہیں تین بار کہنا ہے تا کہ مالک کو یقین آ جائے کہ اُس کی ذات بہت بڑی ہے اِس لئے اُنھوں نے نمازی کی اِلتجا سُنی ہے۔

(۵) رکوع میں نمازی مالکِ دو جہاں کی عظمت کا اِظہار کرتا ہے۔

۲۴۔ سر پر گٹھڑی اٹھانے کی بابت

رسول اللہ کا فرمان ہے کہ جب نمازی قیام کی حالت میں ہوتا ہے تو وُہ سر پر گناہوں کی گٹھڑی اُٹھائے کھڑا ہوتا ہے۔ دو زانو ہونے سے (یعنی رکوع کرنے کی وجہ سے) گناہوں کی گٹھڑی اُس کے سر سے گر جاتی ہے اور اسطرح اُسکے گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔

(۱) چونکہ کھڑا ہونا تکبّر کی نشانی ہے اِس لئے خُدا نے بندے کا غرور توڑنے کی خاطر اُسے دو زانو جُھکنا سکھایا جسے رکوع کہتے ہیں۔

(۲) رکوع کرنا گناہوں سے شرمساری کا اِظہار مقصود ہوتا ہے اِس لئے اُس کی دِلی تمنا ہوتی ہے کہ وُہ گناہوں سے بچے اور خُدا کی خوشنودی حاصل کرے۔ اس لئے اَب اُس کا حُکم بسر و چشم بجا لانے کے لئے جُھکا ہوا ہے۔

(۳) قیام میں قرآن پاک کی آیت تلاوت کرتے سے اُس پر ربّ العزت کی عظمت اور جاہ و جلال کا اِتنا اثر ہوا کہ اُسے مزید کھڑا ہونے کی سکت باقی نہ رہی۔ اس لئے وُہ دو زانو جُھک گیا ہے۔

۱۲۔ قومہ: رکوع کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو قومہ کہتے ہیں رکوع کرنے سے نمازی کو پتہ چلا کہ رکوع کرنے سے باری تعالیٰ کو اُس کی یہ ادا اِتنی پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے اُسے اِس حالت میں نظرِ رحمت سے دیکھا جس کی وجہ سے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے گئے۔ یہ جان کر اُس کی زبان سے

Marfat.com

بے ساختہ نکلا۔

"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ"

یعنی اے خدا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جو کچھ میں نے رکوع پڑھا اسے تو نے قبول کیا جس کے بدلے تو نے میرے سارے گناہ معاف کر دیئے اس لئے اس کی تعریف یوں کرتا ہے۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ورنہ میں اس قابل کہاں تھا کہ میں کہتا "سب تعریف تیرے ہی لئے ہے"

۳۴۔ سجدہ کرنے کی روح

۱۔ یہ کمال عبدیت کی نشانی ہے (یہ بتانا کہ اے اللہ میں تیرا ہی بندہ ہوں)

۲۔ تواضع کی انتہا ہے (یعنی عاجزی کی انتہا ہے اس لئے کہ بندہ اپنے جسم کا قیمتی اور بزرگ حصہ خدا کے حضور زمین پر رکھ دیتا ہے)

۳۔ اپنی خودی کو مٹا کر بے بسی اور لاچاری کا مظاہرہ کرتا ہے۔

۴۔ خدا کی طرف سے اسے اشارہ دیا جاتا ہے کہ تو مٹی سے پیدا کیا گیا اور تو نے ایک دن مٹی میں ہی جا ملنا ہے۔

۵۔ سجدہ نہایت ہی عالی مقام ہے اس لئے اس مقام پر انسان خدا کا دوست بن جاتا ہے۔ اور پھر دوست یعنی باری تعالیٰ) اپنے دوست نمازی کو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

۳۵۔ سجدہ کرنے کی مصلحت

۱۔ قیام کے دوران دی گئی درخواست کی قبولیت کی وجہ سے نمازی کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور وہ پھولے نہیں سماتا اور اسی فرطِ انبساط میں خدا کے حضور دو زانو جھک کر رکوع میں چلا جاتا ہے تاکہ خدا کا شکر ادا کرے لیکن رکوع میں جانے سے اس کے دل کو پوری تسلی نہ ہوئی اور اس نے محسوس کیا کہ شائد جو بندگی کا حق تھا اس سے ادا نہیں ہو سکا اس لئے وہ اپنی عاجزی اور انکساری کا عملی طور پر مظاہرہ کرنے کے لئے سجدہ میں چلا جاتا ہے تاکہ اپنے بدن کا سب سے اشرف اور بزرگ ترین حصہ یعنی پیشانی اس کے حضور زمین پر رکھ دیتا ہے تاکہ مالک کل کو شائد اس کی یہ ادا پسند آجائے اور وہ اس سے راضی ہو کر مہربانیوں کی انتہا کر دے اس لئے وہ سجدہ میں گر کر زبانِ حال سے پکار پکار کر کہتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى یعنی اے پروردگار تو پاک ہے اور بہت ہی اونچی شان والا ہے۔ وہ ایک ناپاک منی کا قطرہ تھا مگر اسے وہ شرف بخشا گیا کہ اسے ایک پاک اور لوِ تمّر انسان کا روپ دھار لیا اور وہ اس کے پاک دربار میں یعنی سجدہ کرنے کے قابل ہو گیا۔ جس کے ذریعے وہ بالکل خدا کے قریب ہو گیا (اس لئے کہ سجدہ کی حالت میں نمازی خدا کے قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ

ترجمہ:۔ سجدہ کر اور خدا کے قریب ہو جا۔

Marfat.com

۳۶۔ پہلے سجدے کی غرض

یہ تھی کہ بندے کو اپنی اصلیت کا پتہ لگ جائے جب وُہ مٹی کے اوپر اپنا سر رکھے کہ وہ اسی مٹی سے بنا ہے تاکہ وُہ غرور نہ کرے بلکہ عاجزی کرے اِس لئے کہ مٹی کی تاثیر عاجزی ہے۔

دوبارہ سجدہ کرنے کی غرض یہ تھی کہ جب وُہ دوبارہ مٹی پر اپنا سر رکھے تو وُہ اپنی اصلیت یاد رکھے۔ کہ وُہ مٹی سے بنا ہے اور ایک نہ ایک دِن اُس نے اِسی مٹی میں مل جانا ہے اِس لئے غرور و تمکنت کو دل میں جگہ نہ دے بلکہ عاجزی کرے۔

جلسہ:۔ پہلا سجدہ بجا لانے کے بعد باری تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی بیان کرتے ہوئے (یعنی تکبیر کہتے ہوئے) بیٹھ جاتا اِسے جلسہ کہتے ہیں جلسہ کی حالت میں وُہ باادب بیٹھ کر اپنے ربّ سے اپنی مغفرت، رحم، ہدایت عافیت اور فراخئی رزق کی دعا اِن الفاظ سے کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَاعْفِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

۳۷۔ دُوسرا سجدہ کرنے کی بابت

اِنسان کی فطرت ہے کہ جب بھی اُسے کوئی نعمت ملی وُہ مغرور ہو گیا۔ یہ بتانے کے لئے کہ نعمت ملنے پر وُہ مغرور نہیں ہُوا وہ دُوسرا سجدہ بجا لاتا ہے یہ بتانے کے لئے بھی کہ اُسے اپنی اَصلیت کا پتہ ہے کہ پہلے وُہ

Marfat.com

منی کا ناپاک قطرہ تھا۔ اِس لئے وُہ مُتکبر نہیں ہُوا۔

محمود غزنوی کے غُلام ایاز کو جب خاص درباری ہونے کا شرف حاصل ہُوا تو وُہ روزانہ دربار آنے سے پہلے اپنے گھر کھُرپے اور جالی کو دیکھ لیا کرتا تھا تاکہ اُسے اپنی پہلی ... یاد رہے کہ وُہ کیا تھا۔

۳۸۔ دُوسرا سجدہ بجالانے کی مصلحت

اِنسان کا شیوہ ہے کہ جب بھی اِسے نعمت ملی وُہ سرکش ہوگیا اِسی چیز کی نفی کرنے کے لئے وُہ ایک بار پھر اُس کے حضور اپنا سر زمین پر رکھ رہا ہے۔

نعمت ملنے کی وجہ سے سرکشی سے باز رہنے کے لئے اُسے عاجزی سکھائی گئی۔ کیونکہ زمین پر سر رکھ دینا (سجدہ کرنا) عاجزی کی اِنتہا ہے۔

۳۹۔ دُوسرا سجدہ بجالانے کی مصلحت

دُوسرا سجدہ بجالانے سے نمازی اپنے باری تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے جس ذاتِ پاک نے اُسے قریب تر لانے کا شرف بخشا

اِنسان کی خاصیت بھی ہے کہ جب کبھی اُسے نعمت ملی وُہ کچھ مغرور سا ہوجاتا ہے

یہ خدا کی کتنی کرم نوازی ہے کہ

مغرور ہونے سے بچنے کے لئے اُسے دُوسرا سجدہ بجالانے کو کہا گیا اور ایسا کرنے سے (یعنی دُوسرا سجدہ کرنے سے) نمازی اِس کا عملی ثبوت فراہم کرتا ہے کہ وُہ خدا کا مقرب بننے پر مغرور نہیں ہوا۔ نعمت (یعنی خدا کا مقرب ہونا) کے ملنے پر خدا کا شکر بجالانے میں کوئی کوتاہی نہ رہ گئی ہو۔ اِس لئے وُہ دُوسرا سجدہ بجالاتا

Marfat.com

۱- قعدہ کی مصلحت

باری تعالیٰ کو نمازی کے دُوسرا سجدہ بجالانے کی اَدا پسند آئی اور اُسے آرام سے دوزانو بیٹھ جانے کا حکم دیا۔ اِسے قعدہ کہتے ہیں۔

قعدہ میں باادب بیٹھ کر پہلے تشہد پڑھا جاتا ہے جس میں نمازی اِس بات کا اِعتراف کرتا ہے کہ اُس کی بدنی مالی اور ساری عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں اور مزید اِس بات کی گواہی دیتا ہے کہ صرف خدا کی ذات ہی عبادت کے قابل ہے اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں اِس لئے وُہ اُن پر درود بھیجتا ہے۔

اِن سب باتوں کے باوجود وُہ اپنے ماں باپ کو بھولا نہیں جنہوں نے اُسے پالا اور پوسا اِس لئے وُہ اُن کے لئے مغفرت کی دُعا مانگتا ہے۔

۴۱- جلسۂ اِستراحت

پہلی اور تیسری رکعت کے دُوسرے سجدے سے اُٹھ کر ذرا سی دیر کے لئے بیٹھنے کو جلسۂ اِستراحت کہتے ہیں یعنی پہلے اور تیسرے سجدہ سے اُٹھتے ہیں۔ فوراً قیام کے لئے کھڑا ہو جائے بلکہ چند ساعت بیٹھ کر آرام کرے اور پھر قیام کے لئے اُٹھے۔

۴۲- جلسۂ استراحت بجالانے کی مصلحت

جب بندہ دُوسرا سجدہ بجالانے کے بعد چند ساعت آرام کرتا ہے تو

Marfat.com

خدا اُسے کہتا ہے کہ اے بندے لوگوں کو بتا کہ تو پہلے ایک ناپاک منی کا قطرہ تھا جسے وہ شرف کمال بخشا گیا کہ وہ اشرف المخلوقات بن گیا۔

۴۲۔ التحیات

التحیات پڑھنے کے وقت جنّت کا ایک پرندہ جنّت کی ندی میں غوطہ مار کر جب باہر نکل کر پھڑ پھڑاتا ہے تو اس کے پروں سے گرنے والے قطروں کی گنتی کے برابر ربّ العزت فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ قیامت تک اُس کے لئے مغفرت مانگتے رہیں۔

۴۳۔ التحیّات میں درود شریف پڑھنے کی مصلحت

قاعدہ ہے کہ جب ہم پر کسی کا احسان ہوتا ہے تو ہم اُس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اُس کے جان و مال میں برکت کے لئے دعائیہ کلمات مُنہ سے نکالتے ہیں۔ رسول اللہؐ کا بھی ہم پر وہ اِحسان ہے کہ ہم اُن کا شکر بجا نہیں لا سکتے۔ اِس لئے کہ اُنہوں نے ہمیں دِین کا علم دِیا۔ اور اِس دُنیا سے سُرخرُو لوٹنے کے لئے ایسی تعلیم دِی جس کی بدولت ہم اُس پر عمل پیرا ہو کر جنّت کے حقدار بن سکتے ہیں۔

التحیات میں ہم اپنے گناہوں اور قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں۔ اِس لئے خدا سے بخشش اور رحم طلب کرتے ہیں۔ اور اپنی اولاد کے لئے بھی نماز پر قائم رہنے کے لئے اِلتجا کرتے ہیں۔

Marfat.com

۱۴۔ سلام پھیرنے یعنی السّلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کی مصلحت

نماز کے اختتام پر نمازی دائیں بائیں منہ کا رخ کرتے ہوئے سلام کرتا ہے اس سے ظاہر کرنا مقصود تھا کہ نماز میں نمازی جلّ جلالہٗ سے ہمکلام تھا۔ دنیا کی رسم بھی ہے کہ جب بھی ایک انسان دوسرے انسان کو ملتا ہے وہ سلام کرتا ہے اسی طرح خدا سے ہمکلام ہونے کے بعد جب نمازی اپنے ہم جنس انسانوں میں آتا ہے تو وہ انہیں سلام کرتا ہے۔

جب نمازی نماز پڑھ رہا تھا تو وہ اپنے نمازی ساتھیوں کے درمیان نہ تھا بلکہ خدائے دو جہاں سے ہمکلام تھا چونکہ اب جبکہ اس نے نماز ختم کی وہ دنیا میں چلا آیا اور قاعدہ ہے کہ ہر کوئی آنے والا اپنے سے پہلے بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتا ہے اس لئے آتے ہی اس نے اپنے دائیں بائیں بیٹھے نمازی بھائیوں کو سلام کیا۔

دوسرے یہ بھی کہ جب ایک انسان ایک محفل (یعنی خدا کی محفل) سے نکلتا ہے تو وہاں کے حاضرین (فرشتوں) پر سلام کہتا ہے۔

Marfat.com

۴۵- رفع سبابہ

التحیات پڑھنے کے دوران دائیں ہاتھ کی شہادت والی اُنگلی (یعنی وُہ اُنگلی جو انگوٹھے کے برابر والی ہوتی ہے) کو اُٹھانا اور باقی اُنگلیوں کو انگوٹھے کے ساتھ ایک حلقہ بنانے کو رفع سبابہ کہتے ہیں۔

۴۵ رفع سبابہ کی مَصلحت

یہ ہوتی ہے کہ نمازی خُدا کی وَحدانیت کا عَملی طور پر ثبوت پیش کرتا ہے۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خُدا کے رسُول ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

۴۷- نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی مصلحت

کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا کسی سے مانگنا ظاہر کرتا ہے یہ انتہا درجے کی عاجزی اور انکساری کی نشانی ہے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے اس کا دل پسیج جاتا ہے اور وہ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے ہمارا مشاہدہ بھی ہے کہ اگر کوئی سوالی کسی امیر کے در پر جاتا ہے تو وہ اسے خالی لوٹانا اپنی ہتک سمجھتا ہے اسی طرح خدا کی ذات جو اَرحَمُ الرَّاحِمِین ہے اُس کی رحمت کب گوارا کر سکتی ہے کہ اُس کے در پر ہاتھ پھیلا ہُوا سوالی بن کر کچھ لئے بغیر خالی ہاتھ واپس چلا جائے۔ ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا التحیات میں درُود شریف زُبان سے پڑھنے کا رفع سبابہ کرنے کی طرح عملی مظاہرہ ہے۔

Marfat.com

بقایا صفحہ ۹۴

عشاء کے وقت کی اہمیت

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام چار فکروں میں مبتلا تھے۔

۱۔ دریائے نیل سے سلامتی کے ساتھ پار نکلنے کے لئے

۲۔ قوم کے ر جو ساتھی اس وقت ساتھ تھے کے دریائے نیل سے سلامتی کے ساتھ پار نکلنے کے لئے۔

۳۔ فرعون سے نجات پانا

۴۔ فرعون کے لشکر کی فکر۔

۲۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کا شرف عشاء کے وقت ہوا تھا۔

چار فکروں سے نجات دلانے پر خدا شکر بجالانے کے لئے خدا نے عشاء کے چار فرض ادا کرنے کو کہا۔

Marfat.com

۴۷۔ نماز کے اوقات کی مصلحت

نوٹ: نماز اُن وقتوں میں فرض قرار دی گئی جو کہ انسان کے لئے مُشکل ہیں:۔

۱۔ نمازِ فجر۔ صبح کے وقت انسان نیند سے بیدار نہیں ہونا چاہتا اِس لئے فجر کی نماز عائد کی گئی۔

۲۔ نمازِ ظہر:۔ دو پہر کا وقت سُستی کا ہوتا ہے اِس لئے نمازِ ظُہر عائد کی گئی۔

۳۔ نمازِ عصر:۔ یہ وقت سیر و تفریح کا ہوتا ہے اِس لئے انسان کو اِن سے نکال کر عصر کی نماز پڑھنے کے لئے کہا گیا۔

۴۔ نمازِ مغرب:۔ دِن بھر کام کاج کرنے کے بعد انسان تھک جاتا ہے اور گھر آکر آرام کرنا چاہتا ہے لیکن اِس وقت بھی انسان کو نمازِ مغرب ادا کرنے کو کہا گیا۔

۵۔ نمازِ عشاء:۔ رات چھا جانے پر ہر قسم کی آفات، جنات اور بھُوت پریت اور دیگر ضرر رساں جانوروں کے نکلنے کا وقت ہوتا ہے اِن سے بچنے کے لئے یعنی محفوظ رہنے کے لئے عشاء کی نماز عائد کی گئی۔

۴۸۔ فرض نمازوں اور نفلی نمازوں کے پڑھنے کی مصلحت

فرض نمازوں کے ساتھ نفل نمازوں کے پڑھنے کی یہ مصلحت ہے کہ انسان تھوڑی دیر کے بعد خدا کے دربار میں حاضری دیتا ہے تاکہ اس کا تعلق خدا کے ساتھ منسلک رہے اور ایسا کرنے سے باری تعالیٰ کو یاد دہانی کرانا مقصود ہوتا ہے کہ اسکا دل دنیا کے دھندوں میں پھنسا ہوا نہیں ہے نماز پڑھ کے وہ خدا کا شکر ادا کر رہا ہے کہ خدا اسے شیطان کے پھندے سے بچایا ہوا ہے اس لئے کہ وہ کسی وقت بھی اسے ورغلا سکتا ہے۔

Marfat.com

نماز کے ارکان نماز میں شامل کئے جانے کی مصلحت

جب حضورِ پاک (محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے معراج کو ساتوں آسمانوں کی سیر کی تو دیکھا۔

۱۔ ایک آسمان پر فرشتے تکبیر میں مشغول تھے۔

۲۔ دوسرے آسمان پر فرشتے تحلیل (ثناء) میں مشغول تھے۔

۳۔ تیسرے آسمان پر فرشتے قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول تھے۔

۴۔ چوتھے آسمان پر فرشتے رکوع میں تھے۔

۵۔ پانچویں آسمان پر فرشتے سجود میں تھے۔

۶۔ چھٹے آسمان پر فرشتے تشہد میں تھے۔

۷۔ ساتویں آسمان پر فرشتے ذکر اذکار میں مشغول تھے۔

رسول اللہ کے دل میں آیا کیا ہی اچھا ہو کہ اُن کی اُمت کو ان سارے فرشتوں کی عبادت کا ثواب مل جائے [illegible] ساتوں چیزیں رکھ دیں۔

۵۔ دو تین اور چار رکعت نماز پڑھنے کی مصلحت

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج ملائکہ کو دیکھا کہ کسی کے دو دو پر تھے کسی کے تین اور کسی کے چار پر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہی ہیئیات کو انوارِ صلوٰۃ میں متشکل کر دیا یعنی حضور اکرم کی اُمت کے لئے دو فرض۔ تین فرض اور چار فرض مقرر کر دئیے تاکہ انہی پروں کی بدولت (یعنی نمازوں کی بدولت) انسان کے نیک اعمال آسمان تک جا سکیں۔

Marfat.com

۵۱۔ مسجد جا کر فرض با جماعت پڑھنے سے پہلے گھر میں سنتیں ادا کرنے کی مصلحت

اس میں مصلحت یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھتا دیکھ کر گھر والوں کو رغبت ہو اور وہ بھی نماز پڑھنا شروع کر دیں۔ مثل مشہور ہے کہ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔

۵۲۔ مغرب کی تین رکعتوں کی مصلحت

چونکہ مغرب دن کا وتر ہے اور وتر تین رکعتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ میں نماز وتر میں بھی تین ہی رکعتیں ہوتی ہیں۔

نمازوں کی بابت قرآن پاک کا ارشاد

لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ کا مطلب ہے آفتاب کے جھکاؤ پر یہ تین وقت ہوتا ہے:۔

۱۔ نقطۂ سمت الراس سے ہٹنے پر (نماز ظہر)

۲۔ نقطۂ تقابل یعنی جب سورج نظر کے سامنے آجائے۔ (نماز عصر)

۳۔ نقطۂ دائرہ افق پر (نماز مغرب) یعنی جب سورج افق میں چھپ جاتا ہے

اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ (نماز عشاء)

وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ (نماز فجر)

Marfat.com

۵۔ نمازوں کی رکعتیں کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ چار مقرر کرنے کی مصلحت:۔

ایک رکعت میں چونکہ خشوع وخضوع مشکل سے پیدا ہوتا ہے اس لئے دو مقرر کیں اور چار سے زیادہ رکعتیں اس لئے نہ رکھیں تاکہ کہیں نمازی کا دل اکتا نہ جائے۔ نماز پڑھتے پڑھتے گھبرا نہ جائے جیسا کہ تراویح کی نماز میں دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ گھبرا جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ بہت ہی خاص وقت دو کی بجائے ایک رکعت بھی پڑھ سکتا ہے اس لئے کہ نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔

۵۴۔ ظہر کے وقت کی مصلحت:

(۱) جب سورج ڈھل گیا یعنی ظہر کا وقت ہو گیا تو حق تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کہا کہ صبح سے لے کر ظہر تک تو تم کئی خداؤں (زر۔ زمین اور زن) کے پجاری بنے رہے۔ آؤ اور اب خدائے برتر کے دربار میں بھی سجدہ ریز ہو جاؤ یعنی ظہر کی نماز ادا کرو تاکہ تمہارے دوپہر تک کے کئے ہوئے گناہ معاف ہو جائیں۔

(۲) ظہر کے وقت آسمان کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کے نیک اعمال بارگاہِ الٰہی تک پہنچ سکیں اور شرفِ قبولیت حاصل کر سکیں

Marfat.com

آٹھواں باب

(فلسفے کی بابت)

۱۔ فلسفۂ وضو

۱۔ وضو سے قوائے انسانی میں جلا اور چمک پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ عقل کا مادہ ترقی پذیر ہوتا ہے، عقل و ہوش کی قائمی اور زیادتی ہی ایمان کی فراوانی کا باعث بنتی ہے جس طرح ایک بے ہوش کو ہوش میں لانے کے لئے اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے جاتے ہیں اِسی طرح خدا سے غافل اِنسان کو غفلت سے بیدار کرنے کے لئے وضو کے ذریعے (پانی سے منہ دھونا) ہوش میں لایا جاتا ہے اِس لئے کہ نماز کے لئے ہوش میں ہونا ضروری ہے کیونکہ بے ہوش کی نماز نہیں ہوتی جیسے کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:۔ وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى

ترجمہ:۔ مت جاؤ نماز کے نزدیک اگر ہو تم نشے کی حالت میں۔

۳۔ وضو نفس پر بھی اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ یہ نفس کو اُس کی بدعنوانیوں اور شرارتوں سے باز رکھنے کا واحد ذریعہ ہے۔

۴۔ وضو کرنے یعنی بدن کے ظاہرہ اعضاء کو پانی سے دھونے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ اُن گناہوں سے باز رہنے کی توبہ کر رہا ہے جو اُن اعضاء سے سرزد ہوئے تھے اور اُس کی دِلی تمنا ہوتی ہے کہ اے اللہ جس طرح میں نے

Marfat.com

اُپنے اعضاء کو پانی سے دھویا ہے میرے نامۂ اعمال کو بھی اپنی رحمت کے پانی سے گناہوں کو دھو ڈال۔

۵۔ ہاتھوں کو پانی سے دھونے (یعنی ظاہرہ گرد و غبار دُور کرنے کے بعد سب سے پہلے قلی کی جاتی ہے کیونکہ زُبان ہی سارے جسم کا سب سے اعلیٰ اور سب سے بُرتر حصہ ہے۔ اس کے متعلق ایک قصہ دیکھئے صفحہ ۹۱ پر

۲۔ نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کے ذکر کا فلسفہ:۔

قرآن پاک میں جہاں جہاں (تقریباً ۸۷ بار) نماز کا ذکر کیا گیا ہے اُس کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اِس لئے کہ زکوٰۃ دیئے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

۳۔ نبیوں اور بندوں کی نماز میں فرق کا فلسفہ:۔

بندے اس لئے نماز پڑھتے ہیں تاکہ اُن کے گناہ بخش دیئے جائیں۔ اور نبی اِس لئے نماز پڑھتے ہیں تاکہ اُن کے درجات میں بلندی ہو۔ یعنی نمازوں کی بدولت اُن کے درجات بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں۔

۴۔ فلسفۂ نماز

جس طرح ایک ڈاکٹر اپنے مریض کو جب دوائی تجویز کرتا ہے تو اُسے اُس کے کھانے کی ترکیب اور پرہیز کی بابت تو بتا دیتا ہے لیکن اُسے یہ نہیں بتاتا کہ دوا کیسے اثر کرے گی۔ اِس لئے کہ مریض دوائی کھا کر اچھا ہونا

Marfat.com

چاہتا ہے اُسے دوائی کی پیچیدگیوں کے جاننے کی چنداں ضرورت نہیں یعنیہ خدا اور اُس کے رسول نے نماز کے اصول بتا دیئے اور نماز پڑھنے کی ترکیب بھی کی۔ لیکن نماز کے فلسفے سے آگاہ نہیں کیا۔

چونکہ فلسفۂ نماز کو نہ تو دماغی اختراع سے کچھ تعلق ہے اور نہ ہی نظر و فکر اور سوچ و بے چار سے یہ تو ایک خدائی چیز ہے اس لئے باری تعالیٰ نے فلسفۂ نماز کو دو لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔

وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

ترجمہ: قائم کر نماز کو میرے ذکر کے لئے لیکن لوگوں نے عقلی اور دماغی گھوڑے دوڑا دوڑا کر اپنی اپنی عقل کے مطابق نماز کے فلسفے کی بابت قیاس آرائیاں کیلی ہیں۔

چونکہ عقل اور فلسفہ کا دائرہ صرف حسیات یعنی محسوس کرنے پر منحصر ہے اور ان لطیف معنویات کا بار حسیات کا مزدور یعنی انسان کیسے اپنے ضعیف کندھوں پر اٹھا سکتا ہے یعنی فلسفۂ نماز بیان کر سکنے۔ جس کی بابت کسی شاعر نے کیا خوب قلمبند کیا ہے۔ ؎

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا،
گستاخ اکھیاں کتھے جا اڑیاں

فلسفۂ نماز بیان کرنا انسان کا محض سوچ بے چار اور عقل کے بل بوتے پر ہی نہیں بلکہ محنت ریاضت اور مجاہدات سے تزکیۂ نفس کر کے اپنے اندر جلا و صفاء پیدا کر کے نظر و فکر کی بجائے مراقبے سے کام لیتے ہوئے

Marfat.com

اِسرار مُنکشف ہونے کی وجہ سے فَلسفۂ نماز کی بابت لَب کشائی کرتا ہے

واں باب

(نماز کی بابت)

نماز کی بابت

- نماز کی رُوح خوشی میں پوشیدہ ہے۔

یعنی نماز پڑھنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔

۱۔ اَذان سُننے تو خوش ہو کہ مؤذن اُسے دربارِ خُداوندی میں آنے کے لئے پُکار رہا ہے کہ آکر اپنے گناہوں کی بخشش کروالو۔ (اِس لئے کہ گناہ تو سرزد ہوتے ہی رہتے ہیں اور نماز پڑھنے سے وُہ مُعاف ہو جاتے ہیں)

۲۔ وضو کرنے سے خوش ہو کہ دربارِ خُداوندی میں حاضر ہونے کا پروانہ یعنی (PERMIT) مِل گیا۔

۲ - نماز کا مطلب

نماز فارسی کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے خُدا کو دِن میں پانچ بار ایک مخصوص طریقے سے یاد کرنا۔ صلوٰۃ کا لفظ "صلی" سے ماخوذ ہے جس کے معنے ہیں ٹیڑھی لکڑی کو گرمی پہنچا کر سیدھا کرنا دُوسرے اَلفاظ میں اِنسان میں جو گُناہوں کی وجہ سے کجی آجاتی ہے نماز کی حرارت کی وجہ سے دُرست ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

۳- نماز کے معنی

"صلوٰۃ" یعنی نماز کا لفظ "صلہ" سے بھی ماخوذ ہے جس کے معنے ہیں تعلق پیدا کرنا۔ کیونکہ نماز کی وجہ سے خدا سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

قرآن پاک میں نماز کے لئے لفظ "صلی" آیا ہے جس کے معنے آگ یا جلانا ہے اس لئے کہ جس طرح آگ کی خاصیت جلانے کی ہے یہ بھی گناہوں کو جلا ڈالتی ہے اور انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ جیسے آگ سونے سے میل کچیل کو دور کر کے اُسے کندن بنا دیتی ہے۔

۴- نماز کی مصلحت

حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ اُن کے لئے کفارہ بن جاتی ہے یعنی ایک نماز کے بعد انسان سے جو گناہ سرزد ہو جاتے ہیں دوسری نماز پڑھنے کی بدولت معاف ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مہربانی فرماتے ہوئے پانچ نمازیں فرض کر دیں تاکہ انسان جو بھی صغیرہ گناہ کرے نمازوں کی بدولت معاف ہو جائیں۔

نماز بدنی عبادت ہے اس لئے کہ نماز کی ادائیگی میں بدن کے سارے اعضا حصہ لیتے ہیں۔

۵- نماز کی تشبیہ فوج کے ساتھ

نماز اسلامی معاشرے کی ایسی تنظیم ہے جسے ہم فوج کے ساتھ تشبیہ دے سکتے ہیں۔ اس لئے کہ جس طرح فوجیوں کو پریڈ کے واسطے جمع کرنے کے لئے بگل بجایا جاتا ہے۔ اسی طرح نمازیوں کو بھی مسجد میں جمع ہو کر نماز پڑھنے کے لئے اذان کے ذریعے بلایا جاتا ہے۔ یہاں یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ فوجی تو بگل کی آواز سنتے ہی آناً فاناً تیار ہو کر پریڈ کی گراؤنڈ میں جمع ہو جاتے ہیں اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ اگر وہ وقت پر پریڈ گراؤنڈ میں جمع نہ ہوئے تو اُن کی غیر حاضری

Marfat.com

لگ جائے گی ۔ جواب طلبی ہوگی ۔ سزا ملے گی

لیکن اس کے برعکس اذان کی آواز سُننے کے باوجود ایک مسلمان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ۔ حالانکہ مؤذن بہانگ دہل پکار پکار کر کہہ رہا ہوتا ہے حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ "(نماز کے لئے آؤ) حَیَّ عَلَی الْفَلَاح (فلاح کی طرف آؤ یعنی اس میں تمہاری بہتری ہے)

یہ شاید سب اس لئے ہے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ نماز پڑھنے میں کیا فائدے ہیں ۔ اور نہ پڑھنے سے کیا نقصان ہیں ۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو آخرت کے ڈر سے سردیوں کے موسم میں بھی گرم لحاف چھوڑ کر ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے دربار خداوندی میں نماز پڑھنے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں ۔ نماز کو فوج کے ساتھ اس لئے تشبیہ دی جاتی ہے کہ جس طرح فوجی اپنے کمانڈر کے کہنے پر ایک لائن میں صف آرا ہو جاتے ہیں اسی طرح امام کے پیچھے سارے مقتدی صفیں درست کر کے باادب کھڑے ہو جاتے ہیں جس طرح کمانڈر کے حکم کے بموجب تمام فوجی ایک ساتھ دائیں بائیں مڑتے، چلنے اور ٹھہرنے کا عمل کرتے ہیں اسی طرح امام کے کہنے پر بھی تمام مقتدی ایک ساتھ قیام ۔ رکوع ۔ قومہ ۔ سجدہ ۔ جلسہ اور تشہد کا عمل کرتے ہیں ۔ اور ایک ساتھ دائیں بائیں سلام پھیر کر نماز ختم کرتے ہیں ۔

۶ - نماز کی غرض یعنی بنیادی مقصد

انسان میں نفسِ امّارہ کی وجہ سے کجی اور ٹیڑھا پن موجود ہے اس لئے اسے سیدھا کرنے کے لئے انسان کو نماز کا حکم دیا گیا تاکہ اسے نماز کی گرمی پہنچا کر سیدھا کیا جا سکے ۔

Marfat.com

۱۔ اپنے خالق کی بندگی اور عبودیت کا اظہار کرنا ہے۔

۲۔ دل کے ساز کا فطری ترانہ ہے۔

۳۔ خالق و مخلوق کے درمیان تعلق کی گرہ اور وابستگی کا شیرازہ ہے۔

۴۔ بے قرار رُوح کی تسکین، مضطرب قلب کی تشفی اور مایوس دل کی ڈھارس ہے۔

۵۔ زندگی کا ماحاصل اور ہستی کا خلاصہ نماز ہے اس لئے کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن

یعنی انسان کو چاہئے کہ عبادت کرے

۷۔ نماز کی حقیقت

۱۔ خالقِ حقیقی کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا ہے۔

۲۔ خدا کی عظمتوں کا اقرار کرنا ہے۔

۳۔ اُس کے حضور اپنی بندگی کا اظہار کرنا ہے۔

۴۔ اپنے گناہوں سے توبہ استغفار کرنا ہے۔

۵۔ معاشرے کے ساتھ ربط قائم کرنا ہے (باجماعت نماز کی بدولت)

۶۔ وقت کا پابند ہونا۔ امیر کی اطاعت کرنا اور مساوات کا سبق سیکھنا ہے۔

۷۔ بندے کی سب سے اچھی حالت جو خدا کو پسند ہے وہ ہے بندے کا سجدہ میں ہونا۔

Marfat.com

۸-

زبان کا قصّہ

ایک صحابی نے اپنے غلام سے کہا۔ بازار سے سب سے اچھا گوشت لے آؤ۔ وہ زبان کا گوشت لے آیا۔ پھر اسے سب سے گھٹیا گوشت لانے کو کہا وہ پھر زبان کا گوشت لے آیا۔ اس پر صحابی بولا اس کی کیا مصلحت ہے کہ جب میں نے تجھے سب سے اچھا گوشت لانے کے لیے کہا تو تُو زبان کا گوشت لے آیا اور جب میں نے تجھے گھٹیا قسم کا گوشت لانے کو کہا تو پھر بھی زبان کا ہی گوشت لے آیا۔ آخر اس کی کیا مصلحت ہے غلام بولا کہ یہی زبان اچھی باتیں بھی کرتی ہے اور یہی زبان بُری ہے اس لئے کہ یہی زبان بری باتیں بھی کرتی ہے۔

۹- نمازِ کا لُبِّ لُباب

حکیم الاُمّت حضرت علامہ اقبالؒ نے کہا ہے ؎

یہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

ہمارا مشاہدہ ہے کہ اِس دُنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی کی پُوجا کر رہا ہے۔ کوئی حُسن کا پُجاری ہے۔ کوئی زَن کا اور کوئی زَر کا۔ پُوجا کرنے سے یہ ہرگز مُراد نہیں کہ اُسے ضرور سجدہ ہی کرنا ہے بلکہ اِس کا مطلب ہے اُس سے اَشد

Marfat.com

مُحبّت کرنا یعنی ہر وقت اُسی کا خیال دامنگیر رہنا۔ مگر خُدا نے قرآن میں فرمایا ہے
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ (ترجمہ۔ سب سے زیادہ خُدا سے مُحبّت کرو)
(پارہ ۲ سورۃ البقرہ رکوع ۱۶۵)
یعنی اِنسان کو چاہیئے کہ وُہ سب سے زیادہ خُدا سے مُحبّت کرے۔ قاعدہ ہے
کہ جِسے کسی سے پیار ہوتا ہے وُہ اُس کا ہر ایک حُکم مانتا ہے اور اُس کی تابعداری
کرتا ہے جو کہ مُحبت کا حق ہوتا ہے۔ اِس لئے اگر ہمیں خُدا سے مُحبت ہوگی تو ہم اُس
کے سارے احکام مانیں گے۔

۱۰۔ نماز کی تشبیہ گھڑی کے ساتھ

نماز	گھڑی
۱۔ نماز کا مقصد اِطاعت اِلٰہی کرنا سکھانا ہے	۱۔ گھڑی کا مقصد وَقت بتانا ہے
۲۔ قیام۔ رکُوع۔ قومہ۔ سجدہ اور قعدہ نماز کے اُرکان ہیں۔	۲۔ چابی۔ ڈائل۔ سوئیاں۔ سپرنگ اور غراریاں گھڑی کے پُرزے ہیں
۳۔ اِسی طرح نماز کے لئے اگر وضو ہی نہ کیا جائے تو نماز نہیں ہوتی	۳۔ گھڑی کا سپرنگ ہی نہ ہو تو چابی بھری نہیں جا سکتی۔
۴۔ نماز کا کوئی سا ایک رُکن اَدا نہ کرنے سے نماز نہیں ہوتی یعنی نماز کا مقصد فوت ہو جاتا ہے	۴۔ گھڑی کا اگر کوئی سا ایک پُرزہ نہ ہو تو گھڑی نہیں چلتی۔ یعنی گھڑی کا مقصد (وقت بتانا) فوت ہو جاتا ہے

Marfat.com

۵۔ گھڑی چلانے کے لئے پہلے چابی دی جاتی ہے۔

۶۔ گھڑی کے پرزے اگر غلط طریقے سے جڑے ہوئے ہوں تو گھڑی نہیں چلتی۔

۸۔ اگر چابی دینے سے گھڑی چل بھی رہی ہو مگر سوئیاں اور ڈائل موجود نہ ہوں تو وقت کا پتہ نہیں لگتا جو کہ گھڑی کا اصل مقصد ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں سوئیاں اور ڈائل نہ ہونے سے گھڑی کا مقصد (وقت بتانا) فوت ہو جاتا ہے۔

۵۔ اسی طرح نماز شروع کرنے سے پہلے نیت کی جاتی ہے۔

۶۔ اسی طرح نماز کے ارکان اگر آگے پیچھے پڑھے جائیں یعنی پہلے سجدہ کر لیا پھر قیام کر لیا پھر نیت کر لی۔ پھر وضو کر لیا یعنی جو حق ہے آداب بجا لانے کا ان کو غلط ترتیب سے ادا کیا گیا تو نماز نہ ہو گی۔

۸۔ اسی طرح انسان اگر نماز پڑھ بھی رہا ہو مگر اس کا دھیان دنیا کے بکھیڑوں میں لگا ہوا ہو یعنی وہ خشوع و خضوع سے نماز نہ پڑھ رہا ہو تو نماز کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کی نماز نہیں ہوتی۔

نماز ایک مجموعہ ہے :۔

نماز تین عبادتوں کا مجموعہ ہے یعنی اس میں تین عبادتیں پائی جاتی ہیں :۔ ۱۔ روزہ ۔ ۲۔ زکوٰۃ ۔ ۳۔ حج ۔

روزہ :۔ روزہ آنکھ۔ کان۔ زبان اور ہاتھ پاؤں سب کا ہوتا ہے ۔

Marfat.com

یعنی روزے میں آنکھ۔ کان۔ زبان اور ہاتھ پاؤں سے کوئی غیر شرعی کام نہیں لیا جاتا۔ اسی طرح نماز میں بھی اِن سے کوئی غیر شرعی کام نہیں لیا جاتا۔ دوسرے الفاظ میں نمازی نماز کے دوران کسی کی طرف نہیں دیکھتا۔ نمازی نماز کے دوران امام کی قرأت کے سوا کسی اور کی آواز سُننا پسند نہیں کرتا۔ نمازی نماز کے دوران کسی اور سے بات نہیں کرتا۔ نمازی نماز کے دوران ہاتھ پاؤں سے بھی کوئی کام نہیں لیتا۔

نماز روزہ سے بھی زیادہ مکمل ہے اس لئے کہ اِس میں عورتوں کو چھونا۔ چلنا پھرنا اور بولنا تک منع ہے۔

II **زکوٰۃ:** زکوٰۃ کا مطلب صرف مال خرچ کرنا ہی نہیں ہوتا بلکہ خدا کی راہ میں حق ادا کرنا اور تکلیف اُٹھانا مقصود ہوتا ہے۔ نماز میں بدن کے سب اعضاء کی زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یعنی نماز میں دِل۔ آنکھیں۔ کان۔ ہاتھ پاؤں اور کمر وغیرہ سب حصہ لیتے ہیں۔ قیام۔ رکوع اور سجدہ کر کے اپنا اپنا حق ادا کرتے ہیں۔

III **حج:** جیسے حج مالی اور بدنی عبادت کا نام ہے۔ اسی طرح نماز بھی مالی اور بدنی عبادت ہے۔ کیونکہ اِس میں بدن کو مشقت کرنی پڑتی ہے راستے کی تکلیفیں سہنی پڑتی ہیں۔ جیسے بادو باراں کے دِنوں میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد جانے سے تکلیفیں اُٹھانا پڑتی ہیں۔

Marfat.com

۱۱۔ قضا نماز پڑھنے کی بابت :۔

اے بندے تُو سمجھتا ہے کہ نماز کو قضا کر کے پڑھنے سے تُو نے نماز کا حق ادا کر دیا یعنی ایک نماز جو تیرے ذمے تھی پڑھ لی جسے وقت پر تُو نہ پڑھ سکا تھا غور سے سُن اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ نماز کو قضاء کر کے پڑھنے سے کیا سزا ملے گی تو واللہ تُو کبھی بھی نماز قضا کر کے نہ پڑھتا ۔ اس لئے کہ خداوند تعالیٰ کا تُو نے حکم نہ مانا ۔ باری تعالیٰ تو نماز وقت پر پڑھنے کے لئے کہتا ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہوتا ہے ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۰۳)

ترجمہ ۔ بحقیق ہے نماز کا پڑھنا ٹھہرے ہوئے وقت پر ۔ یعنی وقتِ مقررہ پر ۔

۱۲۔ نماز قضا کرنے کی بابت حضورِ اکرم کا ارشاد ۔

حضورِ اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو قضا پڑھے گا ایک حقب کے لئے جہنم میں جلے گا ۔ حقب کی مقدار اَسّی (۸۰) برس ہے اور ایک برس تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے اور قیامت کا ایک دن دنیا کے ایک ہزار برس کے برابر ہو گا یعنی اس حساب سے ایک حقب دو کروڑ اَٹھاسی برس کا ہُوا یعنی قضا نماز کی سزا اتنی مدت جہنم کی آگ میں جلنے کی ہے ۔

حقب کے لغوی معنے زیادہ زمانے کے ہیں ۔ یعنی کافی مدت ۔

Marfat.com

۱۳۔ نماز قائم کرنے کے متعلق قرآنِ پاک کا ارشاد

قرآنِ پاک میں کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ نماز پڑھو۔ بلکہ ہمیشہ یہی کہا گیا کہ نماز قائم کرو جس کا مطلب ہے نماز ہمیشہ اور باقاعدگی سے پڑھنا یعنی یہ نہیں کہ کبھی پڑھنا کبھی نہ پڑھنا

(۱) اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔

پارہ ۱ سورۃ بقرہ آیت ۴۳

ترجمہ۔ اور قائم کرو نماز کو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنیوالوں کے ساتھ

(۲) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(پارہ ۲۱ سورۃ الروم آیت ۳۱)

ترجمہ۔ اور قائم کرو نماز کو اور مت ہو جاؤ مشرکوں میں سے۔

(۳) فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۱۰۳)

ترجمہ۔ پس قائم کرو نماز کو۔ تحقیق نماز ہے مومن لوگوں پر پڑھنا وقت پر۔

(۴) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۱۴)

ترجمہ۔ اور قائم کرو نماز کو میرے ذکر کے لئے

(۵) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ

پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۸)

ترجمہ۔ نماز قائم کرو سورج ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک۔

(۶) اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ

Marfat.com

(پارہ ۱۲ سورہ ھود آیت ۱۱۴)

ترجمہ۔ قائم کرو نماز کو دن کے دونوں سروں پر (یعنی صبح اور شام) اور رات کے کچھ حصوں میں بھی (یعنی تہجد)

۷) وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ

(پارہ ۲۷ سورۃ القمر آیت ۳)

ترجمہ۔ اور قائم کرتے ہیں نماز کو اور جو کچھ انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۸) يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ (سورۃ لقمان آیت ۱۱۲)

حضرت لقمان نے بھی اپنے بیٹے کو نماز قائم کرنے کے لئے کہا تھا۔

ترجمہ:۔ اے میرے بیٹے قائم کر نماز کو۔

۹) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔

(پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۲)

ترجمہ۔ اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کے ساتھ اور خود بھی اس پر کاربند رہ

۱۰) يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

(پارہ ۱۶ سورۃ مریم آیت ۵۵)

ترجمہ۔ حکم کرتا تھا اپنے گھر والوں کو نماز کا اور زکوٰۃ کا۔

۱۲) اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا۔ پارہ ۱۶۔ سورۃ مریم آیت ۳۱)

ترجمہ۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے تاکید کی گئی ہے نماز پڑھنے کی اور زکوٰۃ دینے کی جب تک زندہ رہوں۔

۱۳۔ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ

Marfat.com

قٰنِتِیْنَ۔ پارہ ۲ سورۃ بقرہ آیت ۲۳۸)
ترجمہ۔ حفاظت کرو نمازوں کی خاص کر درمیان والی یعنی عصر کی نماز کی

(۱۴) ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ۔ ترجمہ۔ اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے تھے۔ (۱) پارہ ۲۹ سورۃ المعارج آیت ۳۴
(۲) پارہ ۱۸۔ سورۃ مومنون آیت ۹
(۳) پارہ ۷ سورۃ الانعام۔ آیت ۹۳

۱) اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ دَآئِمُوْنَ۔ پارہ ۲۹۔ سورۃ المعارج آیت ۲۳) ترجمہ۔ وہ لوگ جو اپنی نماز کے پابند ہیں۔ (یعنی وقت پہ پڑھتے ہیں)

۱۴۔ نماز کی بابت احادیث پاک

(۱) یَحْفِظُکَ اللہ بِحِفْظِکَ الصَّلٰوۃَ
ترجمہ۔ حفاظت کریگا اللہ تعالیٰ تیری، اگر تو حفاظت کریگا نماز کی یعنی اگر تو باقاعدہ نماز پابندی کے ساتھ پڑھے گا۔
(۲) اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ
ترجمہ۔ نماز دین کا ستون ہے
(۳) مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃِ (نماز جنت کی کنجی ہے)

Marfat.com

(۴) وَجَعَلَہٗ قُرَّۃَ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

ترجمہ۔ اور ہے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نمازیں۔

(۵) لَیْسَ لِعَبْدٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا مَا عَقَلَ

نہیں ہے بندے کے لیئے نماز میں سے مگر وہ جو اُس نے سمجھی۔ (یعنی سمجھ کے نماز پڑھنی چاہیئے)

(۶) اَصَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ

ترجمہ۔ پڑھو نماز جیسا کہ تم دیکھتے ہو مجھے نماز پڑھتے ہوئے۔

پیغمبروں نے بھی خدا سے نماز قائم کرنے کی توفیق عطا ہونے کے لیئے دُعا مانگی ہے۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السّلام نے دُعا کی ہے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ (پارہ ۱۳۔ سورۃ ابراہیم آیت ۴۰)

ترجمہ۔ اے میرے ربّ مجھے نماز پر قائم رکھنے والا بنا۔

نبیوں کو بھی نماز قائم کرنے کے کہا گیا :۔

اِس کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد:

محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو:

(۱) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِہَا

(نماز فجر اور نماز عصر کا حکم) پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۰

(۲) وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ

Marfat.com

(نمازِ فجر۔ نمازِ مغرب۔ نمازِ عشاء اور نمازِ تہجد کا حکم)
پارہ ۱۲ سورت ھود۔ آیت نمبر ۱۱۴)

(۳) یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۔

نماز فجر اور نمازِ مغرب کا حکم) پ۱۸ النّور آیت ۳۶

(۴) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ
(نمازِ ظہر۔ نمازِ عصر۔ نمازِ مغرب اور نماز عشاء کا حکم)
(پارہ ۱۵ - سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۸)

(۵) وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ
پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۰)

ترجمہ۔ اور رات کی گھڑیوں میں بھی خوبیاں بیان کیا کر۔ (یعنی تہجد میں) اور دن کے دونوں کناروں پر (یعنی نمازِ فجر اور نمازِ مغرب)

(۶) وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا پارہ ۲۶ سورۃ فتح آیت ۹)
ترجمہ: اور خوبیاں بیان کرو یعنی نماز پڑھا کرو صبح (نمازِ فجر) اور شام (نمازِ ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء) پارہ ۲۹ سورت الدھر

(۷) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ پارہ ۲۹ سورۃ مزمّل آیت ۸)
ترجمہ۔ اور ذکر (یعنی نماز پڑھا کر) کیا کر اپنے پروردگار کا۔

(۸) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ پارہ ۲۹ سورۃ مزمّل۔ آیت ۲۰)
ترجمہ اور نماز قائم کیا کر پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۸۷)

Marfat.com

(۹) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔
(پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۲)

ترجمہ:۔ اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی اس کا پابند رہ۔

(۱۱) وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ (پارہ ۲۱ سورت عنکبوت آیت ۴۵)

ترجمہ۔ اور نماز قائم کر (یعنی باقاعدگی سے نماز پڑھ)

II حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو نماز کا حکم:۔

یٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ
(پارہ ۳ سورۃ آلِ عمران آیت ۴۳)

ترجمہ۔ اے مریم کھڑی رہ اپنے رب کے حضور اور سجدہ کر سجدہ کرنے والوں کے ساتھ۔

III حضرت زکریا علیہ السلام کو نماز کا حکم

وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ (پارہ ۳ سورۃ عمران آیت ۴۱)

ترجمہ:۔ اور خوبیاں بیان کر صبح اور شام۔

IV حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

(۱) وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ (پارہ ۱۱ سورت یونس آیت ۸۷)

ترجمہ:۔ اور نماز قائم کر

(۲) وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

Marfat.com

(پارہ ۱۶ سورت طٰہٰ آیت ۱۴)

ترجمہ۔ اور قائم کر نماز میرے ذِکر کے لئے

(۳)، وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۴۲)

اور میرے ذِکر میں سستی نہ آنے دینا۔

IV حضرت اسحٰق علیہ السّلام اور حضرت یعقوب علیہ السّلام کو نماز پڑھنے کا حکم :-

وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۤءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ

(پ ۱۷ سورۃ انبیاء آیت ۷۳)

ترجمہ۔ اور قائم کر نماز کو اور زکوٰۃ دے اور میرے لئے عبادت کر۔

V حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو نماز پڑھنے کا حکم

وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۤءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء۔ آیت ۷۳)

ترجمہ۔ اور قائم کر نماز کو اور زکوٰۃ دے اور ہمارے لئے عبادت کر۔

VI حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو نماز کا حکم :-

اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ (پ سورۃ مریم آیت ۳۱)

ترجمہ۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے تاکید کی گئی نماز پڑھنے کی۔

Marfat.com

VII حضرت نوح علیہ السلام کو نماز کا حکم

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ ۔ (پ ۱۲ سورۃ ھود۔ آیت ۲۶)

ترجمہ۔ مت عبادت کر مگر اللہ تعالیٰ کی۔

۔ پیغمبروں نے بھی خدا سے نماز قائم کرنیکی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا مانگی۔

اِس کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد :۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ (ابراہیم علیہ السلام کی دعا)

پارہ نمبر ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴

ترجمہ :۔ اے میرے رب مجھے نماز پر قائم رکھنے والا بنا۔

۱۷۔ کونسی نماز کس نبی نے پڑھی

نماز فجر ۔ حضرت آدم علیہ السلام نے

نماز ظہر ۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

نماز عصر ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے

نماز مغرب ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے

نماز عشاء ۔ حضرت یونس علیہ السلام نے

پانچوں نمازیں اور تہجد کی نماز :۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔

نوٹ :۔ سب سے پہلی نماز نماز ظہر تھی جو جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے قریب پڑھائی۔

Marfat.com

۱۸- نماز کے آداب

(۱) نمازی کا دل و دماغ ہر قسم کے خیالات سے پاک ہو۔

(۲) دورانِ نماز مکمل سکوت ہو یعنی نمازی اپنے بدن کے اعضاء سے دوسرا کام نہ لے۔ مثال کے طور پر ہاتھ سے کھجلانا، سلوار قمیض کو درست کرنا، مصلے یعنی جائے نماز کے شکن سجدہ کرتے وقت دور کرنا مصلے کسی چیز کا ہٹانا وغیرہ وغیرہ۔

(۳) مکمل خاموشی ہو یعنی جہاں نماز پڑھی جائے اُس کے قریب گانا یا ساز وغیرہ بج رہا ہو۔ اور کسی قسم کا شور نہ ہو جس سے نماز پڑھنے میں خلل واقع ہو

(۴) جہاں نماز پڑھی جائے وہاں کسی قسم کی تصویر وغیرہ نہ ہو۔

(۵) جہاں نماز ادا کی جائے وہاں نہ بہت تیز روشنی ہو اور نہ ہی بالکل اندھیرا

(۶) قیام کے دوران نگاہ سجدہ والی جگہ پر ہو۔

(۷) رکوع کے وقت نگاہ اپنے پاؤں پر رہے۔

(۸) قعدہ یعنی التحیات پڑھتے وقت نظر گود میں ہو۔

۱۹ نماز وقت پر پڑھنا۔ اِس کے بارے میں قرآنِ پاک کا ارشاد

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۰۳)

ترجمہ۔ تحقیق نماز ہے مسلمانوں پر ایک وقت باندھا ہوا (یعنی وقت مقرر ہے نماز پڑھنے کے لئے)

Marfat.com

۴۰۔ بے دلی سے نماز پڑھنے کی سزا

جیسا کہ اس دنیا میں اگر کوئی ماتحت جس کو کوئی کام کرنے کے لئے دیا جائے اور وہ اسے اچھی طرح نہ کرے تو اس کا افسر اس کی وہ فائل (جس میں کام کی کارکردگی اچھی نہیں) اس کے منہ پر دے مارتا ہے اور اسے سو سو باتیں کرتا ہے تمہیں شرم نہیں آتی ایسا کام کرنے کی بناء پر میں تمہیں ابھی DISMISS کر دیتا ہوں معطل کر دیتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح جب خدا کے بنائے ہوئے احکامات (مثلاً نماز) انسان ٹھیک طور پر بجا نہیں لاتا تو یہ اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ اور جو سزا اسے روزِ محشر ملے گی اس کے ملنے کے ڈر سے اسے چاہیئے کہ اپنی نماز پڑھنے کا حق ادا کرے۔

۴۱۔ نماز کس آواز سے پڑھنی چاہیئے

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا۔ (پارہ ۱۵۔ سورۃ الکہف آیت ۱۱۰)

ترجمہ۔ اور نہ پڑھ اپنی نماز تیز آواز سے (یعنی بلند آواز سے جو سُنی جائے) اور نہ بالکل آہستہ بلکہ نکال ان دونوں کے درمیان کا راستہ۔

Marfat.com

۲۲ - شرائطِ نماز

(۱) بدن کا پاک ہونا۔ (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) جگہ کا پاک ہونا۔
(۴)، وُضو کرنا (۵) سَتر کا ڈھکا ہُوا ہونا (۶) قِبلہ رُو ہونا۔
(۷)، نیّت کرنا (۸) نماز کا وَقت ہونا۔

۲۳۔ نماز پڑھنے کا طریقہ

۱۔ پہلے جسم کی طہارت کرنا (غُسل کے ذریعے)
۲۔ پھر صاف سُتھرا پاک لِباس زیبِ تن کرنا۔
۳۔ پھر وُضو کرنا۔
۴۔ جہاں نماز پڑھی جائے اُس جگہ کا پاک صاف ہونا
۵۔ قبلہ شریف یعنی کعبہ کی طرف مُنہ کرنا۔
۶۔ نماز کی نیت کرنا۔

۷۔ قیام۔ تکبیر کہنا یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں کی طرف لے جانا اِس طرح کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لَو تک پہنچ جائیں اور ہتھیلیوں کا رُخ کعبہ کی طرف ہو۔ اللہ اکبر کہنے کے بعد ہاتھ نیچے لاکر سامنے ناف کے نیچے باندھ لینا اِس طرح کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی پر ہو نِگاہ سجدہ کرنے والی جگہ پر ہو۔

Marfat.com

۸۔ ثناء پڑھنا

۹۔ سورۃ فاتحہ پڑھنا

۱۰۔ قرآن پاک کی کوئی سی سورۃ پڑھنا۔ اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو خاموش کھڑا رہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِذَا قُرِیَٔ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا پارہ نمبر۹ سورۃ الاعراف آیت ۲۰۴

ترجمہ: اور جب پڑھا جائے قرآن تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔

۱۱۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جانا یعنی دو زانو اتنا جھکنا کہ کمر اور سر ایک سیدھ میں ہو جائیں اور ہاتھ دونوں گھٹنوں پر ہوں۔ رکوع کی حالت میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔

۱۲۔ قومہ:۔

رکوع کی حالت سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے کھڑا ہو جانا اور کھڑا ہو کے کہنا:۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا

۱۳۔ سجدہ:۔ اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے سجدہ کرنا یعنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین پر بچھا دینا۔ کانوں کے بالمقابل انگلیاں قبلہ رو ہوں اور پیشانی یعنی ماتھا زمین پر ہو۔ اس طرح کہ زمین اور ماتھے کے درمیان کوئی چیز مثلاً ٹوپی وغیرہ حائل نہ ہو۔ کہنیاں اور پیش بازو جسم سے الگ ہوں۔ یعنی پیٹ ران اور سینے سے جدا ہوں۔ گھٹنے زمین پر لگے ہوں اور پاؤں کے پنجوں کے سرے زمین پر لگے ہوں۔ سجدے کی حالت میں تین بار

Marfat.com

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔

۱۷۔ جلسہ:۔ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھ جانا۔
اِس طرح کہ بایاں پاؤں زمین پر بچھالینا اِس کی پُشت کے بَل تاکہ پُشت قبلے کی جانب ہو۔ جِس پر اپنے چوتڑ رکھنا اور دایاں پاؤں پنجوں کے بل کھڑا رکھنا۔ یعنی پاؤں کی اُنگلیوں کے سروں پر کہ پاؤں کی پُشت قبلہ رُو ہو۔
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ
اِسی حالت میں پڑھنا۔

۱۸۔ پہلے کی طرح اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے دُوسرا سجدہ ...

۱۹۔ جلسہ استراحت

دوسرے سجدے سے اٹھ کر دو زانو کچھ ساعت کے لئے بیٹھ جانا

۲۰ : تشہد:۔ دُوسرے سجدہ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھ جانا۔

Marfat.com

۱۔ التحیات پڑھنا پھر

۲۔ درود شریف پڑھنا پھر

۳۔ دُعا مانگنا اور آخر میں

۴۔ دائیں جانب پھر بائیں جانب مُنہ پھیرتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ کہہ کر نماز ختم کرنا۔

نوٹ :۔

۱۔ جَلسہ اور تَشہد کے دوران عورت اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب باہر نکال لے۔

۲۔ اگر نماز چار رکعتوں والی ہو تو تیسری اور چوتھی رکعت میں قیام کی حالت میں (فرض نماز میں) سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورۃ نہ پڑھے۔ رکوع میں چلا جائے لیکن سُنتوں میں تیسری اور چوتھی رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سی سورۃ ضرور پڑھنا۔ پھر رکوع کرنا۔

۲۴ ۔ نماز کے ارکان

۱۔ تکبیر
۲۔ قیام
۳۔ رُکوع
۴۔ قومہ
۵۔ سَجدہ
۶۔ جَلسہ
۷۔ جلسۂ استراحت
۸۔ قعدہ
۹۔ رفعِ سَبابہ
۱۰۔ سلام پھیرنا

Marfat.com

۲۵- نماز بامعنی

۱- تکبیرِ اُولیٰ: مُقتدی (امام کے پیچھے تکبیر کہنے والا) کہے:-
اَللّٰہُ اَکْبَر چار بار
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ دو بار
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو بار
ترجمہ:- میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسُول ہیں۔
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ دو بار ترجمہ:- نماز کی طرف آؤ۔
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ دو بار ترجمہ:- بھلائی کی طرف آؤ۔
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دو بار ترجمہ:- بس نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔
تو مقتدی کہے اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا
ترجمہ:- یعنی نماز کو خُدا قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے۔
اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو بار ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ایک بار ترجمہ:- اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

نیت کرنا

نمازی کہے نیت کی میں نے دو تین چار (جونسی بھی نماز ہو) فرضوں کی۔ منہ میرا کعبہ شریف کے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور یہ دعا مانگے
اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْن
تکبیر تحریمہ:- اَللّٰہُ اَکْبَر ایک بار ترجمہ:- اللہ (تعالیٰ) سب سے بڑا ہے۔

Marfat.com

اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنے کی یہ غرض ہوتی ہے کہ چونکہ اُس کی ذات سب سے بڑی ہے اور صرف وُہی گناہوں کی معافی دے سکتی ہے اور چونکہ بندہ گنہگار ہوتا ہے اُس کے پاک دربار کے در تک آ تو سکتا ہے اگر اُسے خدا توفیق دے لیکن پاک ہو کر ہی اُس کے پاک دربار میں حاضر ہو سکتا ہے اِس واسطے اپنے گناہوں کی مُعافی چاہتا ہے تاکہ گناہوں سے پاک ہو کر اُس کے دربار میں اپنی عرض پیش کر سکے۔

قیام کے بارے میں قرآن پاک کا ارشاد :۔

۱۔ يَآ أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ پارہ نمبر ۲۹ سورۃ مدثر آیت نمبر ۱

ترجمہ :۔

۲۔ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۴۳
ترجمہ اے مریم کھڑی رہ اپنے رب کے حضور۔

۳۔ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ

پارہ نمبر ۲ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۳۸

ترجمہ :۔ اور کھڑے ہو جاؤ اللہ کے نماز پڑھنے کے لئے

۴۔ ثناء سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَىٰ جَدُّكَ وَلَا إِلَٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ :۔ اے اللہ تیری ذات پاک ہے خوبیوں والی اور تیرا نام برکت والا ہے اور بلند ہے تیری شان اور نہیں کوئی معبود تیرے سوا کوئی اور۔

Marfat.com

قاعدہ ہے کہ جب بھی کسی کے حضور درخواست پیش کی جاتی ہے تو باادب کھڑے ہو کر سب سے پہلے اُس کی تعریف کی جاتی ہے تاکہ وُہ خوش ہو کر بندے پر مہربان ہو جائے اور اُس کی درخواست کو بغور سُن کر اُس کی کما حقہٗ دادرسی کرے۔

۴۔ تعوذ : اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

ترجمہ :۔ پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی راندے ہوئے شیطان سے

اس لئے کہ وُہ میرا ازلی دُشمن ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ نماز کے دوران وُہ مجھے ڈگمگا دے اور دُنیاوی وسوسے ڈال دے اور مَیں بھول جاؤں کہ کیا پڑھ رہا ہوں اِس لئے مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے تاکہ مَیں نماز کا جو حق ہے ادا کر سکوں اور ٹھیک ٹھیک پڑھ سکوں۔

۵۔ تسمیہ :۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ :۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو مہربان ہے (دُنیا میں کیونکہ اُس کی مہربانی کی وجہ ہی سے دُنیا میں اُس کے سارے کام ہوتے ہیں) اور رحم کرنے والا ہے۔ (آخرت میں کیونکہ اُس کی رحمت سے ہی آخرت میں اُس کے گناہ مُعاف ہوں گے۔)

پھر بندہ اپنی درخواست اِن الفاظ میں پیش کرتا ہے۔

۵۔ سُورۃ فاتحہ :۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ :۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہان والوں

Marfat.com

۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ کے الفاظ پڑھنے کا مطلب ہے کہ اے اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے توفیق دی اپنے دربار میں حاضر ہو کر اپنی درخواست پیش کرنے کی

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ :۔ اُسی کی ذات مہربان ہے (دُنیا میں جس کی وجہ سے میرے سب کام ہوتے ہیں) اور رحم کرنے والی ہے (آخرت میں جس کی بدولت میرے گناہوں کی بخشش ہو گی)

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

ترجمہ :۔ مالک ہے آخرت کے دِن کا یعنی آخرت کے دِن (یوم محشر) اُسی کی ہی بادشاہی ہو گی اور اُسی کا ہی حکم چلے گا ۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

ترجمہ :۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

ترجمہ :۔ (اے اللہ تعالیٰ) ہدایت دے ہمیں سیدھے راستے پر (چلنے کی)

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ۬

ترجمہ :۔ راستہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے اِنعامات اور عنایات نازل فرمائیں

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ ۙ۬ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

اٰمِیْنَ ۝

ترجمہ :۔ نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب (غصہ) ہُوا۔ (یعنی ایسے

Marfat.com

لوگوں کے راستے پر چلنے سے بچانا) اور نہ ہی گمراہ لوگوں کا راستہ (یعنی گمراہ لوگوں کے راستے پر چلنے سے بچانا) (اے میرے ربّ) میری درخواست یعنی دُعا جو مَیں نے تیرے حضور پیش کی) قبول فرما۔

۶۔ سُورۃ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ اللہ (تعالیٰ) کی ذات ایک ہے (یعنی وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ ہے)

اَللّٰهُ الصَّمَدُ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سب چیزوں سے بے نیاز ہے یعنی وُہ بے پرواہ ہے یعنی وُہ کسی چیز کی محتاج نہیں۔

لَمْ یَلِدْ

ترجمہ:۔ اُس کو (خدا کو) کسی نے نہیں جنا (یعنی وُہ کسی سے پیدا نہیں ہُوا)

وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ:۔ اور نہ اُسکی ذات سے کوئی جنا گیا (اُس نے جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا لفظِ "کُن" کہا جس کی وُجہ سے وُہ چیز معرضِ وجود میں آ گئی)

نہیں کوئی ہمسر اُس کا یعنی اُس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔

سُورۃ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کی کوئی سی سورۃ تلاوت کرنے کی مصلحت یہ ہوتی ہے کہ اُس میں دی گئی تعلیم پر وُہ عمل کرے گا اور اُس کے مطابق زندگی بسر کرے گا کیونکہ خُدا کی بتائی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی اِنسان سیدھے راستے پر چل کر خُدا تک پہنچ سکتا ہے۔

Marfat.com

تکبیرِ انتقال: اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جانا۔
رکوع:۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین بار

ترجمہ: بڑی خوبیوں والا ہے میرا پروردگار جو بہت ہی عظیم ہے۔
تین بار یعنی بار بار یہ الفاظ کہنے سے خدا کو یقین دہانی کرانی مقصود ہوتی ہے۔

قومہ:۔ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونے کو قومہ کہتے ہیں اور سیدھا کھڑا ہوتے وقت کہا جاتا ہے:۔
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ یہ امام کہتا ہے اور مقتدی کہتا ہے:۔
رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

ترجمہ:۔ سن لی اللہ تعالیٰ نے درخواست جو بندے نے ربّ العزت کے حضور پیش کی۔ اور جس نے اس کی تعریف کی بہت ہی زیادہ تعریف . . . . .
اے میرے پروردگار تعریف اور ستائش سب تیرے ہی لئے ہے۔
تکبیرِ انتقال:۔ جب بندے کو پتہ لگا کہ اس کی درخواست خدا نے سن لی تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا اسلئے وہ خدا کی کبریائی اور بڑائی بیان کرتے ہوئے یعنی تکبیرِ انتقال (اللہ اکبر) کہتے ہوئے سجدہ میں چلا گیا۔ دوسرے اس نے محسوس کیا کہ دو زانو جھکنے سے یعنی رکوع کرنے سے جو گناہوں کی گٹھڑی وہ سر پر اٹھائے ہوئے تھا گر پڑی ہے یعنی وہ گناہوں سے پاک ہو گیا ہے اس لئے اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اس لئے وہ اس چیز کا شکریہ بجا لانے کے لئے۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلا گیا ہے۔

Marfat.com

سجدہ :۔ میں کہتا ہے :۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار

ترجمہ :۔ پاک ہے میرا پروردگار بہت ہی اُونچی شان والا۔

تین بار اِس لئے کہتا ہے کہ ایک بار کہنے سے اُس کی تسلی نہیں ہوئی۔ سجدہ کرنا تسلیم و سپردگی (یعنی اپنا جسم و جان اُس کے حوالے کرنا) کی تکمیل ہے جس کی شروع بندے کے ہاتھوں کو اُٹھا کر کرنے سے ہوئی تھی کہ وہ دُنیا کے بکھیڑوں سے دستبردار ہو گیا ہے اور اِنتہا یہ ہے کہ اُس نے اپنا جسم اور جان سب اُس کے حضور رکھ دی ہے اور یہ خودسری اور خودی سے پوری طرح باز آنے کی علامت ہے کیونکہ اَب تو اُس نے اپنے بدن کا اشرف ترین حصہ یعنی پیشانی بھی زمین پر رکھ دی ہے۔

تکبیر اِنتقال یعنی اللہ اکبر کہتا ہوا بیٹھ جاتا ہے ذرا سا بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ جلسے میں کہتا ہے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَاعْفِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

ترجمہ :۔ اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے نیک کام کرنے کی۔ اور مجھے عافیت دے اور رزقِ حلال عطا فرما۔

ایسا کہنے سے اِسے سکون ملتا ہے اور سکون ملنے کی خوشی میں دُوسرا سجدہ بجالاتا ہے۔

دُوسرا سجدہ اس لئے بھی بجالاتا ہے کہ اُسے ایک سجدہ کرنے سے

Marfat.com

تسلی نہیں ہوئی۔

دُوسرا سجدہ :۔ اِس میں بھی تین بار کہتا ہے :

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

جلسۂ اِستراحت :۔ دُوسرا سجدہ بجالانے کے بعد تکبیر کہتے ہوئے کچھ دیر بیٹھنے کو جلسۂ اِستراحت کہتے ہیں۔

قومہ :۔ پھر دوسری رکعت کے لئے اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور سورۃ فاتحہ سے اپنی نماز شروع کرتا ہے اور پہلی رکعت کی طرح سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کی کوئی سی سورۃ تلاوت کرتا ہے۔

تکبیر کہتے ہوئے پہلے کی طرح رکوع اور سجود کرتا ہے۔

قعدہ :۔ اور پھر تکبیر کہتے ہوئے دو زانو بیٹھ جاتا ہے اِسے قعدہ کہتے ہیں۔

تشہد نمبر ۱ :۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

ترجمہ :۔ اور سب قولی۔ بدنی اور مالی عبادتیں سب خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اے نبی تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں ہوں۔ سلامتی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔

تشہد نمبر ۲ :۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

Marfat.com

ترجمہ:۔ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور شہادت دیتا ہوں کہ بے شک محمدؐ بندہ ہے اُس کا اور رسول ہے اُس کا

قعدہ میں رفع سبّابہ

قعدہ میں اَلتَّحِیَّات پڑھتے وقت نمازی اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے پر دائیں ہاتھ کی شہادت والی اُنگلی اُٹھا کر اور باقی کی اُنگلیوں کے ساتھ انگوٹھے کا حلقہ بنانے کو رفع سبابہ کہتے ہیں۔

اگر فرضوں والی نماز ہے تو تشہد پڑھنے کے بعد تکبیر کہتا ہوا تیسری رکعت پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جائے اور پہلے کی طرح سُورۃ فاتحہ پڑھے لیکن سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد رکوُع میں چلا جائے۔ قرآن پاک کی کوئی سی سُورۃ نہ پڑھے اور پہلے کی طرح رکُوع کے بعد سجدہ کرے اگر چار رکعت والی نماز ہے تو سجدہ کر چکنے کے بعد تکبیر کہتے ہوئے چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھ لینے کے بعد رکوُع کرے سجدہ کرے اور دُوسرا سجدہ کر لینے کے بعد تشہد کے لئے بیٹھ جائے اور اَلتَّحِیَّات کے بعد درُود شریف اور دُعا پڑھے جیسے دو رکعت والی نماز میں پڑھی تھی۔ پھر دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے اپنی نماز ختم کرے۔

نوٹ:۔ اگر باجماعت یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو پہلی رکعت میں صرف ثناء پڑھے اور سورہ فاتحہ جب امام پڑھ رہا ہو تو خاموش رہے اور جو امام پڑھ رہا ہو صرف سنتا جائے صرف تکبیر کہہ سکتا ہے اور جو رکوُع اور سجوُدمیں پڑھنا ہوتا ہے پڑھے اور تشہد میں جو پڑھنا ہوتا ہے پڑھے پھر

Marfat.com

دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرے

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جیسے تُو نے رحمت بھیجی اُوپر حضرت ابراہیمؑ کے اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر بیشک تُو تعریف کیا اور بزرگی والا ہے اے اللہ برکت دے اوپر حضرت محمدؐ کے اور حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تُو تعریف کیا۔ اور بزرگی والا ہے۔

دُعا:۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ط رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار بنا مجھے نماز کا پابند اور میری اولاد میں سے بھی اے میرے پروردگار قبول فرما۔ میری دُعا اور منظور فرما۔ اے میرے پروردگار میرے گناہ بخش دے اور میرے ماں باپ کے بھی اور مومنین کے بھی جس دن قائم ہو گا محشر کا دِن۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً

Marfat.com

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ:۔ اے میرے ربّ عطا کر مجھے بھلائی اِس دُنیا میں اور آخرت میں بھی بھلائی۔ اور بچا ہمیں آگ کے عذاب سے۔

سلام و تسلیم:۔ دائیں جانب مُنہ پھیرتے ہوئے کہنا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ بائیں جانب پھیرتے ہوئے کہنا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ ۔

ترجمہ:۔ سلامتی ہے تم پر (اے فرشتو! اور نمازیو!) اور اللہ کی رحمت ہو پھر۔

۴۲۔ نمازوں کے بے اثر ہونے کے اسباب

۱۔ نماز میں ہم جو بھی عہد و پیماں (سورۃ فاتحہ پڑھتے وقت) خدا کے ساتھ کرتے ہیں اُنہیں پُورا نہیں کرتے۔

۲۔ ہماری نمازوں میں خشوع و خضوع نہیں ہوتا (یعنی جب ہم نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو ہمارا دھیان نماز کی بجائے دُنیا کے دھندوں کی طرف لگا ہوتا)

۳۔ ہم نماز بے دِلی سے پڑھتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی

پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۴۲

ترجمہ:۔ اور جب کھڑے ہوتے ہیں۔ نماز کے لئے تو کھڑے ہوتے ہیں بے دِلی سے۔

Marfat.com

۲۷۔ لوگوں کو فجر کی نماز کیوں بھاری معلوم ہوتی ہے؟

اِس لئے کہ رات بھر وہ کلبوں میں کھیل تماشے اور راگ رنگ میں محو رہتے ہیں اِس لئے صبح نماز فجر کے لئے اُٹھنا اُن کے لئے دشوار ہو جاتا ہے۔ دوسرے اِس لئے کہ اُنہیں خوفِ خدا نہیں ہوتا

۲۸۔ مسلمان نماز کیوں نہیں پڑھتے

اِس لئے کہ نماز کی ادائیگی سے اِنہیں فوری طور پر کوئی فائدہ دکھائی نہیں دیتا اور نہ ہی اِس کی ادائیگی سے کوئی غیر معمولی اثرات دِکھائی دیتے ہیں۔ آخر کوئی تو مصلحت ہوگی جو قرآنِ پاک میں کم و بیش نماز کا سات سو بار ذکر آیا ہے۔

سکون۔ اطمینان حاصل کرنے کے لئے اِنسان نت نئی ایجادات دوائیاں۔ سامان اور مصنوعی طریقے اِختیار کر رہا ہے لیکن سب کے سب ناکام ہی ثابت ہوئے ہیں۔ اِسی چیز کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اِنسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فِطرت کے مُطابق زندگی بسر کرنے کے لئے ایسا دستورِ حیات (قرآنِ پاک) دیا۔ جِس سے ہر قسم کا اِطمینانِ قلب نصیب ہو۔ اور اِس کی بُنیاد نماز پر رکھی۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت نمبر ۲۸

Marfat.com

۲۹- نماز میں چوری اور اس کا سدّباب

نماز میں چوری کا مطلب ہے۔ نماز کے ارکان (قیام۔ رکوع۔ سجدہ) کا جلدی جلدی ادا کرنا۔ یعنی قیام کے بعد جلدی رکوع میں چلے جانا اور پھر رکوع سے جلدی قومہ کرنا اور پھر قومہ سے جلدی سجدے میں چلے جانا۔ اور جلسہ کئے بغیر جلدی دوسرا سجدہ بجا لانا۔ اور جلدی سے نماز پڑھنا۔

چوری کا سدّباب:۔

(۱) قومہ کی حالت میں پڑھنا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ۔

(۲) جلسہ میں پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

۳۰- نمازوں کے اوقات

نام نماز	وقت نماز	قرآن پاک کا ارشاد	پارہ سورۃ آیت
نمازِ فجر	صبح صادق یعنی پو پھٹتے سے لیکر صبح کی کرن نکلنے سے پہلے پہلے تک	وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ ترجمہ۔ اور قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں پر یعنی نمازِ فجر اور نمازِ مغرب۔	پ ۱۲ سورۃ ھود آیت ۱۱۴
		(۲) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ	پ ۱۶

Marfat.com

نام نماز	وقت نماز	قرآن پاک کا ارشاد	پارہ۔سورۃ۔آیت
		طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا	سورۃ طٰہٰ
		ترجمہ۔ اور خوبیاں بیان کر اپنے رب کی سراہتے ہوئے سورج نکلنے سے پہلے (نمازِ فجر) اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے (نمازِ عصر)	آیت ۱۳۰
		۳۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ۔	پ۔۲۱ سورۃ الروم
		ترجمہ۔ پس خوبیاں بیان کرو یعنی نماز پڑھا کرو) جب صبح ہو (یعنی نمازِ فجر) اور جب شام ہو یعنی نمازِ مغرب۔	آیت ۱۷
		(۴) وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا	پ ۲۶
		ترجمہ۔ اور خوبیاں بیان کرو اس کے لئے یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے صبح (نمازِ فجر) اور شام (نمازِ ظہر۔عصر۔مغرب اور عشاء)	سورۃ الفتح آیت۔ ۹
نمازِ ظہر	کسی چیز کا سایہ ڈھلنے یعنی کم ہونے سے لے کر سائے کے دوگنا ہونے تک	(۱) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ۔ ترجمہ۔ قائم کر نماز کو سورج کے ڈھلنے پر۔	پ ۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۸
		(۲) حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ	پ ۲۱ سورۃ الروم

Marfat.com

نام نماز	وقت نماز	قرآن پاک کا ارشاد	پارہ سورۃ آیت
		ترجمہ:۔ دوپہر کے وقت	آیت ۱۸
نمازِ عصر	چیز دن کے سائے کے دوگنا ہونے سے لے کر آفتاب کے غروب ہونے تک	(۱) وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ۔ ترجمہ۔ اور اسی کے لئے تعریف ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور پچھلے پہر یعنی عصر کے وقت اور دوپہر کو (یعنی نماز ظہر)	پ ۲۱ سورۃ الروم آیت ۱۸
		(۲) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔ ترجمہ۔ اور خوبیاں بیان کر اپنے رب کی سراہتے ہوئے سورج کے نکلنے سے پہلے (نماز فجر) اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے (نماز عصر)	پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۰ پ ۱۶ سورۃ ۹۶ آیت ۱۳۰
		(۳) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ ترجمہ۔ حفاظت کرو نمازوں کی یعنی پڑھنے کا خاص اہتمام کرو خاص کر درمیان والی یعنی نماز عصر کی۔	

Marfat.com

پارہ سورۃ آیۃ	قرآن پاک کا ارشاد	وقت نماز	نام نماز
پ ۱۲ سورۃ ھود آیت ۱۱۴	وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ ترجمہ۔ اور قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں پر یعنی نماز فجر اور نماز مغرب۔	آفتاب کے غروب ہونے سے لیکر شفق پھیلنے تک یعنی ستارے نکلنے سے پہلے تک	نماز مغرب
پارہ ۱۲ سورۃ ھود آیت ۱۱۴	وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ۔ ترجمہ۔ اور قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں پر (نماز فجر اور نماز مغرب) اور رات کی گھڑیوں میں یعنی نماز عشاء اور نماز تہجد بھی پڑھا کر۔		نماز عشاء
پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۰	(۲) وَمِنْ اٰنَآءِ الَّیْلِ ترجمہ۔ اور رات کی گھڑیوں میں بھی (نماز پڑھا کر)		
پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۷	وَمِنَ الَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ اور رات کی گھڑیوں میں اس کے لئے تہجد پڑھا کر	نصف شب سے لے کر نماز فجر سے پہلے پہلے تک	نماز تہجد
پ ۲۹ سورۃ دھر آیت ۲۶	(۲) وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا۔ ترجمہ۔ اور کچھ رات گئے اسے سجدہ کیا کر یعنی نماز عشاء پڑھا کر۔ اور رات کے آخری حصے میں تہجد پڑھا کر		
پ ۲۳	یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ	سورج کی کرن میں	اشراق

Marfat.com

	جب تمازت شروع ہو جائے اور اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھا جا سکے یہ وقت سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد سے شروع ہوتا ہے	ترجمہ۔ خوبیاں بیان کرتے ہیں (پہاڑ) شام کو (نماز مغرب) اور سورج چمکنے پر (نماز اشراق)	سورۃ ص آیت ۱۸
نماز چاشت	آفتاب کے کافی بلند ہونے سے زوال تک (تقریباً ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک)	وَالضُّحٰی ۱ ترجمہ۔ قسم ہے وقتِ چاشت کی (یعنی جب خوب روشنی ہو جاتی ہے)	پ ۳۰ سورۃ ضحیٰ ۱ آیت ۱
نمازِ اوابین			

Marfat.com

۳۱۔ فرشتے کی نداء نماز کے وقت

جب نماز کے پڑھنے کا وقت ہوتا ہے تو اس وقت ایک فرشتہ نداء کرتا ہے کہ "اٹھو گناہوں کی آگ جو تم نے جلا رکھی ہے اسے وضو کے پانی سے بجھا ڈالو"

نماز کے دوران

بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں۔ مثلاً بولنا چالنا یعنی کسی شخص سے ہمکلام ہونا کسی کے سلام کا جواب دینا۔ وغیرہ) کھانا پینا۔ اپنے اعضاء (ہاتھ پاؤں آنکھ۔ کان۔ دل۔ دماغ۔) سے کسی قسم کا دُنیا وی کام لینا۔ مثلاً ہاتھوں سے کھجلی کرنا۔ مکھی اُڑانا ناک میں اُنگلی ڈالنا۔ پاجامہ وغیرہ ٹھیک کرنا۔ آنکھ سے اِدھر اُدھر دیکھنا

۳۲۔ دورانِ قیام ضروری ہے کہ

۱۔ دل و دماغ صرف ربّ العزت ہی کی طرف متوجہ رہیں۔
۲۔ ہاتھوں سے کوئی کام نہ لیا جائے ساکن رہیں۔
۳۔ آنکھیں دورانِ قیام سجدہ کی جگہ پڑ ٹکی رہیں۔
۴۔ کان ہمہ وقت امام کی قرأت سننے میں مشغول رہیں۔ اور کسی اور آواز کی طرف

۳۳۔ نماز نہ پڑھنے کے اوقات :-

(۱) طلوعِ آفتاب کے وقت (۲) زوال یعنی سورج ڈھلتے وقت یعنی جس وقت چیزوں کے سائے زیادہ ہونے لگیں۔ (۳) آفتاب غروب ہوتے وقت

Marfat.com

۱۰۴۔ جب انسان نماز پڑھنے لگے تو سمجھے کہ :۔

۱۔ موت سر پر کھڑی ہے یعنی وہ نہیں جانتا کہ موت کب آجائے

۲۔ خدا میرے سامنے موجود ہے۔ اور وہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اگر ایسا نہیں کر سکتا تو یہ سمجھے کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے :۔

اِنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ یَرَاکَ۔

ترجمہ۔ جب تو عبادت کرنے لگے (یعنی نماز پڑھنے لگے) تو سمجھ کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اگر ایسا نہیں کر سکتا۔ تو سمجھ کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے اور تیرے عیاں اور نہاں سب اعمال سے آگاہ ہے کوئی چیز بھی اُس سے چھپی نہیں وہ تو دلوں کے بھیدوں تک کو جانتا ہے۔ اس لئے وہ اُس کی ذات کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ یعنی وہ کرے کچھ اور اُس کے دل میں کچھ اور ہو یعنی ریاکاری

۳۔ کعبہ میری نگاہوں کے سامنے ہے

۴۔ پاؤں پل صراط پر ہیں

۵۔ دائیں جانب بھی دوزخ ہے اور بائیں جانب بھی دوزخ

۶۔ کہیں یہ میری آخری نماز نہ ہو

۱۰۵۔ اے بندے اگر تو دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون موجود ہے

اور کس سے ہمکلام ہے تو واللہ ضرور چاہے کہ قیامت تک تو نماز کی حالت میں ہی رہے۔ اور سلام پھیرنا (یعنی نماز ختم کرنا) تو پسند ہی نہ کرے۔

Marfat.com

۳۶ مسجد میں داخل ہونے پر نمازی کیلئے ضروری ہدایات

۱۔ نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں داخل ہونے کے لئے دایاں پاؤں اندر رکھنا

۲۔ اور یہ دُعا پڑھنا :-

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

۳۔ دو رکعت نفل تحیتہ المسجد پڑھنا۔

۴۔ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جانا۔ (کسی سے ہمکلام نہ ہونا)

۳۷۔ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ ہماری نماز قبول ہو گئی ؟

قاعدہ ہے کہ جب کسی کا کام کسی کو پسند آجائے تو وُہ دوبارہ بھی اُس سے اپنا کام لینا پسند کرتا ہے اور اُسے اپنے پاس آنے کے لئے کہتا ہے۔

اسی طرح اگر خدا نے ہماری نماز قبول کر لی تو وُہ ہمیں دُوسری نماز پڑھنے کی توفیق دیتا ہے۔ توفیق دراصل رضامندیٔ خدا وندی ہے یعنی خدا کو ہماری نماز جو ہم نے ادا کی پسند آئی جس کے عوض اُس نے ہمیں دُوسری نماز پڑھنے کی توفیق بخشی۔

۳۸۔ نماز میں غفلت کی وجہ

I۔ ظاہری۔ (۱) کوئی چیز دیکھنا (۲) کسی گانے کی آواز سُننا

II۔ باطنی۔ پریشان خیالات

علاج۔ ظاہر غفلت کا علاج

۱۔ دُنیاوی کام کاج کرنے کے بعد نماز پڑھنا۔ مثلاً بھوک پیاس کا علاج

Marfat.com

کرنا۔ ٹٹی پیشاب کر لینا۔

۲۔ ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں خاموشی ہو۔ زیادہ روشنی نہ ہو۔ توجہ ہٹانے والی چیزیں نہ ہو۔ مثلاً تصویریں پُرکشش جائے نماز (مُصلّے)

II۔ باطنی غفلت کا علاج

۱۔ خُدا کا ذِکر کرنا۔ تسبیح و استغفار

۲۔ صدقہ دینا

۳۔ قرآن کی تلاوت کرنا۔ (السّجدہ، لُقمٰن، مُلک، اِنعام، کہف، فرقان، طٰہٰ، یٰسین)

۴۔ نماز پڑھنا۔

۳۸۔ نماز میں بندے سے بھُول ہو جانے کے اسباب

بُنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نماز پڑھتے وقت نمازی کا دِل پوری طرح نماز میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُس کی توجّہ کا مرکز خُدا نہیں، بُنیادی بکھیڑے ہوتے ہیں۔ اِسی چیز کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے شیطان اُس کے دِل میں طرح طرح کے خیالات ڈالتا ہے جس کی وجہ سے وُہ بھُول جاتا ہے کہ اُس نے کتنے سجدے کئے ہیں۔ کونسی رکعت پڑھ رہا ہے۔ دُوسرے اَلفاظ میں اُس نے جو نماز کے لئے نیّت کی تھی اور عہد و پیمان کیا تھا۔ سَب جھُوٹ تھا اِس لئے اُس کی نماز اکارت گئی۔

۳۹ - نماز کا حق

جِس طرح گھڑی کا حق ہے وقت بتانا۔ یہ تب ہی مُمکن ہے اگر گھڑی چل رہی ہو۔ گھڑی کے چلنے کا دار و مَدار اُس کی چابی، سپرنگ اور گراریوں پر ہے۔ گھڑی

Marfat.com

کے وقت کا تب ہی پتہ چلتا ہے جب سوئیاں اور ڈائل بھی موجود ہوں۔

اسی طرح نماز کا بھی تب ہی پتہ چلتا ہے جب انسان تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھائے قیام کرے۔ رکوع اور سجدہ بجا لائے اور تشہد کے لئے بیٹھے۔ دائیں بائیں جانب سلام پھیرے۔

نماز کا حق یہی ہے کہ :-

۱۔ نماز میں چوری نہ کی جائے۔

۲۔ نماز پوری خشوع و خضوع سے ادا کی جائے۔

۳۔ نماز وقت پر ادا کی جائے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے :-

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون آیت ۹

ترجمہ :- وہ لوگ جو حفاظت کرتے ہیں اپنی نمازوں کی۔ یعنی باقاعدگی سے وقت پر پڑھتے ہیں۔

کیا آپ نے کتاب کا حق ادا کر دیا ہے ؟

یعنی کتاب ملنے پر کتاب پڑھ ڈالی ہے یا اُسے الماری کی نظر کر دیا ہے یعنی پڑھنے کی زحمت گوارا ہی نہیں کی۔ جانتے ہیں ایسا کرنے سے روزِ محشر یہی کتاب آپ سے سوال کرے گی کہ بھیجنے والے نے تجھے کتاب کس لئے بھیجی تھی۔ کیا اس کے بھیجنے والے کی یہی غرض تھی کہ تو اسے یعنی کتاب کو الماری میں رکھ دے۔ الماریاں

Marfat.com

اِنسان اور سوداگری

اِنسان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ وُہ اِس دُنیا میں سوداگری کرنے آیا ہے اُس کا سرمایہ اُس کا نفس ہے جس کی وجہ سے اُسے نقصان بھی پہنچ سکتا ہے اور نفع بھی۔ اور یہی نفس اُسے جنّت یا دوزخ میں لے جانے کا ذمہ دار ہوگا

۴۳۔ نماز اور رسُول

نماز کا اَدا نہ کرنا ہماری غیرتِ ایمانی کے لئے ایک بُہت بڑا چیلنج ہے اِس لئے ہمیں سوچنا چاہیئے کہ وُہ نبی (رسول اللہ علیہ وسلم) جو ہم پر اِتنے مہربان ہیں جنہوں نے پیدا ہوتے ہی کہا" رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی "

ترجمہ :۔ اَے میرے رَبّ (پروردگار) میری اُمّت کو بخش دے۔

اور پھر یہی دُعا مُزدلفہ کے میدان میں بھی مانگی۔ یہی نہیں ہر روز راتوں کو تہجّد کی نماز میں اپنی اُمت کے لئے یہی دعا مانگا کرتے تھے۔

کیا ہمارا حق نہیں بنتا کہ ایسے نبی کا ہر حُکم مانیں اور نماز باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں کیونکہ اُنہوں نے نماز کی بابت بُہت تلقین کی ہے اگر ہمیں اُن سے واقعی محبت ہے تو ضرور کریں گے۔ اِس کے متعلق عربی کا ایک شعر ہے

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعٌ

ترجمہ۔ اگر تیری محبت سچی ہے تو تُو ضرور اُن کی فرمانبرداری کرتا۔ کیونکہ بِلاشبہ ہر عاشق اپنے معشوق کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

Marfat.com

۴-نماز اور شُکر

نماز نام ہے خُدا کا شُکر بجالانے کا جیساکہ مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے:۔

۱۔ صُبح کو نیند سے جب انسان بیدار ہوتا ہے تو فجر کے دو فرض ادا کرنے سے خُدا کا شُکر بجالاتا ہے کہ اُس کی ذات نے موت (نیند) سے زندگی (جگانا) عطا کی ۔

۲ - نماز اور کاروبار

انسان جو بھی دُنیاوی کاروبار کرتا ہے ضرور دیکھتا ہے کہ اُسے کچھ مُنافع بھی ہورہا ہے یا نہیں اگر مُنافع نہیں ہورہا ہے تو سوچتا ہے کہ اُس سے کیا غلطی ہوئی جس کی وجہ سے اُسے گھاٹا ہو رہا ہے یعنی نقصان کا خمیازہ بھگتنا پڑرہا ہے چنانچہ وہ حتیّٰ الوسع کوشش کرتا ہے اور خامی دُور کرتا ہے . جو گھاٹے کا باعث بن رہی تھی ۔

نماز کے بارے میں بھی ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا اُس کے پڑھنے سے ہمیں کچھ فائدہ بھی ہورہا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں، تو ہمیں سوچ بچار کرنا چاہیئے

ایک مثال ایک صحابی تھے جب گھر آئے تو بیوی سے پُوچھا کھانے کو کچھ ہے۔ بیوی نے کہا نہیں۔ چنانچہ وہ مسجد گئے اور نماز پڑھی گھر واپس آئے بیوی سے پُوچھا کھانے کو کچھ ہو گیا۔؟ بیوی نے جواب دیا نہیں۔ بولے نماز میں کُچھ کسر رہ گئی ہے جو قبول نہیں ہوئی. دوبارہ مسجد گئے اور نماز پڑھی

Marfat.com

واپس گھر آئے پوچھا کھانے کو کچھ ہو گیا بیوی نے جواب دیا نہیں بولے نماز میں ضرور کچھ خامی رہ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے شرفِ قبولیت نہیں ہوئی۔ وہ پھر مسجد گئے اور نہائیت خشوع و خضوع سے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مانگی کہ نماز کا حق تو ادا کر دیا ہے لیکن تیری رحمت سے ہی یہ مقبول ہو سکتی ہے جب گھر آئے تو دیکھا چکی خود بخود چل رہی ہے اور آٹے کا ڈھیر لگ گیا ہے اور کھانے کا انتظام ہو گیا ہے چنانچہ یہ دیکھ کر دوبارہ مسجد جا کر دو رکعت نماز شکرانہ پڑھی کہ اے اللہ تیرا شکر ہے تو نے میری نماز قبول کر لی۔

دسواں باب نماز کی بابت اہم باتیں

۷۴۔ خدا کے ذکر یعنی نماز پڑھنے کی بابت

بندے کو چاہئے کہ وہ خدا کو ہر وقت یاد کرتا رہے۔ اور نماز خدا کو یاد کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ پارہ ۱۶ سورت طٰهٰ آیت ۱۴

ترجمہ۔ نماز قائم کر میرا ذکر کرنے کے لئے

اس لئے خدا نے بندے کو آگاہ کیا کہ میرا ذکر کرنے میں سستی سے کام نہ لے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

وَلَا تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ۔ پارہ ۱۶ سورت طٰهٰ۔ آیت ۴۲

ترجمہ۔ اور مت کر سستی میرا ذکر کرنے میں۔

اس لئے کہا گیا کہ نماز پابندی سے پڑھا کر۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:۔ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔ پارہ ۱۶ سورۃ طٰهٰ آیت ۱۳۲

Marfat.com

ترجمہ۔ اور نماز پابندی سے پڑھا کر۔

اِس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا کہ نماز خشوع و خضوع سے پڑھا کر تاکہ تیری نماز قبول ہو جائے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ پارہ ۱۸ سورۃ مؤمنون۔ آیت ۲) ترجمہ۔ وہ لوگ جو اپنی نماز خشوع خضوع سے پڑھتے ہیں۔

خشوع سے یہ مراد ہے کہ اُسے یہ معلوم نہ ہو کہ اُس کے دائیں بائیں کیا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ اور نہ ہی اُس کے دِل میں کسی قسم کے وسوسے آئیں۔

۴۸۔ خشوع و خضوع کی بابت

نمازی کو چاہیئے کہ وہ نماز کا ہر رُکن (تکبیر، قیام، رکوع، سجدہ وغیرہ) ادا کرنے سے پہلے اِس میں دھیان دے کہ وہ جو رُکن ادا کر رہا ہے اُس کی مصلحت کیا ہے؟ فضیلت کیا ہے؟ کیوں کہا گیا کہ نماز پڑھنے کے دوران یہ رکن ادا کرے۔

۴۹۔ نماز میں خشوع و خضوع (قرآن پاک کا ارشاد)

اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (پ۱۸ سورۃ مومنون آیت ۲)

ترجمہ۔ وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں گڑگڑاتے ہیں۔

Marfat.com

۵۰۔ نماز میں خشوع و خضوع کیسے حاصل ہو؟

(۱) **خوفِ خدا** ۔ دل میں خدا کا خوف طاری ہو کہ وہ اُس عالی مقام کے دربار میں دست بستہ کھڑا ہے جو اس کی ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے اور اُس کے دل میں اُٹھنے والے ہر خیال سے آگاہ ہے۔

۲۔ **نگاہ** ۔ نماز کے دوران :۔

۱۔ قیام کے وقت سجدہ کرنے والی جگہ پر ہو

۲۔ رکوع کے وقت اپنے پاؤں پر ہو۔

۳۔ قعدہ کے وقت اپنے پہلو (گود) میں ہو۔

۴۔ نماز پڑھتے وقت نماز کے الفاظ کے معنوں سے واقف ہو تاکہ اُسے پتہ ہو کہ وہ جو نماز میں پڑھ رہا ہے اُس کا مطلب کیا ہے

۵۔ نماز کے دوران اُسے خیال رہے کہ وہ کونسی رکعت پڑھ رہا ہے اور یہ کونسا سجدہ ہے پہلا یا دوسرا۔ یعنی دھیان نماز میں رہے

۶۔ خدا کی محبت ۔ جس طرح ایک پیالے میں دو متضاد چیزیں جیسے آگ اور پانی ایک وقت میں نہیں سما سکتے انسان کے دل کے پیالے میں بھی دو متضاد چیزیں یعنی خدا کی محبت اور دنیا کی محبت اکٹھی نہیں سما سکتی ۔ جب ہمیں دنیا سے محبت ہی نہ ہوگی تو نماز پڑھتے وقت ہمارا خیال دنیا کی طرف نہیں جائے گا۔

نوٹ :۔ خشوع خضوع نماز کی اصل روح ہے ۔

۵۱۔ خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے والوں کے لئے انعام

زندگی جو انسان کو عطا کی گئی اس میں وہ کامیاب ہو گیا اور جنت واجب ہو گئی

Marfat.com

اس کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد ہے:
قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۔
(پ ۱۸ سورۃ مومنون آیت ۱)
ترجمہ پس وہی لوگ ہی فلاح پائیں گے جن کی نمازوں میں خشوع ہوگا

۵۲ - نگاہ کی بابت

جب نمازی نماز کے دوران اپنی نگاہ کسی اور چیز کی طرف کر لیتا ہے تو باری تعالیٰ فرماتے ہیں کیا تجھے مجھ سے بھی اچھی چیز نظر آگئی جو تو مجھے چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

۵۳ خدا سے محبت کی پہچان کی بابت

حضرت اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرشتے تو ساری رات عبادت میں مشغول رہیں اور انسان باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے بھی آرام کی نیند سوتا رہے۔ اور وہ دعویٰ کرے کہ اسے خدا سے بڑا پیار ہے اس کی بابت پنجابی میں ایک شعر ہے ؎

تُوں سُتا رب جاگدا   او جھلیا اے کیتھے دی پریت
جے تیرا پیار اے رب نال   جا کے بانگ دے مسیت

اسی لئے وہ ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتے تھے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جب کہے کہ میں خدا سے محبت کرتا ہوں۔ کیونکہ جب رات آئے تو سو جائے کیا! ایک شخص رات

Marfat.com

کی تنہائی میں (جب اسے کوئی اور دیکھنے والا نہ ہو) اپنے محبوب سے ملنا نہیں چاہتا۔ تنہائی میں اپنے محبوب سے ملنے کا شوق ہی محبت کی اصل نشانی ہے اپنے محبوب سے محبت کا حق تہجد کی نماز پڑھنے سے ادا ہو سکتا ہے۔

۵۴۔ خواہشات کے پیچھے لگنے والوں کے نمازوں کو ترک کر کے انجام کی بابت قرآن پاک کا ارشاد:

اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوَاتِ فَسَوْفَ غَیًّا۔

پارہ ۱۴ سورۃ مریم۔ آیت ۵۹۔ ترجمہ:۔ جنہوں نے نماز گنوادی اور اپنی خواہشات کے پیچھے لگ گئے۔ ایسے لوگوں کا انجام دوزخ میں غَیّ کا گڑھا ہوگا

۵۵ جن لوگوں نے نمازیں چھوڑ دیں اُن کی سزا کی بابت قرآن پاک کا ارشاد

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا

سورۃ مریم آیت ۵۹۔

پارہ ۱۴

ترجمہ:۔ اُن کی (یعنی نیک لوگوں کی) جگہ ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں گنوادیں اور اپنی خواہشات کے پیچھے لگ گئے۔ ایسوں کے لئے دوزخ میں غیّ کے جنگل میں ٹھکانہ ہوگا۔

Marfat.com

۵۶۔ بغیر حساب دیئے جنت میں کون لوگ داخل ہوں گے

۱۔ راحت اور تکلیف ہر رنگ میں خُدا کی حمد کرنے والے (یعنی جو ہر حال میں خُدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔)

۲۔ راتوں کو عبادت کرنے والے۔

۳۔ عبادت (نماز) کو دُنیا کے کاموں پر ترجیح دینے والے

۴۔ رزق حلال کمانے والے

۵۷۔ ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو بوقتِ ضرورت مِلا کر پڑھنے اور نمازِ فجر کو علیحدہ پڑھنے کے بارے میں قرآنِ پاک کا ارشاد :-

پہلے زمانے میں صرف تین نمازیں تھیں صُبح دوپہر شام۔ اس میں صُبح علیحدہ پڑھتے تھے اور دوپہر میں ظُہر اور عصر کی نماز آگئی اور شام میں مغرب اور عشاء آگئی اس لیے ہم بوقت ضرورت ظُہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

۱۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۸

ترجمہ :- نماز قائم کرو سورج کے ڈھلنے سے (یعنی نمازِ ظُہر، عصر) رات کے آنے تک۔

۵۸۔ چار سُنتوں اور چار فرضوں کے پڑھنے میں فرق :

فرضوں میں تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآنِ پاک کی کوئی

Marfat.com

سی سورت نہیں پڑھی جاتی۔ اور سنتوں میں تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کی کوئی سی سورۃ پڑھی جاتی ہے۔

۵۹۔ قبر میں منکر نکیر کے سوال

۱۔ تیرا رب کون ہے؟

۲۔ تیرا دین کون سا ہے؟

۳۔ تیرا نبی کون سا ہے؟

ان سوالوں کا جواب:۔

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ نَبِیًّا۔

۶۰۔ گناہوں کی گٹھڑی کیسے اتر سکتی ہے؟

جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ گناہوں کی گٹھڑی سر پر اٹھائے ہوتا ہے جب وہ رکوع کرتا ہے تو رکوع کرنے کی وجہ سے یہ گناہوں کی گٹھڑی اس کے سر سے گر جاتی ہے (اور ہمارا مشاہدہ بھی ہے کہ جھکنے سے سر پر اٹھائی ہوئی چیز گر جاتی ہے) یعنی گناہ اس سے دور ہو جاتے ہیں دوسرے الفاظ میں وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اس لئے اپنے پروردگار کا شکر بجا لانے کے لئے اٹھ کر کھڑا ہو کر یعنی قومہ کی حالت میں خدا کا شکر بجا لاتا ہے۔

Marfat.com

۶۱ - کعبہ شریف کو بنانے والے

۱۔ آدم عَلیہ السّلام نے سب سے پہلے ۔ پھر

۲۔ نوحؑ عَلیہ السّلام نے ۔ پھر

۳۔ اِبراہیم عَلیہ السّلام نے ۔ پھر

۴۔ اِسمٰعیل عَلیہ السّلام نے ۔ پھر

۵۔ حضرت محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن پانچ نبیوں کی وجہ سے پانچ نمازوں کو نسبت دی جا سکتی ہے ۔

۶۲ - گوشہ نشینی کے نُقصانات

۱۔ اِنسان علم سیکھنے اور سکھانے سے محروم ہو جاتا ہے

۲۔ نفع لینے اور کسی کو نفع پہنچانے (یعنی کسبِ معاش کرنے) سے محرُوم ہو جاتا ہے

یعنی اکیلے عِبادت کرنے سے جب اُسے کوئی دیکھنے والا ہی نہ ہو گا۔ تو اُس کا عمل دیکھ کر کوئی دُوسرا ویسا عمل نہ کر سکے گا۔ یعنی فائدہ نہ اُٹھا سکے گا۔

(۳) لوگوں کے حقوق اَدا کرنے سے محرُوم ہو جائے گا۔ اِس لئے خُدا نے بندے کو گوشہ نشینی اِختیار کرنے کے لئے نہیں کہا جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے :۔ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۲۷)

ترجمہ :۔ اور رہبانیّت تو اُنہوں نے (یعنی حضرت عیلیہ السّلام کے پیرُوؤں نے)

Marfat.com

نماز ترک کرنے والے کے لئے الفاظ

اُفاجر: فجر کی نماز ترک کرنے والے کو کہتے ہیں

اُخاسر (خسارہ میں رہنے والے) ظہر کی نماز ترک کرنے والے کو کہتے ہیں

عاصی۔ عصر کی نماز ترک کرنے والے کو کہتے ہیں۔

کافر۔ مغرب کی نماز ترک کرنے والے کو کہتے ہیں۔

تارک یا اُمضیّع۔ عشاء کی نماز ترک کرنے والے کو کہتے ہیں۔

گیارھواں باب

(باجماعت کی بابت)

۴۴۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی مصلحت

اسلام زندگی کی اجتماعی شیرازہ بندی کا وہ نمونہ پیش کرتا ہے جو آج تک کسی قوم نے پیش نہیں کیا۔ اس کی مصلحت ایک دوسرے کی خیریت کا پتہ کرنا ہے اس لئے کہ مسلمان لوگ اپنی اپنی گلی کوچے کی مسجد میں دن میں پانچ بار نماز پڑھنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اور اس طرح ایک دوسرے کی خیریت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔

ہفتے میں ایک بار جمعہ کے روز شہر کی جامع مسجد میں تمام شہریوں کو اکٹھا ہونے کا موقع ملتا ہے اور اس طرح وہ معاشرے کے حالات سے باخبر رہتے ہیں۔

سال میں دو بار (عیدیں منانے کے لئے) شہر کے باہر وسیع میدان میں نہ صرف شہر کے سب لوگ بلکہ آس پاس کے دیہاتی بھی اس بابرکت دن کی بدولت اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اس طرح دیہات والوں کو شہریوں سے ملنے کا موقع ملتا ہے۔

اور۔ زندگی میں ایک بار مکہ معظمہ میں حج کے موقعہ پر دنیا کے تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے سے ملنے کا موقع میسر آتا ہے۔

(۲) دوسری مصلحت یہ ہے کہ اکیلے نماز پڑھنے سے ہمیشہ خدشہ ہوتا ہے کہ

Marfat.com

شیطان نمازی کو بہکا نہ دے اور اُس پر غالب نہ آجائے۔ اِس لئے کہ بھیڑئیے کو کسی بھیڑ بکری کو اکیلا چرتا ہوُا دیکھ کر اُسے ہڑپ کرنے کا زیادہ موقع ملتا ہے بہ نسبت اِس کے کہ وُہ ریوڑ کے ساتھ ہو۔ اِس لئے باجماعت نماز میں ہی اِنسان کے لئے بہتری ہے۔

(۳) ہمارا مُشاہدہ ہے کہ دُعاؤں میں ہمیشہ جمع کا صیغہ اِستعمال ہُوا ہے یعنی دُعائیں اِکٹھی مانگی جاتی ہیں۔ اِس لئے اِس چیز کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہر ایک کو چاہئیے کہ وُہ باجماعت ہی نماز ادا کرے۔

۱۴۔ نماز باجماعت ادا کرنا (قرآن پاک کا ارشاد)

(۱) یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ۝

(پارہ ۳۔ سورۃ آل عمران آیت ۴۳)

ترجمہ۔ اے مریم کھڑی ہو جا اپنے پروردگار کے سامنے اور سجدہ کر اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

۱۵۔ باجماعت نماز ادا کرنے کا پس منظر

(۱) یہ اِجتماعی زِندگی کا بہترین نمونہ ہے۔ بڑوں (امیر لوگوں) کے دماغ سے کبرائی کا مادہ نِکل جاتا ہے اِس لئے کہ نماز میں امیر غریب سب ایک ہی صَف میں کھڑے ہوتے ہیں

(۲) چھوٹوں (غریب لوگوں) کے دِماغ سے پستی کا احساس نِکل جاتا ہے اِس لئے کہ امیر غریب ایک ہی صف میں نماز پڑھنے کے لئے شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں اور اِس طرح صف بندی کے ذریعے سارے طبقاتی امتیازات ختم ہو جاتے ہیں

Marfat.com

۶۷ - سجدوں کا پس منظر

جب نمازی پل صراط پر پہنچے گا تو پار کرنے سے ہچکچائے گا تو جبرائیل امین پوچھیں گے تم دنیا میں دریاؤں کو کیسے پار کرتے تھے جواب ہو گا کشتی کے ذریعے۔ باری تعالیٰ مسجدوں کو حکم دیں گے کہ یہ لوگ دنیا میں تم میں نماز ادا کرنے آیا کرتے تھے۔ ان کو بٹھا لو (کشتی بن کر) تاکہ میرے بندے آرام سے پل صراط پر سے گزر جائیں۔ اس لئے نماز مسجد میں ادا کرنی چاہیئے۔

۶۸۔ نماز باجماعت ادا نہ کرنے کا نتیجہ

بارہ بلاؤں سے دوچار ہو گا

۱۔ دنیا میں

۱۔ روزی میں برکت نہ ہو گی۔

۲۔ صالحین کے نور سے محروم ہو گا۔

۳۔ ایمان سے محروم ہو جائے گا۔

۲۔ موت کے وقت:

۱۔ پیاس کی حالت میں روح قبض کی جائے گی۔

۲۔ جان کنی کا عالم سخت ہو گا (یعنی مشکل سے روح نکلے گی)

(۳) ایمان نصیب نہ ہو گا (کلمہ نصیب نہ ہو گا)

III قبر میں

۱۔ منکر نکیر سختی سے پیش آئیں گے

Marfat.com

۲۔ قبر تاریک ہوگی (یعنی قبر میں اندھیرا ہوگا)
۳۔ قبر اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ مردے کی پسلیاں دوسری جانب کی پسلیوں سے مل جائیں گی۔

IV حشر میں

۱۔ حساب سختی سے لیا جائے گا۔
۲۔ ربِّ عزّوجل کے غضب سے دوچار ہوگا
۳۔ آگ کے عذاب میں رہے گا۔

چودھواں باب

(نماز کے مسائل کی بابت)

۱۔ نماز کی بابت ضروری مسائل

(۱) فجر اور عصر کی نماز کے بعد نوافل نہیں پڑھنے چاہئیں۔
۲۔ سنتوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کی کوئی سی تین آیات پڑھی جاتی ہیں جبکہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ایسا نہیں کیا جاتا۔
۳۔ پہلی رکعت میں قرآن میں پہلے لکھی ہوئی آیات پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ اور

Marfat.com

دوسری رکعت میں اس کے بعد کی۔ مثال کے طور پر
ایسا نہیں کرنا چاہیئے کہ پہلی رکعت میں سورۂ ناس اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی جائے اس لیئے کہ قرآنِ پاک میں سورۂ اخلاص پہلے درج ہے اور سورۂ ناس بعد میں۔

۴۔ عِشاء کی نماز سے پہلے سونا نہیں چاہیئے۔ یعنی مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد نہ سوئے عِشاء کی نماز پڑھ کر سوئے

۵۔ نمازِ نفل میں قیام ضروری نہیں

۶۔ سُنتیں گھر پڑھ کر مسجد میں فرض پڑھنے کے لیئے جائے۔ اس لئے کہ رسُول اللہؐ کا فرمان ہے کہ گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ گھر میں سُنتیں پڑھنے کا ثواب مسجد میں پڑھنے سے زیادہ ہے۔ یہ اس لئے کہ گھر کے دوسرے افراد گھر میں سُنتیں پڑھتے دیکھ کر رغبت حاصل کریں۔

(۷) سنتیں بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب آدھا رہ جاتا ہے لیکن کسی عُذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے

(۸) جب مُقتدی اِمام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو امام جب بھی تکبیر کہے تو مقتدی تکبیر کہے اور ثناء پڑھے۔ امام جب قرأت کرے تو مقتدی خاموشی سے سُنے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

پارہ ۹ - سورۃ الاعراف آیت ۲۰۴

Marfat.com

مقتدی جب امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین بار کہے۔ اور قومہ میں جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد۔

اسی طرح سجدہ میں مقتدی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہے۔

قعدہ میں اَلتَّحِیَّات تشہد۔ اور دُعا سب پڑھے۔

اگر نماز کھڑی ہوگئی ہو اور امام نے نماز پڑھنی شروع کردی ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ نماز میں شامل ہو جائے فرضوں سے پہلے جو سنتیں ادا کی جاتی ہیں۔ وہ بعد میں قضا پڑھے۔ لیکن فجر کی نماز میں یہ سنتیں سورج نمودار ہونے کے بیس منٹ بعد قضا پڑھے۔

اگر نمازی سنتیں پڑھ رہا ہے اور نماز کھڑی ہوگئی اور امام نے نماز پڑھانی شروع کردی تو مقتدی پہلے اپنی سنتیں پوری پڑھ لے پھر جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھے۔

اگر نمازی سے نماز میں کچھ بھول چوک ہوگئی ہو۔ مثلاً ایک ہی سجدہ کیا یا تین ... آخر میں سجدہ سہو کرلے۔

سفر کی حالت میں یا کسی مجبوری کے تحت وہ دو نمازیں ظہر اور عصر۔ مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھ سکتا ہے۔

سفر کی حالت میں نمازوں میں قصر کی جائے۔ یعنی چار فرضوں کی بجائے صرف دو فرض پڑھے لیکن سنتیں اور نوافل پورے پڑھے۔ اس کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد: وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ۔ (پ ۵ سورۃ النساء۔ آیت ۱۰۱)

اور جب تم زمین میں سفر کر رہے ہو پس تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم نماز

Marfat.com

میں قصر کرد

۱۔ نماز میں نیابت نہیں ۔
یعنی ایک شخص کے لئے دوسرا شخص نماز نہیں پڑھ سکتا۔
۲۔ نماز کی ادائیگی کے لئے عمامہ یعنی پگڑی پہننا مستحب ہے ٹوپی سے
نماز ہو جاتی ہے۔
۳۔ نماز کی ادائیگی میں آنکھیں بند کرنا کوئی مضائقہ نہیں اگر وہ سمجھے کہ آ
بند کرنے سے اُس کا نماز میں جی زیادہ لگتا ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ آنکھیں کھلی ر
قیام میں نگاہ سجدہ کرنے والی جگہ پر ہو۔ رکوع کے وقت اُس کی نگاہ ا
پاؤں پر ہو۔ اور التحیات پڑھتے وقت پہلو میں ہو۔

تیرھواں باب

(نماز کی بابت ضروری احکامات)

I۔ نماز کے فرض کھڑے ہو کر پڑھنے چاہئیں۔ چاہے نمازی منف
(یعنی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو) یا با جماعت ہو۔
اِس کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد:۔
(۱) وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۸
ترجمہ۔ اور کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے واسطے نماز ادا کرنے کے لئے
(۲) يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ۔ پارہ ۳۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۳
ترجمہ۔ اے مریم کھڑی رہ اپنے پروردگار کے سامنے (نماز کے لئے

Marfat.com

سنتیں اور نفل بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے مگر ایسا کرنے سے ثواب آدھا رہ جاتا ہے۔

نماز وقت پر پڑھنا۔ (اس کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد)

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۰۳)

ترجمہ۔ تحقیق نماز کا وقت بندھا ہوا ہے مومن لوگوں پر۔ یعنی نماز وقت پر پڑھی جائے۔

نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھنے کا حکم

اگر نمازی کا دل نماز میں نہ لگا ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ چونکہ شرابی نشے میں ہوتا ہے اس کا دماغ کام نہیں کر رہا ہوتا یعنی اگر وہ نماز پڑھے تو اسے سمجھ نہیں آسکتی۔ کہ کیا پڑھ رہا ہے اس لئے شرابی کو نماز پڑھنے سے منع کیا گیا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی

(پارہ ۵ سورۃ النساء۔ آیت ۴۳)

مت نزدیک جاؤ نماز کے اگر تم نشے کی حالت میں ہو۔

V نماز بے دلی سے نہ پڑھی جائے۔ (اس کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد)

وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی

پارہ ۵ سورت النساء۔ آیت ۱۴۲)

پارہ ۱۰ سورت توبہ آیت ۵۴

Marfat.com

ترجمہ۔ اور جب وہ کھڑے ہوتے ہیں نماز کے لئے تو بے دلی سے۔

۶ نماز پورے خشوع خضوع سے ادا کی جائے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ۔

(پ ۲۹۔ سورۃ المعارج آیت ۲۳ ، پ ۱۸ ، سورۃ مومنون آیت ۲)

ترجمہ۔ وہ لوگ جن کی نمازوں میں خشوع و خضوع ہوتا ہے

۸- قعدے کی حالت میں نگاہ پہلو میں یعنی اپنی گود میں رہے

۹- سلام پھیرتے وقت نگاہ اپنے کندھوں پر ہو۔

۱۰- نماز میں چوری نہ کی جائے یعنی ارکان نماز آرام سے بجا لائے دائیں دوسرے الفاظ میں ٹھونگیں نہ مارے یعنی ارکانِ نماز (رکوع۔ قومہ۔ سجدہ۔ قعدہ) جلدی جلدی ادا نہ کرے۔

۱۱- لہسن اور پیاز وغیرہ کھا کر مسجد نماز پڑھنے کے لئے نہ جائے اس لئے کہ

Marfat.com

اُس کے منہ سے دُوسرے نمازیوں کو اِس کی بدبُو آئے گی ۔
(۱۲) کپڑوں کو عطر، خُوشبو وغیرہ لگا کر مسجد جانا تاکہ دُوسرے نمازیوں کو اِس سے گھن نہ آئے ۔
(۱۳) نماز میں شریک ہونے کے لئے نمازی دوڑ کر نہ جائے ۔
(۱۴) مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھے پھر بایاں ۔ اور مسجد سے نماز پڑھ کر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں مسجد سے باہر رکھے اور پھر دایاں پاؤں ۔
(۱۵) مسجد میں داخل ہونے پر سب سے پہلے دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھنا ۔
(۱۶) نمازی کے آگے سے گذرنا گناہ عظیم ہے اِس لئے نمازی کو چاہیئے کہ اگر اُس کے آگے سے کسی کے گذرنے کا امکان ہو تو اپنے آگے کوئی چیز رکھ لے اسے سترہ کہتے ہیں ۔ سترہ کے آگے سے ہر کوئی گذر سکتا ہے لیکن نمازی سے دس ہاتھ کے فاصلے سے آگے سے گذر سکتا ہے ۔ دس ہاتھ کے فاصلے کے اندر نمازی کے آگے سے گذرنا گناہ عظیم ہے
(۱۷) مسجد میں داخل ہو کر دُوسرے نمازیوں کو سلام نہ کہے ۔ اس لیئے کہ کئی نمازی تسبیح و استغفار میں مشغول ہوتے ہیں ۔
(۱۸) مسجد میں دُوسروں سے کلام نہ کرے (مثلاً کیا حال ہے) بلکہ تسبیح و استغفار میں مشغول رہے تاوقتیکہ نماز کھڑی نہ ہو جائے ۔

۱۹۔ نماز پڑھنے کے لئے سب سے پہلے صفوں کی درستگی کی جائے ۔ بچے سب سے پچھلی صف میں ہوں ۔ دو نمازیوں کے درمیان جگہ خالی نہ رہے ۔ کندھے کے ساتھ کندھا ملا ہُوا ہو
۲۰۔ سب سے پہلے سب سے پہلی یعنی امام کے پیچھے والی صف پُر کی جائے ۔ پھر اس

Marfat.com

کے بعد پچھلی صفیں

۲۱۔ قیام کے دوران دونوں پاؤں کے درمیان کم سے کم فاصلہ چار اُنگل کا ہونا چاہئیے۔ اِس طرح کہ دونوں پاؤں آپس میں ملے ہوئے نہ ہوں۔ اِن کے درمیان اِتنا فاصلہ ہونا چاہئیے کہ نمازی آرام سے کھڑا ہو سکے

۲۲۔ سجدہ کرنے والی جگہ اِتنی گداز نہ ہو کہ نمازی کا ماتھا (پیشانی) اُس میں دھنس جائے

۲۳۔ نماز پڑھتے وقت پاجامے کا نچلا سرا یا دھوتی کا پلّو ٹخنوں سے ذرا اُوپر ہونا چاہئیے۔ ڈھکے ہوئے پاؤں تکبّر کی نشانی ہے۔

۲۴۔ سجدہ کے وقت صرف ہاتھ کی ہتھیلیاں زمین پر بچھائی جائیں۔ کلائی اور پیش بازو زمین پر نہ لگیں۔

۲۵۔ سجدہ کے وقت دونوں پاؤں کی اُنگلیاں زمین پر لگی ہوں

۲۶۔ سجدہ کے وقت اپنی بغلیں جسم سے جُدا رکھے یعنی کہنیاں جسم کے ساتھ نہ لگی ہوں۔ لیکن جب وہ نماز باجماعت ادا کر رہا ہو تو کہنیوں کو سمیٹ کر رکھے۔ تاکہ ساتھ والے نمازیوں کو اُس کے ایسا کرنے سے تکلیف نہ پہنچے۔

۲۷ مُقتدی (امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا) امام کی تقلید کرے یعنی اُس سے سبقت نہ لے جائے۔ دُوسرے الفاظ میں مُقتدی نماز کا ہر رُکن اِمام کے اُدا کرنے کے بعد ادا کرے۔ مثال کے طور پر امام جب تکبیر کے لئے اپنے ہاتھ کانوں تک لے جائے تو مُقتدی اپنے ہاتھ کانوں تک اِمام کے ہاتھ کانوں تک لے جانے کے بعد کر جائے۔ اِسی طرح رکوع کیوقت اِمام کے دوزانو جھکنے سے پہلے مقتدی نہ جھکے

سجدہ سہو : نماز میں اگر کوئی غلطی ہو جائے تو سجدہ سہو کرے۔

سجدہ سہو کرنیکا طریقہ : عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہنے کے بعد دائیں جانب سلام پھیرے اور پھر دو سجدے کرے۔ اور پھر شروع سے التحیات درود اور دعا مانگ کر سلام پھیرے

Marfat.com

چودھواں باب (ثواب کی بابت)

۱- نماز کے ثواب کی بابت

(۱) گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف جانے کے لئے ہر قدم پر (۱) ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے (۲) ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے (۳) ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے

(۲) گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف جانے پر ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

(۳) گھر میں نماز پڑھنے کی نسبت مسجد میں با جماعت نماز پڑھنے کا ثواب ۲۷ گنا بڑھ جاتا ہے۔ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ کسی چیز کا منافع اپنے شہر کی بجائے کسی دوسرے شہر میں بیچنے سے ۲۷ گنا ملے گا تو ہم اولین فرصت میں دوسرے شہر جا کر چیز بیچ کر ۲۷ گنا منافع حاصل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے چاہے راستے کی کتنی ہی تکلیفیں کیوں نہ برداشت کرنی پڑیں لیکن کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ہم گھر کی بجائے مسجد میں نماز ادا کرنے نہیں جاتے۔ جہاں پر نماز پڑھنے کا ثواب ۲۷ گنا زیادہ ہے۔

(۴) فجر کی نماز با جماعت مسجد میں پڑھنے سے ساری رات عبادت کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(۵) عشاء کی نماز با جماعت مسجد میں ادا کرنے سے نصف شب عبادت کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(۶) مسجد نبوی (مدینہ منورہ) میں نماز پڑھنے کا ثواب پچاس ہزار گنا ملتا ہے۔

Marfat.com

اور مسجدِ حرام (مکہ معظمہ) میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ گنا ملتا ہے

۲- امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا ثواب

جہاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۳- اذان کا ثواب :-

اذان دینے والے کو ساٹھ نیکیاں ملتی ہیں۔ سات برس تک اذان کہنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے یعنی اُس کے لئے جنّت واجب ہو گئی۔ کیونکہ اُس کی اذان کی آواز سارے جنّ وانس سنتے ہیں اور روزِ محشر اِس کی گواہی دیں گے

۴- نماز کے ارکان کا ثواب

۱- قیام میں : سورۃ فاتحہ پڑھنے سے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

۲- رکوع :- کرنے سے نمازی کے وزن کے برابر سونا چاندی کے خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

۳- سجدہ : کرنے سے اِنسان اور جنّت کے برابر نیکیاں نمازی کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

۴- قعدہ : میں (التحیات پڑھنے سے) تمام صبر کرنے والوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۵- سلام : پھیرنے سے جنّت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔

Marfat.com

۵ - ثواب

۱۔ اَلتّحیات پڑھنے سے صابرین کا ثواب ملتا ہے

۲۔ درُودِ شریف پڑھنے سے :۔

(۱) دس نیکیاں نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

(۲) دس گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔

(۳) دس درجے بلند ہوتے ہیں۔

۳۔ باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب

حج کرنے کے برابر

۴۔ چاشت کی نماز کا ثواب

(۱) عُمرہ کرنے کے برابر۔

(۲) جنّت میں سونے کا محل بنتا ہے

۳۔ گُناہ چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہیں مُعاف ہو جاتے ہیں۔

۴۔ رکوُع کرنے کا ثواب :۔ تمام آسمانی کتابوں کے پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۵۔ اَدابین پڑھنے کا ثواب : بارہ برس تک عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے ۔

۶۔ اِشراق کی نماز پڑھنے کا ثواب :۔ ۳۶۰ بار صدقہ دینے کے برابر ہے یعنی اِنسان کے جوڑوں کے برابر اس لئے کہ اِنسان میں بھی ۳۶۰

Marfat.com

ہی جوڑ ہیں۔

۶ - اوابین کے ثواب کی بابت

بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے

۷ - عشاء کے چار فرضوں کے بعد دو سنتوں کا ثواب

جنت میں گھر تیار کیا جاتا ہے۔

پندرھواں باب (نماز کے فائدے)

۱۔ فرض شناس بن جانا وقت کی پابندی کا عادی ہو جانا۔ اس کے متعلق قرآن پاک کی تعلیم :۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔ (پ۵ سورۃ النساء آیت ۱۰۳) ترجمہ۔ تحقیق فرض کر دی گئی ہے نماز مسلمانوں پر وقت پر پڑھنا۔

(۲) خدا سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ اس کی ناراضگی سے بچنے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے اور خدا پر توکل پیدا ہوتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے :۔

وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ (پارہ ۸ سورۃ انفال آیت ۲)

Marfat.com

ترجمہ۔ اور جب پڑھی جاتی ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں تو وہ آیتیں اُن کے ایمان کو اور زیادہ بڑھا دیتی ہیں۔ اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرنے لگتے ہیں۔

۶۔ کوئی حاجت پیش آنے پر تمام تر توجہ باری تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہی حاجت روا ہے۔ اور بندے نے جب بھی کچھ مانگنا ہے اُسی کی ذات سے مانگنا ہے۔ اُسی نے حاجتیں پوری کرنی ہیں جیسے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ پارہ ۲۸ سورۃ طلاق آیت ۲ و ۳)

ترجمہ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے مضرتوں سے نجات کی صورت نکال دیتا ہے اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

چونکہ اِس دُنیا میں قدم قدم پر گمراہی کے سامان موجود ہیں۔ اِس لئے بندہ جتنا ہدایت کا محتاج ہے کسی چیز کا محتاج نہیں۔ اِس لئے خُدا نے اِسے نماز میں یہ دُعا سکھائی۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ بندے کی اصل منزل رضائے خداوندی ہے اور اُس تک پہنچنے کے لئے جو راستہ ہے اُس پر قدم قدم پہ رکاوٹیں کھڑی ہیں جن کی وجہ سے اُسے ہر آن ہر لمحہ ٹھوکر لگنے کا اندیشہ ہے اِس لئے اُسے کچھ روشنی (ہدایت) چاہیئے تاکہ وہ ٹھوکر لگنے سے بچتا چلا جائے اور اپنی منزل مقصود پر سلامتی سے پہنچ جائے جب انسان کو یہ پتہ لگ جائے یعنی اُس کا یہ پختہ ایمان ہو جائے کہ مشکلات کا حل قدرت خداوندی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کسی کی کامیابی خدا کو منظور ہو اور لوگ اِس کی ناکامی کے لئے کتنا ہی زور کیوں نہ لگائیں وہ اپنے ارادوں

Marfat.com

میں کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ اور اس کے برعکس اگر خدا کو ہی اُس کی کامیابی منظور نہ ہو اور لوگ اُسے کامیاب کرنے کے لئے کتنا ہی زور کیوں نہ لگائیں وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے ۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۔
(پ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۲۶)

ترجمہ ۔ جسے چاہے تو عزت دے اور جسے چاہے تو ذلت دے)
یعنی
جسے چاہے تو وہ جلیل ہو
جسے چاہے تو وہ ذلیل ہو

جب انسان نمازی نہیں ہوتا تو اُسے جب بھی کوئی حاجت پیش آتی ہے تو اُس کا دھیان خدا کی بجائے اُس کی مخلوق کی طرف جاتا ہے ۔ کہ اگر فلاں کے پاس چلا جاؤں تو اُس کی ذراسی توجہ سے میرا کام ہو جائے گا ۔
لیکن جب انسان نمازی بن جاتا ہے اور اُس کا پختہ ایمان ہوتا ہے کہ ہر چیز کے بنانے اور بگاڑنے کی قدرت خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ مجھے اُسی کے دربار میں حاضری دینی چاہیئے اور اُسی سے اپنی حاجت برآری کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ وہی حاجت روا ہے ۔ یہاں ایک صحابی کی مثال بیان کرنی نہایت موزوں ہوگی ۔
ایک صحابی جب اپنے گھر آیا تو بیوی سے پوچھا کھانے کو کچھ ہے ۔ بیوی نے جواب دیا ۔ نہیں ۔ اِس پر صحابی مسجد چلا گیا اور وضو کر کے دو نفل ادا کئے ۔ پھر گھر آکر وہی سوال کیا ۔ بیوی نے جواب دیا نہیں ۔ صحابی پھر مسجد گیا اور دو نفل پڑھے ۔ گھر آکر پھر وہی سوال کیا ۔ بیوی نے پھر وہی جواب دیا کہ نہیں ۔ صحابی کے دل میں گذرا کہ ضرور نماز ادا کرنے میں کچھ کمی رہ گئی ہے کہ نماز منظور نہیں ہوئی ۔ اِس لئے تیسری مرتبہ مسجد جا کر دو نفل پڑھے ۔

Marfat.com

گھر آنے پر کیا دیکھتا ہے کہ چکی خود بخود چل رہی ہے اور آٹے کا ڈھیر لگ گیا ہے چنانچہ یہ دیکھ کر وہ دوبارہ مسجد گیا اور شکرانے کے دو نفل پڑھے کہ اے اللہ تعالیٰ تیرا شکر ہے کہ تو نے میری نماز قبول کی۔

(۷) انسان ایماندار بن جاتا ہے اور بے ایمانی نہیں کرتا۔ ماپ تول میں کمی بیشی نہیں کرتا جھوٹ نہیں بولتا۔ جو کہ سب برائیوں کی جڑ ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ ایک نیک پاک زندگی بسر کرنے لگ جاتا ہے

(۸) فحش باتوں سے باز آجاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ پ ۲۱ سورۃ عنکبوت۔ آیت ۴۵)

ترجمہ۔ بے شک نماز فحش باتوں سے اور برائی سے روکتی ہے۔

(۹) ماحول سدھر جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہر نمازی دوسرے کا غمخوار بن جاتا ہے۔ اور اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دیتا ہے۔

۱۰۔ دوسروں کو راحت پہنچانے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ ہر ایک کی عزت محفوظ ہو جاتی ہے۔ اور ہنسی خوشی سے دن گذرنے لگتے ہیں۔ زندگی پُرسکون ہو جاتی ہے اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آتا اور نہ ہی کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے اور دل کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور بے چینی اور بے اطمینانی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ دلوں کو تسکین اور اطمینان حاصل ہوتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ پ ۱۳ سورۃ رعد آیت ۲۸)

ترجمہ۔ جان لو کہ اللہ کے ذکر (یعنی نماز پڑھنے سے) دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے

Marfat.com

نماز کے فائدے

I دُنیا میں

۱۔ دین و دُنیا میں کامیابی کا ذریعہ
۲۔ اخلاقی کمزوریوں سے بچاؤ
۳۔ سربلندی کا رُتبہ ملنا
۴۔ تزکیۂ نفس ہونا۔
۵۔ اجتماعی زندگی نصیب ہونا (با جماعت نماز ادا کرنے سے)
۶۔ تندرستی نصیب ہونا۔
۷۔ خدا کا قرب نصیب ہونا۔
۸۔ بُرائیوں کا مٹ جانا۔ اِس کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (پارہ ۱۲، سورت ہود، آیت ۱۱۴)
ترجمہ۔ تحقیق نیکی کرنے سے (یعنی نماز پڑھنے سے) بُرائی (یعنی گناہ) مٹ جاتی ہے۔
۹۔ نماز گناہوں کا کفارہ ہے (یعنی ایک گناہ کے بعد جو گناہ اِنسان سے سرزد ہوتے ہیں نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتے ہیں)

II مرنے کے بعد

۱۔ نزع کا عالم آسان ہو جانا (۲) عذاب قبر سے نجات
۳۔ حشر کے دِن نامۂ اعمال کا دائیں ہاتھ میں دیا جانا۔
۴۔ پل صراط پر گذرنا آسان ہو جانا۔
۵۔ بغیر حساب کتاب کے جنّت میں داخل کیا جانا۔

Marfat.com

...ھواں باب

(فضیلت کے بارے میں)

۱- فضیلت کی بابت

۲- نماز فجر کی فضیلت

دیدارِ الٰہی کا مجرّب عمل ہے۔

۳- نمازِ جمعہ کی فضیلت

۱- شہادت کی خوشخبری

۲- عذابِ قبر سے رہائی۔

۴- جمعہ کی فضیلتوں کے بارے قصّے

۱- ایک آدمی مختلف دنیاوی مسائل (کھیتوں کو پانی دینا گھر کے کام کاج وغیرہ وغیرہ میں پھنسا ہوا تھا اتنے میں آذان ہوئی۔ اور اس کے دوست نے اسے جمعہ پڑھنے کا کہا۔ اس نے اپنی ساری الجھنوں کا اس سے ذکر کیا تو اس کا دوست کہنے لگا۔ چلو جمعہ پڑھو خدا سب کام کر دے گا۔ جب وہ جمعہ پڑھ کے آیا تو اسے ایک آدمی نے بتایا کہ اس کے کھیت کے قریب سے جو پانی نالے میں گزر رہا تھا اس کا کنارہ ٹوٹنے

Marfat.com

سے اُس کا کھیت پانی سے بھر چکا ہے بیوی نے بتایا کہ وہ دروازے میں کھڑی تھی کہ ایک آدمی آٹا پسوا کر بورے میں لے جا رہا تھا اُس نے اپنا بورا پہچان لیا۔ اور اُس سے کہا کہ یہ بورا تو ہمارا ہے اُس نے کہا اچھا بہن اگر تمہارا ہے تو تم لے لو۔ میں اپنا بورا دیکھنے چکی پر جا رہا ہوں۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے خاص فضل کے ساتھ جمعہ پڑھنے کی بدولت اُس کے سارے کام کر دیئے۔

۵۔ قرآن پاک کی فضیلت

ایک شخص کی بیوی نے کہیں سے آنا تھا اُس نے واقف تانگے والے کو کہا کہ میری بیوی بڑی خوبصورت ہے اُسے حفاظت سے سٹیشن سے لے آ۔ چنانچہ وہ تانگے والا اُس کی بیوی کو تانگہ میں بٹھا کے لے آیا۔ راستے میں اُس کی نیت خراب ہو گئی۔ اور دست درازی کرنے لگا۔ بیوی نے بہتیری منت سماجت کی مگر وہ نہ مانا۔ اِس کشمکش میں بیوی کے گلے سے تعویذ ٹوٹ کر زمین پر جا گرا۔ اچانک زمین پر ایک سانپ پیدا ہوا جس نے تانگے والے کو ڈس لیا اور اُس نے وہیں دم توڑ دیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے دیکھا کہ تعویذ میں پورا قرآن لکھا ہے یہ سب اسی کی بدولت ہوا۔

۶۔ تکبیر کہنے کی فضیلت

ا۔ تکبیر کہنے والے کا جہنم سے چھٹکارا۔

Marfat.com

۲۔ نفاق سے خلاصی یعنی روحانی بیماریوں (ریا۔ چغلی، تکبر، جھوٹ وغیرہ) سے نجات۔

نوٹ :۔ تکبیر کہنے سے زمین و آسمان کی ہر چیز خوش ہو جاتی ہے۔ تکبیر کہنے سے تیس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔

۔ نماز میں لمبے قیام کی فضیلتیں

۱۔ موت کی سختی دور ہوتی ہے یعنی عذابِ نزع سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔

۲۔ پل صراط پر سے گزر آسان ہو جاتا ہے۔

از صفحہ ۵۱

طہارت یا وضو کرنے سے ظاہرہ جسم تو میل کچیل سے پاک ہو گیا یعنی وہ اعضاء جو نظر آتے ہیں مگر باطن کی غلاظتوں (جھوٹ۔ مکر و فریب، حسد، بغض چغلی، ریا، خواہشات) کو وضو سے پاک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ نظر نہیں آتے۔ انسان صرف ظاہرہ غلاظتوں کو دیکھ سکتا ہے جن کو وضو کے ذریعہ پاک کیا جا سکتا ہے لیکن باطنی غلاظتیں خدا کی ذات سے مخفی نہیں ہیں تو صرف خوفِ خدا کے ذریعے ہی دور کی جا سکتی ہیں۔

۔ ظہر کی نماز کے فرضوں سے پہلے چار سنتوں کے فضائل

تہجد کی نماز پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے کیونکہ اس وقت کائنات کی ہر چیز تسبیح میں مشغول ہوتی ہے۔

Marfat.com

۹ - نمازوں کی فضیلت

فجر :- نمازِ فجر پڑھنے سے قیامت کی تاریکی دُور ہو گی
ظُہر :- ظُہر کے وقت جہنم کی آگ جوش مارتی ہے اِس لئے ظہر کی نماز ادا کرنے سے جہنم کی آگ سرد ہو جاتی ہے
عصر : عصر کی نماز کی بدولت قبر میں منکر نکیر کے سوالوں کی پرواہ نہ
مغرب - مغرب کے وقت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ اِس لئے مغرب کی نماز کے بعد جو بھی دُعا مانگی جائے۔ قبول ہو گی۔
عشاء :- عشاء کی نماز پڑھنے سے قبر کی تاریکی دُور ہو گی۔

چودھواں باب

(پانچ نمازوں کی بابت)

پانچ نمازوں کی ادائیگی کی غرض و غایت

چُونکہ نماز خُدا کا شکر ادا کرنا ہے اور خُدا نے اِنسان کو پانچ حواس عطا کیے ہیں :-

۱- حواسِ لامسہ (چھونے کی طاقت)
۲- (سونگھنے کی طاقت)

Marfat.com

۳۔ " ذائقہ (چکھنے کی قوت)

۴۔ " سامعہ (سُننے کی قوت)

۵۔ " باصرہ (دیکھنے کی قوت

اسلئے اِن کا شُکر بجالانے کے لئے اِنسان پانچ نمازیں پڑھتا ہے۔

۲۔ پانچ نمازیں مقرر کرنے کی مصلحت

چُونکہ خدا کی نعمتیں بے شُمار ہیں جن کو بندہ گِن نہیں سکتا جیسا کہ قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے :۔

وَ اِنْ تَعُدُّوْ انِعْمَتَ اللّٰہِ لَاتُحْصُوْھَا

ترجمہ :۔ اور اگر تُم گِننا بھی چاہو خُدا کی نعمتوں کو تُم گِن نہیں سکتے۔

اِس لئے اللہ تعالیٰ نے بندے کی مُشکل آسان کردی کیونکہ خُدا کی ذات اپنے بندے سے آسانی چاہتی ہے تنگی نہیں جیسا کہ قرآن پاک میں اِرشاد ہے۔

یُرِیْدُ اللّٰہ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ

پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵

ترجمہ :۔ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تم سے آسانی اور نہیں چاہتا تُم سے تنگی

اِس لئے بندے کو صرف پانچ نمازیں ادا کرنے کے لئے کہا تاکہ اُسکی مُشکل آسان ہو جائے یعنی پچاس نمازیں نہ پڑھنی پڑیں لیکن ثواب پچاس نمازوں کا ہی ملے

۳۔ پانچ نمازوں کی ادائیگی کی مصلحت

نمازِ فجر :۔ ہم اِس لئے پڑھتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قُوتِ لامسہ (یعنی

چھونے کی طاقت) کے عطا کرنے کا شکریہ بجا لائیں۔

نمازِ ظہر: ہم اس لیئے پڑھتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوّتِ شامہ (یعنی سونگھنے کی طاقت) کا شکریہ ادا کیا جائے۔

نمازِ عصر: ہم اس لیئے پڑھتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوّتِ ذائقہ (یعنی چکھنے کی طاقت) کا شکریہ ادا کیا جائے۔

نمازِ مغرب: ہم اس لیئے پڑھتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوّتِ باصرہ (یعنی دیکھنے کی طاقت) کا شکریہ ادا کیا جائے۔

نمازِ عشاء: ہم اس لیئے پڑھتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوّتِ سامعہ (سننے کی طاقت) کا شکریہ بجا لایا جائے

۴۔ پانچ وقت نماز باجماعت پڑھنے کی مصلحت

۱۔ باہمی محبت بڑھتی ہے۔

۲۔ ایک دوسرے سے بیگانگی دور ہوتی ہے۔

۳۔ فیاضی کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ بیمار کی عیادت ہوتی ہے۔

۵۔ نمازِ فجر۔ نمازِ ظہر۔ نمازِ عصر۔ نمازِ مغرب۔ نمازِ عشاء کی بابت قرآن پاک کا ارشاد

(۱) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ

Marfat.com

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۸)

ترجمہ۔ قائم کرو نماز کو سورج کے ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک یعنی نماز ظہر۔ عصر۔ مغرب اور نماز عشاء پڑھو۔

(۲) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ

پارہ ۲۱ سورۃ الروم آیت نمبر ۱۷

ترجمہ:۔ پس خوبیاں بیان کرو (یعنی نماز پڑھو) اللہ تعالیٰ کے لئے شام کو (یعنی نماز مغرب اور عشاء) اور صبح کو (یعنی نماز فجر)

(۳) یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۔

پارہ ۔ ۱۸۔ سورۃ نور۔ آیت ۳۶)

ترجمہ۔ تسبیح کرو اُس کے لئے (اللہ تعالیٰ کے لئے) صبح (نماز فجر) اور شام (نماز ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء) کو۔

(۴) وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا

ترجمہ۔ اور خوبیاں بیان کرو اس کے لئے یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے صبح نماز فجر اور شام (نماز ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء)

۶۔ پانچ نمازوں کے ترک کرنے کے نتائج:

۱۔ فجر کی نماز ترک کرنے سے ـــــ رزق میں برکت نہیں رہتی

۲۔ ظہر کی نماز ترک کرنے سے ـــــ دیدارِ الٰہی سے محروم رہے گا

۳۔ عصر کی نماز ترک کرنے سے ـــــ اعضاء کی قوت میں کمی ہوتی چلی جائے گی

Marfat.com

۷۔ پانچ نمازوں کی بدولت پانچ چیزوں سے نجات

۱۔ موت کی سختی سے یعنی نزع کے عالم سے
۲۔ قبر کے عذاب سے
۳۔ محشر کے دن کی سختی سے (جب حساب لیا جائے گا۔
۴۔ بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال کے دئیے جانے سے۔
۵۔ پل صراط پر چلنے کی تکلیف سے

۸ - پانچ نمازوں کی بدولت

پانچ عذابوں سے نجات ملے گی:۔

۱۔ نزع کا عذاب
۲۔ قبر کا عذاب
۳۔ حشر کا عذاب
۴۔ پل صراط کا عذاب
۵۔ عذاب جہنم

۹۔ پانچ نمازوں کی فرضیت کا پس منظر

نماز فجر: جب آدم علیہ السلام آسمان سے دنیا میں آئے تو رات کا وقت تھا۔ تاریکی اور وحشت کے مارے ساری رات روتے رہے جب صبح کی روشنی نمودار ہوئی۔ تو رات کی وحشت دور ہونے پر خدا کا شکر دو رکعت نماز ادا کرنے سے کیا

Marfat.com

اِس پر فجر کے دو فرض مقرر ہو گئے۔

نمازِ عصر:۔ جب حضرت یُونس علیہ السلام کو مچھلی نے دریا کے باہر خشکی پر پھینکا تو یہ عصر کا وقت تھا۔ تو حضرت یُونس علیہ السلام نے شکرانے کے چار رکعت ادا کئے جو بعد میں عصر کے چار فرض مقرر ہو گئے۔

نمازِ مغرب۔ دِن بھر آدم علیہ السلام پریشانی کے باعث روتے رہے اس لئے کہ وُہ جنت سے نکالے گئے تھے سارا دن توبہ استغفار کرتے رہے۔ جب مغرب کا وقت ہوا تو ان کی توبہ قبول کر لی گئی۔ جس کے شُکرانے میں تین رکعت نماز ادا کی جو مغرب کے تین فرض مقرر ہوئے۔

پانچ نمازوں کی بدولت:

مندرجہ ذیل سے نوازا جائے گا۔

۱۔ خدا کی محبت ۲۔ تندرستی ۳۔ فرشتوں کی حفاظت ۴۔ گھر میں برکت ۵۔ نیک بختی
۶۔ عذاب قبر سے رہائی ۷۔ پُل صراط سے گزر کی آسانی ۸۔ میزان کی سختی سے رہائی۔
۹۔ دوزخ کے عذاب سے رہائی ۱۰۔ رسولؐ کی شفاعت ۱۱۔ خلعت کے تاج عطا ہونا
۱۲۔ جن کو کوئی غم نہ ہو گا ان کے ساتھ رہنے سے اللہ تعالیٰ کا دیدار۔

۱۰۔ پانچ نمازوں کی فرضیت کی وجہ تسمیہ:۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات ساتوں آسمان پر گئے تو سات قسم کے فرشتے دیکھنے میں آئے

۱۔ بعض قیام میں تھے۔
۲۔ بعض رکوع میں تھے
۳۔ بعض سجود میں تھے
۴۔ بعض قعدہ میں تھے۔
۵۔ بعض تسبیح میں مشغول تھے۔
۶۔ بعض تحلیل میں مشغول تھے۔

Marfat.com

۷۔ بعض تحمید میں مشغول تھے۔

رسُول اللہؐ کے دِل میں آیا کیا ہی اچھا ہو جو میری اُمّت کو ایسی عبادت عطا ہو جائے جس میں یہ ساری چیزیں پائی جائیں۔ تاکہ میری اُمّت کو سارے قسم کے فرشتوں کی عبادت کا ثواب مل جائے۔

جب حضور پاکؐ کو معراج کی رات خدا کی طرف سے ۵۰ نمازوں کے پڑھنے کا حکم مِلا لیکن موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر صرف پانچ نمازیں ہی فرض کی گئیں اس لئے ایک نیکی کرنے پر ہمیں دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اِس کی یہی وجہ ہے کہ نمازیں تو پچاس ہی رہیں مگر فرض صرف پانچ ہی ہوئیں۔ اِس طرح ایک نیکی کا ثواب دس نیکیوں کے برابر ہوا۔ دُوسرے لفظوں میں ثواب تو اتنا ہی رہا یعنی پچاس نمازوں کا صرف بندے کی سہولت کے پیشِ نظر نمازوں کی تعداد پچاس سے کم کر کے پانچ کردی گئی۔

نماز نعمتِ خداوندی ہے اِس کے ذریعے باری تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مقصود ہوتا ہے چونکہ خدائے لم یزل کی نعمتیں اِس قدر ہیں جن کا شکریہ ادا کرنا اِنسان کے بس کا روگ نہیں جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (پ۱۴ سورۃ نحل آیت ۱۸)

ترجمہ۔ اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو وُہ اِس قدر ہیں کہ تم گن نہیں سکتے۔ اِس کے متعلق میرا کہا ہُوا شعر ہے

تم اگر گننا بھی چاہو گن نہ پاؤ گے کبھی
کس قدر ہیں نعمتیں اور بخششیں اللہ کی

نماز نعمتوں کا شکر بجا لانے کا ذریعہ ہے۔ جب اِنسان خدا کی عطا کردہ نعمتوں کو گن ہی نہیں سکتا تو پھر وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر کیسے بجا لا سکتا ہے۔

Marfat.com

اسی چیز کو پیش نظر رکھتے ہوئے بندے کی آسانی کے لئے پچاس نمازوں کی بجائے صرف پانچ نمازیں پڑھنا فرض قرار دی گئیں۔ بندے کی آسانی کی بابت قرآن پاک کا ارشاد:۔ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ۔ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵)

ترجمہ:۔ چاہتا ہے خدا تم سے آسانی اور نہیں چاہتا تم سے تنگی۔

انسان کی زندگی پانچ حالتوں یعنی

۱۔ سونے ۲۔ جاگنے ۳۔ اٹھنے بیٹھنے ۴۔ چلنے پھرنے اور ۵۔ کام کاج کرنے۔ میں گزر جاتی ہے۔ ان سب کا شکریہ بجا لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پانچ نمازوں کے پڑھنے کے لئے کہا اس لئے کہ نماز کا مقصد اپنے رب جلیل کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ اس کی ذات نے ایسا کرنے کی استطاعت بخشی۔

۱۔ پانچ نمازوں کی ادائیگی کی غرض وغایت

۱۔ **نمازِ فجر:** کی دو رکعتیں پڑھنا اپنے پروردگار کا شکر بجا لانا ہے کہ اس کی ذات نے سونے (نیند) کے بعد اُسے زندگی (جگانا) عطا کی تاکہ وہ اپنا کاروبار کر کے اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پال سکے۔

(۲) **ظہر کی نماز:**۔ (چار فرض) پڑھنے سے بندے نے اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کیا جس کی ذات نے اُسے کاروبار (روزی وغیرہ کمانا) کرنے کی توفیق دی۔

(۳) **نمازِ عصر:**۔ نمازِ ظہر کے بعد کچھ دیر سستانے کے بعد دوبارہ کچھ دیر کے لئے کام کاج کرنے کی توفیق دینے کا شکر بجا لانے کے لئے وہ پھر نمازِ عصر کے چار فرض بجا لانے کے لئے سر بسجود ہو گیا

Marfat.com

۴) نمازِ مغرب :- اُدا کرنے سے باری تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے جس نے دِن بھر کام کاج کرنے کے بعد وُہ اُسے بخیر و عافیت اپنے گھر واپس بھیج آیا تاکہ اپنے بیوی بچوں کا حق ادا کر سکے۔

۵) عشاء کی نماز :- عشاء کی نماز کا مطلب ہے باری تعالیٰ کا شکر بجا لانا۔ جس کی ذات نے دن بھر کام کاج کرنے کے بعد ایک خاصا وقت آرام کے لئے دیا تاکہ اُسے دِن بھر کی تھکن سے آرام ملے۔

۱۴۔ فرض نمازوں کی رکعتیں

نمازِ فجر۔ سنّتِ مؤکّدہ ۲ رکعت فرض ۲ رکعت کل ۴ رکعت

نمازِ ظہر: سنّت مؤکّدہ ۴ فرض ۴ سنّتِ مؤکّدہ ۲ نفل ۔ ۲ کل ۱۲ رکعتیں

نمازِ عصر۔ سنّتِ غیر مؤکّدہ ۔ ۴ فرض ۔ ۴ کل ۸ رکعت

نمازِ مغرب ۔ فرض ۔ ۳ رکعت سُنّتِ مؤکّدہ ۔ ۲ نفل ۲ کل ۷ رکعتیں

نمازِ عشاء سُنّتِ غیر مؤکّدہ ۴ فرض ۴ سُنّتِ مؤکّدہ ۲ نفل ۲ ۔ وتر ۳ نفل ۔ ۲ کل ۱۷ رکعت

نوٹ :۔ مؤکّدہ کا مطلب تاکید کی گئی یعنی جن ادا کرنے کی تاکید کی بابت رسولِ اکرم نے فرمایا۔

Marfat.com

ندرھواں باب

(نمازوں کی بابت)

۱- عید الفطر۔ عید الاضحیٰ ۔ نمازِ وتر ═ واجب ہیں

۲ نمازِ فجر۔ نمازِ ظہر۔ نمازِ عصر نمازِ مغرب نمازِ عشاء۔ نمازِ جمعہ } فرض ہیں

۳- نمازِ جنازہ ——— فرضِ کفایہ ہے

۴- نمازِ استخارہ۔ نمازِ حاجت ۔صلوٰۃ التسبیح نمازِ اشراق ۔ نمازِ چاشت نمازِ اوابین۔ نمازِ تہجد } سُنّت ہیں۔ انہیں نفلی بھی کہا جاتا ہے۔

۱- نمازِ عید عیدُ الفطر عیدُ الاضحیٰ

(شوال کی پہلی تاریخ کو) (ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو)

۱- گھر سے وضو کر کے مسجد جاتے ہوئے تلبیہ کہنا (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر) بار بار پڑھتے جانا۔ مسجد تک ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا۔

۲- وعظ سُننا

Marfat.com

۳۔ دو رکعت نماز پڑھنا امام کے پیچھے ۔

۴ ۔ نیت کرنا (نیت کی دو رکعت واجب مع زائد چھ تکبیروں کے منہ بہرا کعبہ شریف کے پیچھے اِس امام کے اَللہُ اَکبر)

۵ ۔ تکبیر کے وقت دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے ۔ دونوں کانوں کے لوؤں تک لے جاکر آگے ناف پر باندھ لینا ۔

۶ ۔ ثناء پڑھنا ۔

۷ ۔ تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک لے جانا اور چھوڑ دینا ۔ دو بار تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک لے جانا ۔ اور چھوڑ دینا ۔ اور تیسری بار تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لینا ۔ سورۃ فاتحہ پڑھنا امام کا اور مُقتدی کا خاموشی سے سُننا

۹ ۔ تکبیر کہتے ہوئے بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلا جانا ۔

۱۰ ۔ امام کے سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے رکوع سے اُٹھنا ۔ اور قومہ میں پڑھنا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد

۱۱ ۔ تکبیر کہتے ہوئے (بغیر ہاتھ اُٹھائے) سجدہ میں چلے جانا ۔

۱۲ ۔ دُوسرا سجدہ کرلنے کے بعد تکبیر کہتے ہوئے بغیر ہاتھ اُٹھائے دُوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوجانا ۔

۱۳ ۔ امام کا سورۃ فاتحہ پڑھنا قرآن پاک کی کوئی سی آیت پڑھنے کے بعد تکبیر کہتے ہوئے امام اور مُقتدی دونوں کا دونوں ہاتھ کانوں کے لوؤں تک لے جانا اور چھوڑ دینا ۔

Marfat.com

۱۴۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں کی لووں تک لے جانا۔ اور چھوڑ دینا۔

۱۵۔ تیسری بار تکبیر کہتے ہوئے بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جانا۔

۱۶۔ پھر سجدہ کرنا۔

۱۷۔ پھر دوسرا سجدہ کرنا۔

۱۸۔ قعدہ میں بیٹھ کر تشہد پڑھنا۔ درود پڑھنا پھر دعا مانگنا۔

۱۹۔ دائیں بائیں جانب سلام پھیرنا۔

۲۰۔ امام کا خطبہ پڑھنا۔

۲۱۔ دعا مانگنا ہاتھ اٹھا کر۔

۲۲۔ گھر جاتے ہوئے تلبیہ کہتے جانا اور دوسرا راستہ اختیار کرنا۔

نوٹ: اگر عید الفطر ہو تو کچھ نہ کچھ (سویاں وغیرہ) کھا کر مسجد جانا اور اگر عید الاضحیٰ ہے تو عید پڑھنے کے بعد گھر آکر قربانی کرنا اور پھر کھانا۔

۲۔ نمازِ جمعہ

جمعہ کے دن دو خطبے ہوتے ہیں۔ امام کے پہلے خطبہ پڑھتے وقت مقتدی کو چاہیئے کہ قعدہ کی حالت میں بیٹھ کر دونوں ہاتھ سامنے سینے پر باندھ لے جیسے نماز میں قیام کی حالت میں باندھتا ہے اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے ادھر اُدھر نہ دیکھے ایسے جیسے نماز پڑھ رہا ہو۔ پھر دوسرا خطبہ جب امام پڑھنے لگے تو مقتدی اپنے ہاتھ نیچے گرا کے رانوں پر رکھ لے جیسے قعدہ کی حالت میں مقتدی نماز کے دوران التحیات پڑھتے وقت رکھتے ہے۔ جمعہ کے دن ظہر کے چار

Marfat.com

فرضوں کی بجائے صرف دو فرض پڑھے جاتے ہیں۔ اِن کی مصلحت یہ ہے کہ باقی کے دو فرض خطبہ کے طور پر تصوّر کرلئے جاتے ہیں ۔ جمعہ کے دو فرضوں اور خطبہ سے پہلے چار سنّتیں پڑھی جاتی ہیں ۔ اور جمعہ کے دو فرضوں کے بعد چار سنّت ۔ ۲ سُنّت اور ۲ نفل پڑھے جاتے ہیں ۔

جمعہ کے آداب

۱۔ غسل کرنا ۔

۲۔ جمعرات کی رات کو اپنی بیوی سے صحبت کرنا تاکہ جُمعہ کو غُسل واجب ہو جائے ۔

۳۔ صاف پاکیزہ لباس پہننا ۔

جمعہ کی نماز کے فضائل

۱۔ پچھلے ہفتے (سات دِن) کے گُناہ جُمعہ کی نماز پڑھنے سے مُعاف ہو جاتے ہیں ۔

جمعہ کے فضائل

۱۔ سارے دِنوں میں سے جمعہ کا دِن اَفضل ہے ۔

۲۔ جُمعہ پڑھنے سے پچھلے سات دن کے گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں ۔

۳۔ اِسی روز حضرت آدم عَلیہ السّلام پیدا ہوئے ۔

۴۔ اِسی روز حضرت آدم عَلیہ السّلام جَنّت میں داخل ہوئے ۔

۵۔ اِسی روز حضرت آدم عَلیہ السّلام جَنّت سے نکالے گئے ۔

نوٹ :۔ جمعہ کے روز رسول اللہ ؐ پر کثرت سے درُود بھیجنا چاہیئے ۔

Marfat.com

۳- نمازِ جنازہ (نابالغ لڑکے یا لڑکی کے لئے)

۱۔ وضو کرنے کے بعد نیت کر کے صف میں کھڑے ہو جانا اور تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے لوؤں تک لے جانا اور ہاتھ ناف پر باندھ لینا۔

۲۔ ثناء پڑھنا۔

۳۔ تکبیر کہنا بغیر ہاتھ اُٹھائے۔

۴۔ درود شریف پڑھنا۔

۵۔ تکبیر کہنا بغیر ہاتھ اُٹھائے۔

۶۔ پھر یہ دعا پڑھنا (دعا آگے درج ہے)

۷۔ تکبیر کہنا بغیر ہاتھ اٹھائے۔

۸۔ دائیں بائیں جانب سلام کہنا۔

نماز جنازہ

نوٹ:۔ اِس کے لیئے میّت کا سامنے ہونا ضروری ہے

۱۔ بالغ مرد یا عورت کا جنازہ

۱۔ نیت کرنا۔ چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے دُرود واسطے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دُعا واسطے اِس میّت کے۔

۲۔ تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لینا۔

۳۔ ثناء پڑھنا۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

Marfat.com

۴۔ بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہنا (۵) درودشریف پڑھنا
(۶) تکبیر کہنا آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے۔
(۷) دُعا پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ
(ترجمہ۔ اے پروردگار ہمارے بخش دے ہمارے زندہ کو اور مُردہ کو۔ اور حاضر کو اور غائب کو۔ اور چھوٹے کو اور بڑے کو۔ ہمارے مرد کو اور عورت کو۔ اے پروردگار ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے پس اُسے موت دے ایمان پر)
(۸) تکبیر کہنا آہستہ سے اور دائیں بائیں سلام کہنا۔

نابالغ لڑکے کی میت کے لئے دُعا:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ (ترجمہ۔ اے ہمارے رب بناؤ ہمارے اس لڑکے کی میت کو نجات کے لئے سامان کرنے والا۔ اور بنا ہمارے لئے اس کی جدائی کا اجر اور ذخیرہ اور بنا اسے ہمارے لئے ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا۔

نابالغ لڑکی کی میت کے لیے دُعا:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً (ترجمہ اے ہمارے ربّ بنا اس لڑکی کی میت

Marfat.com

ہمارے لئے نجات کا باعث اور بنا اسے ہمارے لیے آگے جانے والی جدائی کا بدلہ اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والی اور شفاعت قبول کی گئی۔

نوٹ:- (۱) اگر دُعا یاد نہ کر سکیں تو اِتنا کہہ دینا بھی کافی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ ترجمہ۔ اے ہمارے ربّ بخش دے مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو۔

(۲) نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں اور ثناء کہنا فرض ہیں۔ درود اور دُعا پڑھنا فرض نہیں۔

نمازِ استخارہ (چار رکعت نماز)

مُدّعا: کسی کام کے کرنے سے پہلے خُدا سے اجازت لینا

وقت: بعد از نماز مغرب

ترکیب: ۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص سات بار
دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ فلق ایک بار
دوسری رکعت کے بعد سلام پھیرنا۔
پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ایک بار
دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ناس ایک بار

Marfat.com

II سلام پھیرنے کے بعد سجدہ میں پڑھنا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ

خدا اُس کے دِل میں ڈال دے گا کہ یہ کام کرے یا نہ - اگر نہ کرنے کا اِشارہ مِلا تو اِس کا مطلب یہ ہُوا کہ وُہ کام جو کرنا چاہتا تھا اُس میں اِس کے لئے بہتری نہ تھی۔

نمازِ حاجت (دو رکعت نماز)

مُدّعا :- کسی حاجت کے پیش آنے پر پڑھنا ۔

وقت - عِشاء کی نماز کے بعد یا فجر کی سُنتوں اور فرضوں کے درمیان

ترکیب :- پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ۳ بار

دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ایک بار۔

سورۃ ناس ایک بار۔ سورۃ فلق ایک بار۔

II نماز کے بعد پڑھنا :-

(۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ایک بار

(۲) درود شریف نماز والا ایک بار

(۳) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا

Marfat.com

تَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ٥ (ایک بار)

صلوٰۃ التسبیح

(۱) ظہر کی نماز سے پہلے پڑھنا (۲) چار رکعت۔ (۳) عمر میں ایک مرتبہ پڑھنا۔
(اگر خدا توفیق دے تو جتنی بار پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔

ترکیب:۔ پہلی رکعت :

(۱) سورۃ فاتحہ (۲) سورۃ اخلاص۔ (۳) تیسرا کلمہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (۱۵ بار)

(۴) اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے رکوع کرنا۔ (۵) رکوع میں تین بار پڑھنا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پھر پڑھنا رکوع کی حالت ہی میں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (۱۰ بار)

(۶) رکوع سے اٹھتے ہوئے کہنا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد اس کے بعد قومہ کی حالت ہی میں پڑھنا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (۱۰ بار)

(۷) اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی تکبیر کہتے ہوئے پہلا سجدہ کرنا۔

(۸) سجدے میں پڑھنا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (تین بار) پھر پڑھنا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (۱۰ بار)

(۹) اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی تکبیر کہتے ہوئے اٹھ کر دو زانو بیٹھ جانا (جلسہ) اور پڑھنا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (۱۰ بار)

(۱۰) اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرنا سجدے میں پڑھنا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (۳ بار) پھر پڑھنا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ

Marfat.com

اِلٓاَللہُ وَاللہُ اَکۡبَرُ۔ (۱۰ بار)

(۱۱) اَللہُ اَکۡبَرُ۔ یعنی تکبیر کہتے ہوئے سجدے سے اُٹھ کر دوزانو بیٹھ جانا (جلسہ استراحت) اور پڑھنا سُبۡحَانَ اللہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکۡبَرُ (۱۰ بار)

(۱۲) پھر دُوسری رکعت پڑھنے کے لئے قیام کرنا یعنی کھڑا ہو جانا۔ اور جس طرح پہلی رکعت پڑھی بعینہٖ دُوسری رکعت پڑھے۔ اور التحیات پڑھنے سے پہلے ۱۰ بار یہی کلمہ پڑھے پھر التحیات اور تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ پہلی رکعت کی طرح تیسری رکعت پڑھے اور چوتھی (آخری رکعت) میں التحیات پڑھنے سے پہلے ۱۰ بار یہی کلمہ پڑھے۔ پھر التحیات تشہد۔ درود شریف اور دُعا رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ پڑھ کر سلام پھیر دے پس صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعتیں پوری ہو گئیں۔

نمازِ اشراق (۲ دو رکعت)

وقت :۔ سُورج نکلنے کے ۵ ا یا ۲۰ منٹ بعد جب اِنسان سُورج کی طرف دیکھ نہ سکے۔

فضائل :۔ ۱۔ حج اور عُمرہ کا ثواب ملنا۔ (۲) بار بار (۳۶۰) صدقہ دینے کے برابر ثواب مِلنا۔

نمازِ چاشت (۲ یا چار یا ۶ رکعت نماز)

وقت۔ دس، گیارہ بجے کے درمیان

فضائل۔ ۱۔ گناہ چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں بخش دیئے جائیں گے
(۲) جنّت میں اُس کے لئے ایک محل تیار ہو گا۔

Marfat.com

نمازِ اوابین (چھ رکعت نماز)

وقت:۔ بعد از نمازِ مغرب۔ **فضائل**:۔ بارہ برس عبادت کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے

نمازِ وتر (تین رکعت)

یہ نماز دراصل رات کی نماز ہے (تہجد کی نماز سے پہلے) لیکن جو لوگ تہجد کی نماز کے عادی نہ ہوں وہ عشاء کی نماز کے ساتھ ہی پڑھ سکتے ہیں۔

ترکیب۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد مسنون سبّح اسم ربّک الاعلٰی پڑھنا دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون پڑھنا اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ کانوں کی لوتک لے جاتے ہوئے تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ سامنے باندھ لینا۔ اور دعائے قنوت

پڑھنا اور پھر رکوع اور سجود کرنا جیسے عام نماز میں کیا جاتا ہے

دُعائے قنوت:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط ○

ترجمہ اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور تیری بہترین تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکرا دا کرتے ہیں

Marfat.com

اور تیری ناشکری سے بچتے ہیں۔ اور ہم اُس شخص کو چھوڑ دیں گے اور ترک کر دیں گے جو تیرا گناہ کرے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تیرے لیئے نماز پڑھتے ہیں۔ اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے اور تیری خدمت میں جلدی کرتے ہیں (یعنی ہماری ساری کوششوں اور دوڑ دھوپ کا مقصود تو ہی ہے) تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور تیرے یقینی عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا قطعی اور یقینی عذاب کفّار (کفرانِ نعمت کرنے والوں) کو پہنچنے والا ہے۔

نمازِ وِتر کی مصلحت :-

(۱) اپنی عاجزی کا اظہار کرنا (۲) بخشش کا طلبگار ہونا (۳) اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا ایمان رکھنا۔

نمازِ تہجّد (آٹھ رکعت)

وقت :- رات کا پچھلا پہر افضل وقت ہے۔ موزوں وقت نماز فجر کی اذان سے ایک گھنٹہ قبل ہوتا ہے۔ اِس وقت باری تعالیٰ آسمانِ دُنیا پر آکر پکارتے ہیں ہے کوئی مغفرت چاہنے والا یعنی ایسا کوئی ہے، جو چاہے کہ اُس کے گناہ بخش دئیے جائیں

فضائل۔ ۱۔ قُربِ الٰہی کا ذریعہ ۲۔ قبر کی وحشت سے محفوظ رہنا۔
۳۔ جہنم کی آگ سے بری ہونے کا پروانہ (۴) گناہوں کا کفّارہ

ترکیب :- دو دو رکعت کر کے پڑھنا (۲) سُورۃ فاتحہ کے بعد لمبی لمبی سورتیں پڑھنا۔

Marfat.com

تہجّد کے بارے میں قرآن پاک کا ارشاد

(۱) یَتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَهُمْ یَسْجُدُوْنَ

پارہ ۴ سورت آل عمران آیت ۱۱۳

ترجمہ۔ پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو رات میں اور سجدہ بھی کرتے ہیں۔

(۲) وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۹)

ترجمہ۔ اور رات کی گھڑیوں میں تہجّد کی نماز پڑھا کر۔

باب سولھواں

بے نماز کے حشر کی بابت

بے نماز کا حشر

I زندگی میں

۱۔ رزق کی تنگی ہوگی (۲) مانگی ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوں گی نہ دوسرے کی
۳۔ عمر میں برکت نہ ہوگی۔ (۴) نیک کام کرنے پر ثواب سے محروم رہے گا۔
(۵) اوروں کی مانگی ہوئی دعاؤں سے محروم رہے گا
(۶) دنیا کی ساری نعمتوں (مال و دولت۔ بیوی بچوں) کے باوجود سکون نصیب نہ ہوگا۔

Marfat.com

II مرتے وقت:

۱۔ موت اچانک آئے گی (۲) توبہ نہ کر سکے گا
۳۔ ذلیل و خوار ہو کر مرے گا۔ ۴) کلمہ نصیب نہ ہوگا۔
۵۔ نزع کا عالم تکلیف دہ ہوگا۔ ۶۔ سخت پیاس لگے گی چونکہ اُس وقت پیاس کے مارے بُرا حال ہوگا اس لئے اس موقعہ سے شیطان فائدہ اُٹھا کر اور اُس کا وار چل جائے گا۔ اس وقت شیطان اس سے کہے گا کہ میں تیری پیاس بجھانے کے لئے پانی دیتا ہوں۔ صرف مجھے خدا کے ساتھ شریک بنالے۔ بندہ کہے گا جو مرضی مجھ سے کہلوا لے مگر مجھے پانی دے دے۔ پیاس کے مارے بُرا حال ہو رہا ہے۔

III قبرستان کی طرف جاتے وقت:۔

(۱) جنازہ بھاری ہوگا (بوجہ گناہوں کے)

IV قبر میں

۱) قبر تاریک ہوگی (۲) منکر نکیر ڈراؤنی شکل میں پیش ہوں گے۔
(۳) منکر نکیر سختی سے پیش آئیں گے (یعنی وُہ سختی سے سوال کریں گے)
(۴) منکر نکیر کے سوالوں کا جواب ٹھیک ٹھیک نہ دے سکیگا۔
۵) رسُول اکرم کے دیدار سے محرُوم رہے گا
(۶) قبر کا عذاب نازل ہوگا (۷) اس پر ایک اژدہا مُسلّط کر دیا جائے گا جو قیامت تک اُسے ڈستا رہے گا (۸) قبر تنگ کر دی جائے گی۔

Marfat.com

V حشر میں

(۱) قبر سے گھسیٹ کر نکالا جائے گا (۲) قبر سے اندھے کی حالت میں اُٹھایا جائے گا (۳) بندے کے کیئے ہوئے نیک اعمال قبول نہ کیئے جائینگے (۴) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہوگی (۵) انجام جہنم ہوگا۔

سترھواں باب

(نسبت کی بابت)

پانچ نمازوں کی پانچ حواس سے نسبت

ان پانچ حواس (دیکھنے، سننے، چکھنے، سونگھنے، مس کرنے کی طاقت) کی بدولت زندگی کا لطف اٹھاتا ہے اسلیئے کہ اگر یہ حواس نہ ہوتے تو انسان (۱) سردی گرمی کی پہچان نہ کرسکتا (۲) بدبو اور خوشبو میں تمیز نہ کرسکتا (۳) مزہ بدمزہ میں تمیز نہ کرسکتا (۴) اچھی بُری بات کے سُننے میں تمیز نہ کرسکتا (۵) بے حیائی اور حیا میں فرق نہ کرسکتا۔

ارکان نماز کی مُشابہت

۱۔ رُکوع :۔ حیوانات (چوپائے) ہر وقت رُکوع کی حالت میں رہتے ہیں یعنی گردن جُھکائے۔ (یہ اُن کی نماز ہے)

۲۔ قیام :۔ نباتات (درخت وغیرہ) ہر وقت سیدھے کھڑے یعنی قیام کی حالت میں رہتے ہیں۔ (یہ اُن کی نماز ہے)

Marfat.com

۳۔ التحیات:۔ جمادات (پہاڑ وغیرہ) یہ ہر وقت دوزانو یعنی التحیات کی حالت میں رہتے ہیں۔

۴۔ سجدہ:۔ فرشتوں کی ایک جماعت ہر وقت سجدے میں رہتی ہے۔ غرضیکہ ہر ایک کی نماز ایک دوسرے سے الگ الگ ہے لیکن نماز کائنات کی ہر چیز پڑھتی ہے سب کی زبان الگ الگ ہے مگر سبھی ذکرِ الٰہی میں مشغول ہیں اس کے متعلق قرآن پاک کا ارشاد:۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ

پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۴۴

ترجمہ:۔ اور ان میں سے ہر ایک مگر تعریف کرتی ہے (یعنی نماز پڑھتی ہے) اپنے پروردگار کی اور لیکن ہم ان کی تسبیح کی سمجھ نہیں رکھتے۔

۱۔ جلد (کھال) SKIN =
۲۔ گوشت (FLESH)
۳۔ ہڈیاں (BONES)
۴۔ اعصاب (پٹھے) (NERVES, TENDON)
۵۔ رگیں (VEINS & ARTERIES)
۶۔ خون
۷۔ دماغ (بھیجا) یعنی مغز

جس طرح انسان کے ان اعضاء میں سے کسی ایک کے بیمار ہو جانے سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نماز کے کوئی ایک رکن ادا کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔

Marfat.com

۲۔ پانچ وقت نماز کی ۱۷ رکعتوں کی نسبت

فجر = ۲
ظہر = ۴
عصر = ۴
مغرب = ۳
عشاء = ۴
۱۷

چونکہ آسمان ۷ ہیں۔	=	۷
جنت کے دروازے ۸ ہیں۔	=	۸
کرسی ۱ ہے۔	=	۱
عرش ۱ ہے۔	=	۱
		۱۷

نماز کے سات ارکان کی بابت

۱۔ تکبیر تحریمہ
۲۔ قیام
۳۔ رکوع
۴۔ قومہ
۵۔ سجدہ
۶۔ جلسہ
۷۔ قعدہ

Marfat.com

نمازی یہ ارکان اِس لئے اَدا کرتا ہے تاکہ اُس کا شکر بجالایا جائے کہ اُسے سات نعمتیں عطا کی گئیں ۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں ۔

اِنسان کا بدن سات چیزوں کا مُرکب ہے ــــ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :-

۱- جلد (SKIN)
۲- گوشت (FLESH)
۳- ہڈیاں (BONES)
۴- نسیں (NERVES)
۵- وَریدیں (VEINS) رَگیں (ARTERIES)
۶- خون (BLOOD)
۷- بال HAIR

چونکہ ہر چیز کو کسی نہ کسی چیز سے نسبت ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اِن سات چیزوں کا شُکر بجالانے کے لئے سات ہی اَرکان رکھے۔

Marfat.com

باب

سات کے ہندسے کی بابت

اللہ تعالیٰ کو سات کے ہندسے سے خاص لگاؤ ہے۔

اس لئے کہ :-

۱۔ دوزخ کے دروازے سات ہیں۔ اِنسان کے اعضاء بھی سات ہیں۔

نفس۔ کان۔ آنکھ۔ زُبان۔ ہاتھ۔ پاؤں اور دماغ (عقل)

جس طرح بدن جن چیزوں کا مُرکب ہے اِن میں سے کسی ایک میں اگر کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اِنسان بیمار پڑ جاتا ہے اور کوئی کام کاج نہیں کر سکتا۔ اِسی طرح نماز میں سے اِن سات اَرکان میں سے اگر کوئی ایک بھی ادا نہ کیا جائے تو نماز نہیں ہوتی۔

۳۔ سورۃ فاتحہ کی آیات بھی سات ہیں حرم شریف کے دروازے بھی سات ہیں

۴۔ حرم شریف کے مینار بھی سات ہیں۔

۵۔ طواف کے چکر بھی سات لگائے جاتے ہیں۔

۶۔ سعی کے چکر بھی سات ہی لگائے جاتے ہیں۔ آسمان بھی سات ہی ہیں۔

۷۔ فرشتے بھی سات قسم کے ہیں۔

۸۔ نماز کے ارکان بھی سات ہی ہیں۔

Marfat.com

اے بندے تو کیا چاہتا ہے؟

۱۔ اگر نجات چاہتا ہے تو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کر۔
۲۔ اگر خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے تو اُس کے بندوں پر احسان کر۔ کیونکہ یہ ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بھی بہتر ہے۔
۳۔ اگر بہشت کے میوے کھانا چاہتا ہے تو مسجد میں بیٹھ کر تسبیحات پڑھنے میں مشغول ہو جا۔
۴۔ اگر قبر کی وحشت سے بچنا چاہتا ہے تو روزانہ تہجد پڑھا کر۔
۵۔ اگر آفات سے محفوظ رہنا چاہتا ہے تو روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کیا کر۔
۶۔ اگر حرص اور امیدوں میں کمی کرنا چاہتا ہے۔ تو موت کو ہر وقت سامنے رکھ۔

جنت میں حساب کتاب دیئے بغیر داخل ہونے کے لئے

۱۔ رزقِ حلال کھا۔
۲۔ کسی کا حق نہ مار۔
۳۔ جھوٹ نہ بول۔
۴۔ امانت میں خیانت نہ کر۔
۵۔ رُوحانی بیماریوں (چغلی۔ غیبت۔ حسد، کینہ) سے بچ کر رہ۔
۶۔ نماز باجماعت پڑھا کر۔
۷۔ ارکانِ دین کی پابندی کر اور شریعت پر چل۔

Marfat.com

انیسواں باب (چاہنے کی بابت)

اَے بندے کیا تُو چاہتا ہے کہ زندگی میں تجھے سکون ملے تو

(۱) کم کھا (بسیار خوری سے باز آ جا)

(۲) کھانوں میں لذّت نہ ڈھونڈ چسکے بازی سے باز آ

(۳) کم بول

(۴) کم کما

(۵) کم سو

(۶) ذکرِ خدا میں مشغول ہو جا۔

(۷) حقوق العباد کی طرف زیادہ توجہ دے۔

II تو تندرست رہے! اس لئے:

۱- روزے رکھ

III۔ دُنیا کے غموں سے نجات چاہتا ہے تو

۱۔ آخرت کا غم کھا۔

IV شہوتوں سے چھٹکارا ملے تو

۱۔ روزہ رکھ

V قبر روشن چاہتا ہے تو

تہجد گزار ہو جا۔

VI:۔ پُل صراط پر سے آرام سے گزرنا چاہتا ہے تو؟

Marfat.com

صدقہ دیا کر۔

۲۔ نفلی روزے رکھا کر۔

VII عرش کے نیچے جگہ ملے تو

تنہا پسند ہو جا۔

VIII تزکیۂ نفس چاہتا ہے تو

ذکر الٰہی میں مشغول ہو جا۔

IX خدا کی نعمتوں کا خواہشمند ہے تو

تنگدستی میں صبر کر

X جہاد کے لئے جانا چاہتا ہے

پہلے نفس سے جہاد کر۔

XI کہ تو حساب کتاب دیئے بغیر جنت میں چلا جائے تو

اپنے گناہوں کو یاد کر کر کے رویا کر اور کثرت سے استغفار کیا کر۔

II کیا تو چاہتا ہے ؟

کہ تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ ثواب کی دولت کمالے تو فجر کی نماز کے بعد مسجد میں تسبیح، استغفار اور اذکار میں مشغول رہ حتیٰ کہ اشراق کا وقت ہو جائے۔ (سورج نکلنے کے بیس منٹ کے بعد۔) تو دو رکعت نماز اشراق ادا کر۔

کیا تو چاہتا ہے کہ تیری مصیبت دور ہو۔ ؟

لوگوں کی مصیبت دور کر۔

Marfat.com

III اے بندے کیا تو نہیں چاہتا ؟

۱۔ کہ تو بار بار گناہ کرے اور باری تعالیٰ انہیں معاف کرتے ہی چلے جائیں

اِس لئے دن میں پانچ بار نماز پڑھا کر اِس لئے کہ گناہوں کی تلافی کرنے کا یہی طریقہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔

۲۔ کہ تیرا نامۂ اعمال ہر وقت صاف رہے اسلئے باوضو رہا کر۔ اِس لئے کہ وضو کا پانی نامۂ اعمال کو گناہوں سے دھو ڈالتا ہے۔

۳۔ کہ تیری دُعا قبول ہو جائے۔

i۔ رِزقِ حلال کھایا کر۔

ii۔ رسول اللہ پر درود بھیجا کر۔

iii۔

iv۔

۵۔ کہ تیرے رزق میں برکت ہو۔

i۔ اَللَّطِیْفُ کا ورد کرنا

ii۔ اَلْحَکِیْمُ کا ورد کرنا

۶۔ کہ تیری جان کنی آسان ہو (موت کی سختی سے بچ جائے)

(۱) نماز میں لمبا قیام کیا کر۔

(۲) تسبیح (سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ) پڑھا کر۔

Marfat.com

(٣) اَلْمُقْتَدِرُ کا ورد کرنا صبح سو کر اُٹھنے کے بعد

۷۔ کہ منکر نکیر کے سوالوں کا جواب آسانی سے اور صحیح صحیح دے سکے۔

۸۔ کہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے۔

(١) سورۃ مُلک کی تلاوت کیا کر۔

(٢) سورۃ حٰمٓ السّجدۃ کی تلاوت کیا کر۔

(٣) سورۃ واقعہ " " " "۔

(٤) تسبیح سُبْحٰنَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کر۔

(٥) سورۃ السّجدۃ کی تلاوت کیا کر۔

(٦) سورۃ یٰسٓ کی تلاوت کیا کر

(٧) روزانہ ہفت ہیکل کی تلاوت کرنا۔

(٨) اَلْبَارِیُ کا وِرد کرنا۔

(٩) اَلْمُحْصِی کا وِرد کرنا جُمعہ کی رات کو۔

۹۔ کہ تیری قبر میں روشنی رہے۔

(١) چاشت کی نماز پڑھا کر۔

(٢) ہر روز قرآن پاک کی تلاوت کیا کر

(٣)

۱۰۔ کہ حشر کے دِن تجھے عرش کا سایہ نصیب ہو۔

١۔ روزے رکھ۔

Marfat.com

(۲) صدقہ دے۔

(۳)

۱۱۔ کہ پُل صراط پر سے آسانی سے گزر جائے۔

(۱) نماز میں لمبا قیام کیا کر (لمبی سورتیں پڑھا کر)

(۲)

۱۲۔ اے بندے کیا تُو چاہتا ہے کہ گناہوں سے بچ جائے۔

ہر روز سونے سے پہلے اپنے دن بھر کا موازنہ کیا کر۔ کہ

۱۔ تُو نے کسی کا دل تو نہیں دکھایا۔

۲۔ کسی پر زیادتی تو نہیں کی۔

۳۔ کسی کی حق تلفی تو نہیں کی۔

۴۔ کوئی ایسا کام تو نہیں کیا جو خدا کی ناراضگی کا سبب بنے۔

۵۔ کیا تُو نے حلال کی روزی کمائی۔

۶۔ حلال روزی کو تُو نے کیسے خرچ کیا۔

IV کیا کبھی آپ نے سوچا ہے ؟

کہ ہم روز نت نئی پریشانیوں کا شکار کیوں ہیں ؟ کیوں رحمتِ الٰہی سے دُور ہیں ؟ کیوں ہمارے سروں پر غم کے بادل منڈلا رہے ہیں؟ حالانکہ ہمارے پاس آرام و آسائش کے ہر قسم کے سامان موجود ہیں پیسے کی فراوانی ہے لیکن پھر بھی دِلوں کو سکون اور اطمینان حاصل نہیں۔ راتوں کی

Marfat.com

نیند حرام ہے ان سب کا ایک ہی جواب ہے۔

"خدا سے کنارہ کشی"

یوم آخرت پر (جب ہمارے اعمال کی سزا اور جزاء دی جائے گی) ایمان ہی نہیں اور نہ ہی ہمیں یقین ہے کہ نعوذ باللہ خدا سزا دینے کی طاقت رکھتا ہے اگر ان چیزوں پر ہمارا یقین (ایمان) ہو جائے۔ تو پھر ہم سے گناہ سرزد ہی کیوں ہوں۔

دوسرے الفاظ میں الجھنوں میں پھنسے اور پریشانیوں کی بابت انسان کو سمجھانے کے لئے قرآن پاک کی یہ آیت کافی ہے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا

ترجمہ:۔ پھر ان (یعنی نمازیوں) کے بعد ایسے ناخلف لوگ آئے (یعنی پیدا ہوئے) جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے سو عنقریب وہ گمراہی میں مبتلا ہو گئے۔

کس چیز سے کیا ملتا ہے؟

۱۔ چاشت کی نماز سے = روزی میں برکت

۲۔ تہجد کی نماز سے = قبر میں روشنی

۳۔ قیام کی حالت میں لمبی قرأت کرنے سے = منکر نکیر کے سوالوں کا ٹھیک ٹھیک جواب دینا۔

۴۔ روزہ رکھنے اور صدقہ دینے سے = پل صراط پر سے گزرنے میں آسانی ہو جانا۔

Marfat.com

بیسواں باب

نماز کی بابت اقوالِ زریں

اقوالِ زریں

۱۔ نماز جنت کی قیمت ہے۔

۲۔ نماز شفا ہے۔

۳۔ جہاں کے لوگ نمازی ہوں گے۔ وہاں سے مصیبت ہٹادی جاتی ہے۔

۴۔ جب تک نمازی مسجد میں بیٹھا رہے اور خدا کے ذکر میں مشغول رہے۔ اس کے لئے فرشتے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

۵۔ افضل ترین نماز تہجد کی نماز ہے۔

۶۔ سب سے اچھا عمل وقت پر نماز پڑھنا ہے۔

نماز ایمان کی جڑ ہے۔

نماز معرفتِ الٰہی کی جڑ ہے۔

نماز ایمان کی کسوٹی ہے۔

نماز ایمان کی علامت ہے۔

نماز جنّت کی چابی ہے۔

Marfat.com

وُضو نماز کی چابی ہے۔ (یعنی وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی)۔

نماز دین کا ستون ہے اِس کے بارے میں حدیثِ پاک۔

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

نماز رُوح کی غذا ہے۔

نماز قبر کا چراغ ہے۔ (جس کی بدولت قبر کی وحشت سے محفوظ رہے گا)

نمازِ اسلام کا سنگِ بُنیاد ہے۔

نماز عبادتوں کی سردار ہے۔

نماز ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہے (سوائے گناہِ کبیرہ کے) جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ ع ۱ / ۳۱ پارہ ۵ سورۃ النساء آیۃ

ترجمہ:۔ اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو گے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے صغیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے

نماز آتشِ جہنّم کی آڑ ہے۔ (یعنی جو نماز پڑھے گا اُسے جہنّم کی آگ چھُو نہیں سکتی۔

جُملہ عبادات اور نیک اعمال کی مقبولیت نماز پر موقوف ہے (یعنی اگر کوئی دُوسری عبادات نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج اور دوسرے اعمال کرتا ہے لیکن نماز نہیں پڑھتا تو یہ سب قبول نہ کیئے جائیں گے)۔

نماز پل صراط پر سے صحیح سلامت گزرنے کا پروانہ ہے۔

Marfat.com

نماز میزانِ عمل کا بوجھ ہے (یعنی نماز کے ذریعے یوم محشر اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا)

حرام کھانے سے نماز قبول نہیں ہوتی۔

زکوٰۃ دیئے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

نماز ضبط نفس سکھاتی ہے۔

نماز اطاعتِ امیر سکھاتی ہے۔

نماز رضائے الٰہی کے حصول کا سبب ہے۔

نماز کی بدولت خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

نماز کی بدولت روزِ محشر رسول اللہ کا قرب نصیب ہوگا۔

اگر نماز کا حساب پورا نہ نکلا تو سارے کئے ہوئے نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے

جب نمازی۔ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو فرشتے اس کی زیارت کے لئے اس کے اردگرد آکر جمع ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے نمازی! تو یہ دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون ہے (یعنی باری تعالیٰ) تو واللہ تو سلام پھیرنے کی ہرگز ہرگز تمنا نہ کرے۔

نماز کا تعلق دین کے ساتھ ایسا ہے جیسے سر کا دھڑ کے ساتھ (جیسے سر نہ ہو تو دھڑ بے کار ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا۔ تو اس کے دوسرے اعمال کی کوئی وقعت نہ ہوگی)

رات کی تاریکی اور گرد و باراں میں مسجد جا کر نماز باجماعت پڑھنے سے

Marfat.com

جنت واجب ہو جاتی ہے۔

نماز تسکینِ قلب کا بہترین ذریعہ ہے۔

جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہے:۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب پارہ ۱۳ رکوع ۱ سورۂ رعد آیت

ترجمہ:۔ جان لو کہ خدا کا ذکر (یعنی نماز پڑھنے سے) دلوں کو اطمینان اور سکون نصیب ہوتا ہے۔

۔ بے نمازی شفاعت سے محروم رہے گا۔

۔ روزِ محشر نماز۔ نمازی کے آگے نور بن کر چلے گی اس لئے کہ قیامت والے دن ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا۔

۔ نماز ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام) سے نمازی کے لئے آسان جان کنی کی سفارش کرے گی۔

۔ قبر میں نماز۔ نمازی کی طرف سے منکر نکیر کے سوالوں کا جواب دے گی۔

۔ نماز قبر میں قیامت تک نمازی کا ساتھ دے گی۔

۱۔ روزِ محشر سب سے پہلے حساب نمازوں کا ہو گا اس کی بابت سعدی شیرازی کا شعر ہے۔

روزِ محشر کہ جاں گداز بود　　اولیں پرسش نماز بود

روزِ محشر نماز نمازیوں کے بخشوانے کے لئے حجت کرے گی

نماز میں لمبا قیام یعنی سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کی لمبی لمبی سورتیں تلاوت کرنے سے موت کی سختی (عذابِ نزع) دور ہوتی ہے۔

نماز نہ پڑھنے سے انسان مشرک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں

Marfat.com

ارشاد ہوتا ہے :-

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ لَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

ترجمہ :- نماز قائم کرو اور مت ہو جاؤ مُشرکوں میں سے۔ یعنی نماز نہ پڑھنے سے اِنسان مُشرک ہو جاتا ہے۔

نماز کے بعد دُعا ضرور مانگنی چاہیئے۔

رات کی "تاریکی میں (یعنی تہجد کے وقت) نماز پڑھنے سے براءت (یعنی جہنم سے چھٹکارا) لکھ دی جاتی ہے۔

نماز رِزق کا ذریعہ ہے۔

نماز فحش باتوں اور برائیوں سے بچاتی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے :-

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ

ترجمہ :- تحقیق نماز برائیوں اور فحش باتوں سے بچاتی ہے۔

جب تو نماز پڑھنے لگے تو یہ سمجھ کے پڑھے کہ یہ تیری آخری نماز ہے۔

نماز پڑھنے کے لیئے بے قرار رہ یعنی تیرا یہی خیال ہو کہ کب نماز کا وقت آئے اور تو نماز پڑھے۔ یعنی جیسا پیاسا پانی کے حاصل کرنے کے لئے بے قرار رہتا ہے۔

اگر سُنتیں پڑھنا ترک کردو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اِس لیئے یہ کبھی خیال نہ کرو کہ حساب تو فرضوں کا ہو گا صرف فرض پڑھ لینا کافی ہے۔

Marfat.com

حرفِ آخر

جن بھائی بہنوں نے اس کتاب کے آپ تک پہنچنے میں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں تندرستی عطا فرمائے نماز پر قائم رہنے کی توفیق دے دین اور دنیا میں اپنی برکات نازل فرمائے اور مرتے وقت کلمہ نصیب ہو۔

اِنسان اِتنی اِیجادات بنا کر بھی آرام اور سکون کی زندگی بسر کرنے میں کامیاب نہیں ہُوا۔ ہمیشہ عالمِ اِضطراب میں رہا ہے۔ حالانکہ اُسے عیش و آرام کے ہر قسم کے سامان مُیسّر ہیں۔ وُہ سکون حاصل کرنے کے لئے کیا کیا نہیں کرتا۔ اور بالآخر سکون آور دوائیں کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اِنسان کو اِس ذہنی کرب سے نجات دِلانے کے لئے خُداوند تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اِن الفاظ میں اِرشاد فرمایا ہے:

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۲۸

ترجمہ: جان لو کہ خُدا کے ذِکر سے ہی (یعنی نماز پڑھنے سے) دِلوں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ اِس لئے کہ نماز قناعت سکھاتی ہے اور قناعت کی وجہ سے اِنسان کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ اور نماز ہی کی وجہ سے اِنسان کا خدا کے ساتھ تعلق پیدا ہوتا ہے۔

آخر پر اِس دُعا کے ساتھ نماز کے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

Marfat.com

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ

(پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۴۰)

ترجمہ۔ اے میرے رب بنا مجھے نماز کا پابند اور میری اولاد کو بھی۔ اے میرے رب میری یہ دُعا قبول فرما۔

آپ کی دُعاؤں کا طلبگار۔ ڈاکٹر اے اے خان

میرے اپنے لکھے گئے پاکیزہ قسم کے کچھ اشعار

نمازوں کی بدولت میں یہاں پہ آج آیا ہوں
اُسی کے در پہ تم جھکنا یہی پیغام لایا ہوں

اُسی کے در پہ جھکنے سے جو مانگو گے وہ پاؤ گے
یہ وہ در ہے کہ جس در سے کبھی خالی نہ جاؤ گے

جو جھکا در پہ تیرے خالی کبھی جاتا نہیں
اپنی منہ مانگی مُرادیں ہر کوئی پاتا نہیں

مولا کے آستاں پہ تم سر جُھکا کے دیکھو
کر دے گا پار بیڑے یہ آزما کے دیکھو

بارگاہِ ایزدی میں تم سر جھکا کے دیکھو
کر دے گا پار بیڑے یہ آزما کے دیکھو

سونے والے اللہ اللہ کر کے سو
کیا خبر پھر نیند سے اُٹھے نہ اُٹھے صبح کو

رنگ لائیں گی نمازیں اِک نہ اِک دن دیکھنا
رات کو اُٹھ اُٹھ کے جو مانگیں دُعائیں دیکھنا

Marfat.com

سکونِ قلب کا سامان ڈھونڈنے والو
خدا کے ذکر سے اپنی زبان تر کر لو

ہر وقت جو ذکرِ خدا کرتا رہا
بخش دے گا سب گناہ اُس کا خدا

کرے گا جو ہر وقت ذکر خدا
خدا دور رکھے گا ہر اک بلا

رات کی تاریکیوں میں آ جھکا در پہ تیرے
بخش دے سارے گناہوں کو تو اے اللہ میرے

زندگی میں جتنے بھی سرزد ہوئے مجھ سے گناہ
بخشوانے کے لئے میں ان کو حاضر ہو گیا.

شکر یہ کیسے بجا لاؤں تیرا میرے خدا
تو جو مجھ کو نیند سے راتوں کو دیتا ہے اُٹھا

شکریہ کیسے بجا لاؤں تیرا پروردگار
تیرے تو احسان ہیں مجھ پر بے شمار

نعمتوں کا تیری ہو کیوں کر شمار
تیری تو ہیں بخششیں اور رحمتیں بے انتہا اور بے شمار

بوقتِ تہجد وضو کرنیوالو خدا کیطرف سے یہ پیغام سن لو
گڑگڑا کے اور رو رو کے جو بھی مانگے گا دعا ہو جائیگی پوری یہ پیغام سن لو

ایک ہی ہے التجا تجھ سے اے اللہ میرے
دور رکھنا مجھ سے تو شیطان کو اللہ میرے

اِدھر اللہ کہتا ہے سحر اب ہونے والی ہے تہجد کیلئے اُٹھ جا
اُدھر شیطان کہتا ہے ابھی کچھ رات باقی ہے ابھی سو جا
یہی وہ کشمکش ہے جو راتوں کو ہوتی ہے!
مگر اس میں ہمیشہ ہی خدا کی جیت ہوتی ہے

گڑگڑا کے جو بھی مانگے گا دُعا اُسکے حضور
پوری کر دے گا خدا اُس کی دُعا اک دن ضرور

Marfat.com

ترے دربار میں آکر کروں تجھ سے بیاں
حاجتیں جتنی بھی ہیں ان کو کروں تجھ پہ عیاں
رات کو پچھلے پہر آجاتا ہے جب سب سے نچلے آسماں
تاکہ بندوں کی سنوں جو کچھ بھی کرتے ہیں بیاں

کس قدر احسان ہیں مجھ پر تیرے
بھول جاؤں تجھ کو میں ممکن نہیں اللہ میرے

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
اللہ نے قرآن میں جب کہہ دیا لاتقنطوا

ہاتھ اٹھا کے مانگتا ہوں یہ دعا
بخش دے ساری خطاؤں کو تو اے میرے خدا

جب بھی جاں نکلے خدایا مانگتا ہوں یہ دعا
دل میں ہو یادِ خدا اور لب پہ ہو صلِ علی

یاالٰہی پھیر دے تو گردشِ ایام کو
پورا کر قرآن میں لکھے ہوئے فرمان کو
تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا

دین پر قائم رہوں میرے مولا میں صدا
تیرا ہی کلمہ زبان پر میری ہو جان کے نکلنے پر خدا

یاالٰہی جان میری تن سے جب آزاد ہو
دل میں ہو یادِ خدا لب پہ محمدؐ یاد ہو
زندگی کا چھلکنے کو جب جام ہو
لبوں پہ خدایا تیرا نام ہو

رحمتہ اللعالمین کا دیتا ہوں تجھ کو واسطہ
جس کی خاطر تو نے یہ سارا جہاں پیدا کیا
مشکلیں آساں کر تجھ سے ہے میری التجا
مَیں تیرے محبوب کا دیتا ہوں تجھ کو واسطہ

Marfat.com

کہ خدا کو اپنا گواہ رسولِ خدا نے تھا یہ کہا

ندامت کے آنسو جو بہے گا بہا خدا بخش دے گا سب اسکے گناہ

میرے آنسو تم بھی بننا گواہ بروز قیامت پڑے خدا

جس کو ہو گا تھوڑا بھی خوفِ خدا

بخش دے گا سب گناہ اس کا خدا

اللہ کی رحمتوں پر بندے تو رکھ نظر

ہوتا ہے بند ایک تو کھلتے ہیں لاکھ در

چلنے سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر

کیا جانے زندگی کا ہو یہ آخری سفر

ہر اک کا دیکھ لو یارو یہی انجام ہوتا ہے

انہی قبروں میں ہم نے بھی کسی دن آکے رہنا ہے

ہمارے ساتھ قبروں میں نہ کچھ بھی ساتھ جائے گا

کیا ہے جو عمل دنیا میں وہ ہی کام آئے گا

دنیا کو تو نے زینت مال و دولت اور بیٹوں سے دی

شاید اس سے اپنے بندوں کا امتحان لینا ہی مقصود تھا

قبر میں منکر نکیر مجھ سے کہیں جب قُم باذنِ اللہ

جب اٹھوں تو لب پہ ہو لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

جب کہیں منکر نکیر کون ہے تیرا رسول تیرا خدا اور تیرا دین

منہ سے یہ نکلے میرے رضیت باللہ ربًا وبالاسلام دینًا ومحمدٌ نبیًا

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ

وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ کا ترجمہ

جو مقدر میں لکھا ہے کوئی لے سکتا نہیں

جو مقدر میں نہیں وہ کوئی دے سکتا نہیں

ظلمتِ شب سے مسافر تو نہ گھبرا ایک پل

اپنے رب کو یاد کر ہر بلا جائے گی ٹل

Marfat.com

سونے والے اللہ اللہ کرکے سو ... کیا خبر پھر ...

روزِ محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسشِ نماز بود

فلسفۂ نماز

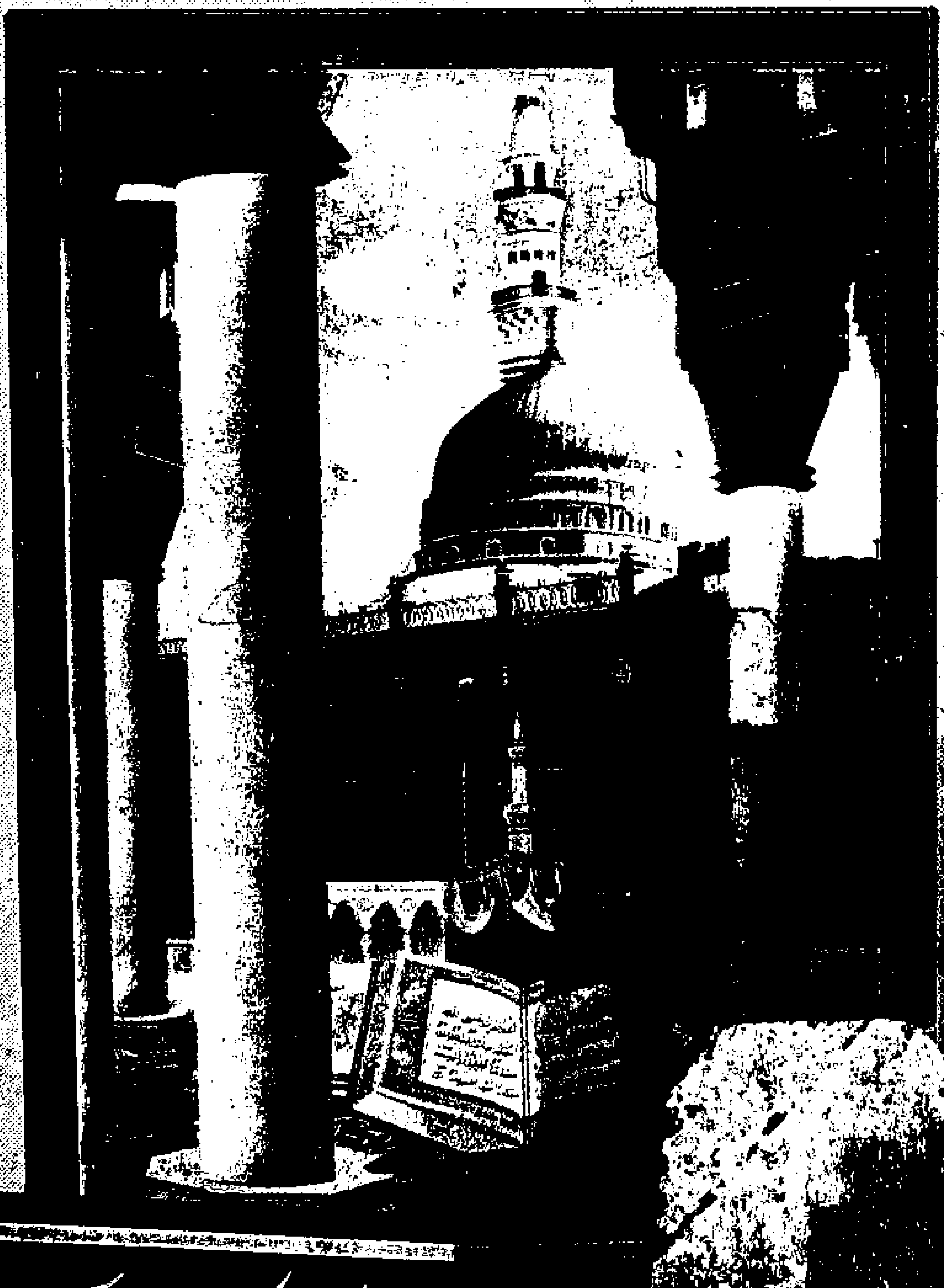

مؤلف
ڈاکٹر اے ایچ خان
ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر (ریٹائرڈ) ○ فیصل آباد

Marfat.com